U15792 3[illegible]-12-09

Title - Gulistaan Bekhazan Maroof Ba Naghma-E-Andleeb.

Creator - Qutb Uddin Baatan

Publisher - Nawal Kishore (Lucknow).

Date - 1875

Pages - 296+13

Subject - Tazkira Shora - Urdu

گلستان بے خزاں
معروف بہ
نغمۂ عندلیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خامہ نے جب دیا جواب سوال | روبرو رکھ کے گلشن بے خار
سخنفہمان زمانہ کہنے لگے | ہے گلستان بیخزان مین بہار
بلبل فکر پھر تو اے باطن | چہچہایا یہ کھول کر منقار
نام تاریخی اس شگوفہ کا | نغمۂ عندلیب کہہ اے یار

مطلع انوار الواع صنعت حسن مطلع تجلیات غزل کائنات حمد اوس شاعر یکتا کی ہے جس نے بے مدد اوستاد بوقلمون مضامین بیت الغزل عالم مین بحسن حسن مقطع از مطلع تا مقطع ساتھ ایک فکر کن کے بیاض عدم سے لا کر قلم قدرت سے صفحۂ دیوان وجود پر لکھین اور مضمون تازہ خلقت خلقت طبع نادرہ سے پیدا کر کے بیت آمد و رفت نقش مثمن ہشت بہشت معشر ہفت طبقہ و سہ آب چشم قصیدہ سحر برابر لکھے ترکیب بند شام و ترجیع بند خواب و بیداری بحر طویل کہکشان ہر ایک کو ہر ایک سے موافق مسجع و مقفی تضمین کیا پھر اس بحر عالم کو بحر ناپیدا کنار وجود منحرف

دقوائی وحدت مین اس کثرت سے غرق بحر حقیقت کرکے بغیر ناخداے مدد مانند
کشتی تباہی زدہ جو صورت ساحل مراد نہ دیکھے اسکی چشم کو باریک بین کیا پس ایسے
احکم الحاکمین کی صفت حمد بندۂ ناچیز سے کسی وضع بیتوان نہین لہذا عنان بارگی
مدعا طرف عرصۂ نعت معطوف کیجے جسکی حقیقت کاکچہ بیان نہین ہدیہ درود نا معدود
بروح پر فتوح خلاصۂ موجودات خاصۂ کائنات کیوان علم جبریل حشم یوسف شیم
موسی قلم عیسی دم ابراہیم ہمم یعقوب کرم ماہ عرب مہر عجم معدن فیض اتم مخزن جود ہمیم
مطلع انوار قدم جناب حضرت سرور عالم احمد مجتبی محمد مصطفی ابن عبد اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وذریاتہ وسلم کہ تصنیف دیوان ہستی مخصوص جنکی ذات پاک کیواسطے
قادر مطلق نے کی اور اوراق پریشان نسخہ عالم کے صحاف توجہ آپکی نے رشتہ لطف
سے شیرازہ بندی برحق کی اینجا سہ باطن تو ایک خشک سفہ تنکا جنکے ذات پاک کے
ثنا وصفت خود موجد عالم آئینہ رو نماے بنک وبہ مجمل بے زنگ ازل وابد یعنے
قرآن مجید مین فرماتا ہے پس تیرا کیا لب ولہجہ کہ میدان نعت مین سر کو قدم کرکے طے
منزل مقصود کہ تنکو آتا ہے اور بھی عاجزی بجناب صحابہ کرام اور تابعین شریفین
اور عشرہ مبشرہ اور دوازدہ امام چہاردہ معصوم اور حضرت سید الشہدا اور جمیع
شہیدان دشت کربلا اور اہل بیت اطہار اور ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کے شان مین لا اور تمہید تالیف کتاب مین مشغول ہو تاکہ تقریر سخن کو
نہ طول ہو چونکہ ساقی ازل نے سرشت اپنی خاک زمین میخانہ شعرا در آب آتشین
مضمون شرار آتش سخن ہواے شوق اس فن سے خمیر کی توسن صبا سے مخمور
بادۂ شوق اس شراب تند کا ہو کر اکثر بوتل بیاض کے مانند میخواران شائق بغل
مین لیکر پیر مغان میکدہ سخن جرعہ کش راوق مضامین نو وکہن جناب سید ولی محمد
نظیر کی مدام اثر ساغر چشم عنایت سے سرخوش صہباے نکات رنگین دل تھا
ہمیشہ فیض صحبت پیر مغان سے مست بادۂ دقائق متصل ہوتا در ینولا محفل میخوران
عشق سخن رونق آراستہ ہوتی ہے اور ہر ایک شراب خوار فکر مضمون کی طبیعت

نشۂ رنگین سے پیراستہ ہوتی ہے ہر صبوحی کش مست دقائق صہبائے سخن بے بیت و لعل شیشۂ راوق اشتیاق زیر بغل اس رند نے بھی ساتگین بادہ پیر مغاں سے لیا دل عشق منزل کو مست راوق سخن کر دیا ساقیان خماری چشم مثل مرزا اعظم علی متخلص با اعظم اور سید گلزار علی متخلص باسیر اوستاد مسلم اور مرزا مہر صاحب جیسے ہمدم اور ہر ایک محترم اک اک ساغر کو نشۂ شراب فکر سے رشک خراب خمخانۂ خمار فرماتے ہین اس مدہوش خراب آباد مصطبۂ سخن کو بھی اوس دور و بادہ مین بدام مخموری دو آتشہ مضمون بناتے ہین اوس عالم بیخودی مین تذکرہ تذکرہ ہار ہتا جس مست کے دل مین جو آتا سو کہتا چنانچہ گلشن بیخار تالیف نواب مصطفی خان متخلص بشیفتہ جو اول سے آخر تک دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ حضرت ہین نوابی پر فریفتہ سبکو حقارت سے یاد کیا اپنی اوقات کو برباد کیا بجنسہ سات شخصون کے ہر ایک کے نسبت عبارت ہجو آمیز ہے اور اونکے زبان کی چھری دوراست از دست و چشم بے آبرو پر بہت تیز ہے

بزرگش نخوانند اہل خرد		که نام بزرگان بزشتی برد

اور عبارت تذکرہ کی وہ مثل کہ آدہا تیتر آدہا بٹیر تذکرہ اردو عبارت فارسی یہ اونکی اور اونکے اوستاد کے عقل کا پھیر اور وہ سات صاحب بہ تفصیل یہ جنکے سبب فی سبیل یہ مرزا نوشہ متخلص باسد و غالب آشنائی مومن خان متخلص بصاحب و مولوی محمد صدر الدین خان متخلص بآزردہ نواب مصطفی خان مؤلف گلشن بیخار رنجو آشنا سے صاحب گلشن بیخار متخلص بہ نزاکت غلام علی خان متخلص بوحشت مومن خان متخلص بمومن جنکا انتخاب کرنے والا حکیم قطب الدین باطن پس جن صاحبونکا گمان احقر کے غلطی پر ہو گلشن بیخار کو ملاحظہ فرماوین راست و دروغ واضح ہو جائیگا ایسی ایسی بے انصافیان جب نظر آئین تو عاصی حکیم سید قطب الدین متخلص بباطن نے کہ مرید مولانا و مرشدنا مولوی غلام نصیر الدین صاحب عرف میان کالی صاحب و قبلہ سلمہ اللہ تعالی جو

رونق بخش دار الخلافہ شاہجہان آباد ہین تعلیم و تادیب یافتہ بزرگان خود اور
سید ولی محمد صاحب جو انکے اوستاد ہین ایک تذکرہ بجواب گلشن بیخار بعبارت
اردو زبان جمع کیا جسکا نام رکھا گلستان بیخزان مومی الیہ نے عبث اور بیجا
شوخیان اور کج خلقیان کین کہ وہ صرف از راہ کین ہین سب درست کین اور
ہر ایک کا حوالہ موقع پر دیا گیا اور جو اکثر صاحب سخن مشہور تھے اور صاحب
گلشن بیخار از راہ تعصب اونکو چھوڑ گئے اونکی کیفیتین لکھین چونکہ الانسان مرکب
من الخطاء والنسیان مخبر صادق نے فرمایا ہے تو خدمت سیر کنندگان نسخہ
ہذا مین یہ کمترین ہدیہ گذارش لایا ہے کہ نظر حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
فرماکر عاصی کی سہو اور غلطی کو قلم الطاف سے درست فرمائین اور شمشیر زبان
طعن کو کہ جسکے زخم کا مرہم پیدا نہین بہ نیام کام لائین خداوندا بہ تصدق حضرت
سرور کائنات خاصہ خلاصہ موجودات رحمت عالمیان صفوت آدمیان احمد
مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب ذی کرم اور جملہ نیک بختان
صافی خصلت اور سبز بختان خضر صورت اس نالائق کے گوہر کلام کو اپنے ابر نیسان
کرم بے پایان سے درۃ التاج بادشاہان سخن کر اور بدگویون کو وہ ہدایت عنایت
فرما کہ اون کی عیب گوئی و درازجوئی کو قفل دہن کر آمین رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد تخلص احمد بیگ نام گروہ قزلباش سے تھے حسن صبیح رکھتے تھے اور فن
سپہ گری مین جوہر ذاتی پائی چنانچہ اونکی تیغ زبان کی آبداری نے سپر کاغذ
پر یہ گل رنگین مثل گل زخم کھلائے

بغضب سے ہاتھ مین جب تو نے تیغ کھینچ لی تھی | نہ اوٹھ سکا تیرا بسمل نے یہ زمین پکڑی

احمد تخلص حافظ غلام احمد نام سرشت اونکی ملک پنجاب تھا اور کچھ حال واضح
نہوا ہان وہ حافظ کلام اللہ یہ شعر اونکے کلام سے حفظ خواہ نخواہ

گر یہی ہین بخت اپنے نارسا | اوسکے پانون تک رسائی ہوچکی

آبرو تخلص نجم الدین نام مشہور بشاہ مبارک ستارہ مولد سعد و نیک الکا آسمان اولاد حضرت محمد غوث گوالیاری غفر اللہ تعالی ذنبہ پرچھکا برج سکون دہلی سراج الدین علیخان آرزو سے باوجود قرابت قریبہ استفادہ سخن پایا شاعر قدیم ہین مزاج کے سلیم ہین اختر سپہر تربت لمعہ دکھاتا ہے شعشعہ فکر فلک کاغذ کو مانند خورشید یون چمکاتا ہے گوہر سخن کو آپکے قلزم فکر سے آبرو نجم کلام سپہر کاغذ پر برنگ کوکب ہو بہو

سر ہو لگا کے پانون تلک دل ہوا ہون میں
یہان تک تو فن عشق مین کامل ہوا ہون مین

نہ ہووے سینکے دل وہ جبہ مشکین
اگر باور نہین تو مانگ دیکھو

نہین تارے یہ ہینگے شک کی نقط
کسقدر صفحہ فلک سے ہے غلط

شور ہے اسکے اشکباری کا
ابر وچشم تر قیامت ہے

افصح تخلص آغا حیدر علیخان نام لکھنؤ انکی سکونت کا مقام اکثر اوقات محفل مشاعرہ مہاراجہ صاحب مین تشریف لاتے اور زادگان طبع عالی سے سامعین کو مسرور فرماتے حال ترتیب دیوان معلوم نہوا چونکہ اور اشعار بہم نہ پہونچے ناچار صرف دو شعر پہ اکتفا کیا کہ مشتے نمونہ از خروارے یادگار روزگار

در گذر پھر خدا اب تو میرے عصیان سے
بشریت سے خطا ہوتی بھی ہے انسان سے

نہ خریدار کا حصہ ہون نہ حق بائع کا
مین وہ دانا ہون جو گر جاسے کف میزان سے

اصغر و امجد تخلص مولوی امجد علی خلف مولوی احمدی ربیب جد دہلی میں سوادہ سے تھے اپنے فن کے اوستاد تھے افضل فضلاے زمان صاحب دودمان مضمون ہمعزیز کو بہ نحو خوش صرف کیا زمانہ ماضی مین بحال نیک علم دین کا یاد حرف حرف کیا حضرت سید عبد اللہ صاحب بغدادی کہ اخص خاصان اولاد حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ سے تھے خرقہ خلافت اونکے سے تن مبارک کو پیرایہ دیگر باقی عمر کو بیچ فقر کے بسر لیگئے صدہا تصوف نے فیض انفاس متبرک سے

استفادہ کامل لیا احقر اونکے کلام سے مستفیض ہوا اور عجب لطف پایا بندہ کے والد مرحوم سے بہت ربط تھا اونکا کلام اونکو اکثر ضبط تھا صاحب گلشن بیخار نے باوجود اس قرب کے یہ بعد اختیار کیا کہ ایک شعر ان حضرت کا برای نام لکہا معلوم نہین کہ یہ کیا بدبات اونکے طبیعت مین سمائی کہ اکثر شعرا کی اسطرح برائی تحریر فرمائی چنانچہ ہر ایک کا نشان موقع پر عرض کیا جائیگا اور پتا دیا جائیگا دیوان فارسی اونسے غرض یہ مسلہ فقہہ دیوان اردو سے بیان کیا اور انکے متانت کا امتحان کیا

خوب رویت کے آشنا ہین ہم
عاشق مظہر خدا ہین ہم

گہ خودی ہم سے دور ہو جاوے
حقکی سوگند پہر خدا ہین ہم

شہادت کا ازبسکہ ہے شوق دلین
تری تیغ کو دمبدم دیکھتے ہین

مسافران فنا کب جہان مین آتے ہین
مگر کہ خواب کی صورت کبہی دکہاتے ہین

یہ کسّے پوچھیے کیسی ہے وہ سرای عدم
جہانکو قافلہ آصغر چلے ہی جاتے ہین

آرام تخلص خیر اللہ خان نام خدنگ سا رتھے عاشق جانباز تھے پر سرا سری جیے نہ اور تمام عمر مانند زبان پیکان خشک کام رہے کبہی بشکل لب سوفار خندہ نکیا تو وہ چشم اونکا آماجگاہ ناوک قضا ہوا اور قد راست جو مثل تیر تھا صورت کمان خمیدہ ہو کر گوشہ بیت مین چلہ نشین رہا یہ نشانہ شست طبع اونکے سے تو وہ کاغذ پر لگا

جبین رکہنا تو غبار ای رشک گلشن چھوڑ دے
خاک عاشق پر جھٹکتا کیون ہی دامن چھوڑ دے

آرام تخلص راے بریم ناتہ نام قوم کہتری ہنگام تحقیق اور کسی حال سے آگاہی نہوئی ایسا فرمایا جو لکھنے مین آیا

خون آنکھون سے نکلتا ہی رہا
دل کا فوارہ اوچھلتا ہی رہا

کیون دلداری کرے آرام کی
ایک مجنون تھا سو چلتا ہی رہا

آزاد تخلص شیخ امیر الدین نام شاگرد غلام علی عشرت بریلوی طائران مضامین کے

دام فکر مین یون گرفتاری کی

بن ترے سیر چمن کو نگئے ہم ورنہ — خندۂ گل نے ہمین خوب رلایا ہوتا

آزاد تخلص میر فقیر الله متقدمین مین ہین اور آدمی بہت ذہین ہین قید دنیا سے
آزاد مرد ذی استعداد

سب صنعتین جہان کی آزاد ہمکو آتین — پر جس سے یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا

آزاد تخلص لاله رام سنگه نام ایک شخص تھے کہ بعد حصول علم لابدی قرص
چشم روشنائی نظر سے نظری ہوا یہ اشک حسرت چشم مایوس اونکی سے ٹپکا
تازندگی نابینا جیئے غلامان طبع زاد یون آزاد کیے

اندنون پیارے ترے طرز تکلم اور ہی — طور چشمک اور ہی وضع تبسم اور ہی

آشوب تخلص میر امداد علی نام فرزند میر روشن علی فروغ لا کلام از اہل دہلی
اصلاح پذیر میر نظام الدین ممنون بندہ انکی منت کا مرہون مولف
انداز کلام مثل اوستاد ہین فقط دہ سہ مرتبہ دیکھا دہ
شخص متین ہین سخن بفصاحت قرین ہین

ناوک غم سے چھنا یہان تک تن اپنا کام کا — استخوان پر میرے دہوکا ہے ہماکو دام کا
گنہ کے پوچھنے سے محشر تلک پہونچ نہ سکے — اسمین پردہ رہا ہم گناہگارون کا
پاس آلودگی دامن قاتل نہ کیا — کسقدر ذوق طپیدن سے پشیمان ہون مین
دل کہین دیدہ کہین صبر کہین تاب کہین — ہاے کتنا شب ہجران مین پریشان ہون مین
ہے شوق زخم یارب کس خنجر آزما کا — لب ہاے زخم دلپر غوغا ہے مرحبا کا
ہین دیدہ و دل اوسپر مائل میرے دونون ہین — دشمن میرے دونون ہین قاتل میرے دونون

آشفته تخلص عظیم الدین خان نام عرف بہورے خان انجام اصلاح پذیر میر محمد علی
مائل دل عجب مرد شیدا و آراستہ و آشفتہ دل طبیعت اونکی شوق شغل کسب
باطن پر مائل شاغل و شب بیدار و زندہ دل قصۂ عشق سید برات شاہجہان آباد مین
انکے شاعر فکر کی اوستادی

نہی کو خاطر اصحاب کیون نہو منظور — کہ زیب و زینت محفل ہی چار یارون سے
ہے جلا اوس آئینہ رخسار کی گرد ظہور — منصفی ہی حسن کی عاشق سے زیبائی ہوئی
عین بیرنگی ہے آشفتہ بہ رنگ مختلف — آفت جان اوس گل رعنا کی رعنائی ہوئی

ایمان تخلص شیر محمد خان نام سیاران حیدر آباد سے ہین ایسا سُنا ہے کہ وہ بانکے شعرا کے اوستاد سے ہین جبکہ ناقوس آہ اونکے سے ایسی نوا آئی تو برہمن شوق سخن کا کیونکہ ایمان سجائے شعرا کا انکے سخن پر ایمان ہے اونکے دین کا قائل ہر مسلمان ہے

روا ہی کون سی مشرب مین کہہ اے عشق نا منصف — دل پرویز خوش ہو خاطر فرہاد محزون ہو
ٹپک پڑتا ہی خون دل مرے ایمان آنکھون سے — مئے گلگون کا جیسے بزم مین ساغر چھلکتا ہے

اوباش تخلص شیخ امیر زمان صاحب رئیسان لکھنؤ سے تھے ہان صاحب شاگرد غلام ہمدانی مصحفی یہ نظم اونکی ثبت جریدہ کی

دل و دیدہ اپنی جو یار کہو گئے سو وہ بحر غم مین پا چھپا گئے — ہمین جنکی چشم امید تھی سو وہ صاف آنکھین چورا گئے

آشفتہ تخلص مرزا رضا قلی صحبت سکونت معلوم نہوئی تو ناچار کیونکہ تلاش کیے سے کوئی شخص جوان باسوز و گداز معلم طب ممتاز محفل مشاعرہ آراستہ کر زلف شاہد سخن پیراستہ کرتے منشی طبع انکے نے دست عنایت طور الشعرا ہم سے گوشمالی پائی شعر انکا شستہ و رفتہ مضمون لاف و گزاف سے صاف صفحہ دکھائی طبع انکی اسطرح جنون افزا ہوئی جو سامعین کو وحشت پیدا ہوئی

جی تھا آنکھون مین یار تھا دل مین — یان تلک انتظار تھا دل مین
چہرہ کچھ اندنون غم پنہان سے زرد ہے — ظاہر مین کچھ مرض نہین پہ دل مین درد ہے
چلا ہے کعبہ کو آشفتہ پارسا بنکر — خدا جو نٹھے بٹھائے اوسے خراب کرے
مر گیا اک صنم پہ آشفتہ — موت ایسی خدا نصیب کرے

اویسی تخلص شاہ محی الدین نام صوفی زادگان بریلی مقام عنان سمند قدم کو طرف دکن معطوف کیا بسبب عدم تحقیق اور حال کا لکھنا بندے نے موقوف کیا

باغ مین گلعذار ہو فصل بہار ہو نہو — مین ہون وہان غزل سرا بلبل زار ہو نہو

آشفتہ تخلص میر منور علی خلف سید علی نواز سادات رشید قدر بارھہ سے ممتاز مقام تولد دہلی علم طب مین مہارت اچھی اس علم کا فیض حکیم حیدر علیخان سے پایا یہ نسخہ مفرح واسطے فرحت خاطر مریضان شایق سخن ہاتھہ آیا

پرسش حال نے پہر یاد دلائی اونکی — گور مین بھی پس مردن نہ کچہ آرام آیا

اجل تو نے کیا کیسا مجھے شرمندہ قاتل سے — تماشا تہا اوسے میرے تڑپنے کی اذیت کا

جو نامہ بر گیا وہ گیا اپنی جان سے — اب جیمین ہے رقیب کو ہم نامہ بر کرین

ہے وصل مین بھی فراق کا غم — ظاہر مین ہون پاس پر جدا ہون

ہے جلاد کی سادگی مین بھی شوخی — مرے خون دل کو حنا جانتا ہے

غش ہو نگے ہم آشفتہ تاب رخ جانان سے — پوچھیگا قیامت مین دیوانو سے کیا کوئی

انشا تخلص میر انشا اللہ خانصاحب خلف میر ماشاء اللہ خانصاحب مولد مرشدآباد فیض خدمت سعادت علیخان سے آباد بفن شعر دستگاہ کمال تہی جودت و موزونی طبیعت بہرحال تھے ہمعصر ونکے قافیہ تنگ کرتے عجب عجب رنگ کرتے شوخی و تندی و طباعی ذہن کی سبب ہمنشینون سے سبقت لیگئے اونکے فکر سخن سے اہل سخن حسرت لیگئے ماشاء اللہ کیا مضمون ہے کہ اللہ کہکر ہر اک مفتون ہے

اوس سے خلوت کی ٹھہر جاتی تو مین اللہ سے — واسطے دو دو نکے عرش کبریائی مانگتا

جسدم کہ ترے محو تجلی کو غش آیا — لوگون نے کہا حضرت موسی کو غش آیا

جسوقت وہ یوسف سے ہم آغوش تہا اوسوقت — سنتے ہی ترا نام زلیخا کو غش آیا

چلے تھے حرم کو رہ مین ہوۓ اک صنم پہ عاشق — نہوا ثواب حاصل یہ ہوا عذاب اولٹا

وفور نشہ سے انشا کو غش آیا ہے اے ساقی — شراب برف لگا کر دی منہ پہ تڑیڑے جا

جگر کی آگ نہ بجھے جس سے جلد وہ شے لا — لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا

نزاکت اوس گل رعنا کی دیکھیو انشا — نسیم صبح جو چھو جاے رنگ ہو میلا

اکلی یہ سردی پٹھی ہر اک ستارہ جم گیا — کانٹہ عرش برین سارے کا سارا جم گیا

آبخوری برف کے انشا کو بھیجی آپ نے	اسکے یہ معنی ہین لو انشا تمھارا جسم گیا
پنکھڑی ای نگہت باد بہاری راہ لگ اپنی	تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہین ہم بیزار بیٹھے ہین
گر یاری ہلائے تو کیونکر نہ پہنچے	زاہد نہین ہین شیخ نہین کچھ ولی نہین
دلکو ہی بھاگ گدہر ہاتھ سے تیرے انشا	کوئی گھڑی بھی تو اس گنبد در مین نہین
غصہ مین تیرے ہنسنے عجب لطف دکھایا	ابتو عمداً اور بھی تقصیر کرینگے
رونے سے اپنے دلکی تپش گرد ہو گئی	دو چار بوند یون ہی ہوا سرد ہو گئی

آصف تخلص وزیر الممالک نواب یحیی خان بہادر مخطوب بخطاب آصف الدولہ بہادر انکی ہمت اور کرم کا فسانہ حلقہ بگوش عالم ہے جنکا اوناخدا ہنگار حاتم سے ہے بیان جود حد تحریر سے باہر سخاوت سے ہر ایک ممنون سراسر دریائے گہر جوش فیض نیسان ابر باران پر چشمک زن رومال زر ریزا انکا بھی دامنوں کا ماسن محامد اخلاق جود و سخا تحریر کرنا حوصلۂ کلک سے باہر فن سخن سخن پردازی سے شوق اکثر مدام سخن سنجونکو بصلۂ بیکران ممتاز کرتے شعرا اونکے قدر شناس اور سخن فہمی پر ناز کرتے اونکے عنصر لطیف کی یہ سخاوت یکدست سے ہے جسکے آگے ابر گہر ریز کی ہمت بلند پست ہے

ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے	پر مجھکو چاہیے کہ تنک وہ لگی رہے
کیا نیند بہر کے سوئے کوئی اس سرای مین	جس مین کہ اٹھہ پہر روا رو لگی رہے

انجام تخلص عمدۃ الملک نواب امیر خان صاحب جمہور امیران حضرت ظل سبحانی فردوس آشیانی محمد شاہ بادشاہ ہین گروہ انجمن نازک خیالون مین بیچ ستارون کے ماہ ہین

نعش میری دیکھکر مقتلمین یون کہنے لگے	کچھ تو یہ صورت نظر آتی ہے پہچانی ہوئی
ساتھ اپنے سر کے تھا انجام پاس تمکنت	شکر ہے تڑپے نہ زیر خنجر جلاد ہم

آفتاب تخلص بہشت منزل ابو المظفر مجاہد الدین شاہ عالم بادشاہ وہ کہ جیسے آسمان پر ستارون کے بیچ مین ماہ حقیقت اونکی مانند خورشید فلک جہان پر اظہر من الشمس کیونکہ خو ستارہ عنایت مثال ماہتاب تمام عالم پر

روشنی تخلص بہرسو سخن و اہل سخن سے محبت کمال مصرسخن اوس صاحب جلال کا بے زوال یہ ذرہ خورشید فلک اونکے سے آسمان کاغذ پہ چمکا یہ فرمان قضا جریان ناظم سخن کے نام جاری ہوا

آئے جو خواب مین بھی وہ یوسف لقا تو پھر
اے آفتاب دولت بیدار سب سمجھے

آفرین تخلص شیخ قلندر بخش نام از سکناے سہارن پور اور کشف حال انکے سے باوصف تلاش مجبور تھوڑا سا حال طبع سخن آفرین سے لکھا میری جرات کو دیکھیو کہ کہان سے لایا کہین سہی لکھا

پہنچا چمن مین تو اب آفرین کہ جون غنچہ
لبو نہین اونکے نہان ہی بہار خندہ و گل

انتظار تخلص لاعلم شاہد مراد حال جلوہ نما ہوا ہر چند اوسکی تلاش مین کیا کیا ہوا دو شعر جو ہاتہ آتے ہین ثبت دفتر کیے جاتے ہین انکشاف کیفیت انتظار کا کہان تک منتظر رہون انسب کہ طول سخن مختصر کرون

جو ہین بہار گل کے قفس مین خبر گئی
بلبل بہی سنکے ایسی ہی تڑپی کہ مر گئی

کنج قفس مین جاکے بناتا ہون آشیان
سیر چمن کے دل سے ہوس اسقدر گئی

انیس تخلص امیر الدولہ نوازش خان میر نظام الدین ممنون سے شورہ سخن عیان مضمون سخن انکا ہر ایک نفیس ہوا شعر اسی مطارحات مین یون انیس ہوا

کشتی سے اپنے چرخ خبردار رہ کہ آج
روتے گئے سرشک دیدۂ طوفان فشان ہین

پیرکالہ آتش تھا وہ رخسار انیس آہ
چہرہ جو غضبناک ہوا اور بھی چمکا

آفاق تخلص میر فرید الدین نام تلمیذ پدر پیر شناءاللہ خان فراق زمرۂ موزونان مین شہرہ آفاق

ہاتہ کا اوس کے خط لکھا لایا
تیرے قاصد مین ہاتھ کے صدقے

انور تخلص ولی محمد خان نام مذاق فارسی طرز کلام سے عیان گلخن فکر سوزان پرکالہ مضامین شرر افشان

ایسی جان بخش ہوا سو ہم گل کی آئی
قصد پرواز مین ہین طائر تصویر کے پر

آگاہ تخلص میر حسن علی نام گلشن بیخار سے ظاہر ہوا کہ قصبہ پہ داران شاہی تین شاہ تھے بسبب ذہانت و طباعی بہت فنون میں صاحب دستگاہ تھے داستان زادگان طبع افسانہ خواب شائقین سخن افسانۂ سخن بیراہ صاحب شوق مستحسن

ہان تیغ کھینچ اے بت نازک مزاج تو | مرنے کو آج یہ بھی گنہگار گرم ہے

امانت تخلص امانت رائے نام مولد و منشا نا معلوم الاقیام پٹپڑی دہلی مضمون لفظ سخن اس طرح امانت رکھا صراف فکر سخن کا خائن نہوا

تشریف یان نہ لاؤ پہ نامہ بہر تو بھیجو | مت لو خبر ہماری اپنی خبر تو بھیجو

آگاہ تخلص لا اعلم طرز کلام سے ثابت ہے کہ مذاق سخن پہ طبیعت ملتفت ہے فکر سخن ناگاہ ذکر مضمون سے آگاہ

باتین بنا بنا کے نہ کیجے نباہ کی | منہ دیکھو اپنا سیکھو ابھی رسم چاہ کی

اچھی تخلص روشن بیگ نام برادر خورد حمید الدولہ ادب یافتہ نصیر سخن الکا غلطی سے تخلص کو نظیر

جی دھڑکتا تھا کہ چھو چھو مجھ مین نہ آجاے لچک | ہاتھ سے چھوڑ دیا مین نے ترا جان کے ہاتھ

اثل تخلص میر عبد الجلیل نام سادات دہلی کے دلیل نام خارج سے ظاہر ہوا کہ اوستاد کو ظاہر نہ دیکھا باطن مین استفادہ حاصل کیا یہی ایک مطلع مشہور رتبہ عام و خاص پایا وہی میرے لکھنے کو بھی ہاتھ آیا سخن کے نقشے مین اثل ہیں اس یل کو کیا بل ہین

زلف سے چہرہ پہ یا چنچال سے | جنبش ابرو سے یا بھو نچال سے

امجد تخلص مولوی امجد نام بجا اسکے اور حال نہ کھلا تو خامہ عاصی کا دم بند ہوا اور سب پردہ ڈھنکا

جسگھڑی آپکو دیکھون ہو مین جون قطرۂ اشک | اپنی نظرون سے بھی امجد مین گرا جاتا ہون

اثر تخلص حسین علی خان نام نور چشم مرزا جید بیگ خوش کلام سراد ب کا اسکے

شیخ امام بخش ناسخ کے جھکا یا جب ایسے متانت کا مرتبہ پایا صاحب گلشن بیخار آپ
کہتے ہین کہ یہ اشعار اونکے شہرت تمام رکھتے ہین جسکا ذکر اپنی زبان پر خاص و
عام رکھتے ہین اس غزل مین جو شعر اچھے تھے وہ نہ لکھے اور پھر اکثر کہتے ہین کہ ہم
انصاف سے نہین گذرتے اور کسیکو بیجا نہین کہا واہ وا کیا خوب فرمایا فعل یہ قول و
یہ کہنا اور ایسا کرنا احقر نے اس حال کو دیکھکر اکثر مقامات مین اونکی منصفی اور
بے منصفی کو گلستان بیخزان مین مقابلہ کیا اب اہل انصاف چشم منصفی سے اونکی
منصفی اور بے منصفی کو غور فرماوین مشار الیہ نے کیسا بیجا ولہ کیا یہ دو شعر گلشن بیخار
سے لکھے پر خامہ نے بڑی تکرار سے لکھے

بسکہ ورد آنکھون پہ نام اوس مہ تابان کا ہر — بنگیا اختر ہر سے تسبیح کا جو دانہ تھا
سنکے غل شب تا در زندان وہ آکر پھر گیا — شیون زنجیر خواب بخت کا افسانہ تھا

بخدائے لا یزال بندہ کسی سے کد اور کاوش نہین رکھتا کون کہتا ہے کہ انصاف
میرے سخن سے تراوش نہین رکھتا اب جائے غور ہے کہ اچھے اشعار کا یہ طور ہے

رات بھر مجھکو خیال عارض جانانہ تھا — آفتاب روز محشر یان چراغ خانہ تھا
برسون بعد از مرگ بھی سوز غم جانانہ تھا — شمع تھا ہر استخوان میرا ہما پروانہ تھا
تھی ہماری خون کی پیاسی یار بن بزم شرا — چشم شیشہ اپنی نظر مین رات بھر پیمانہ تھا
درس وحشت تھا بیاض چشم آہو سے مجھے — گوشہ صحرا میرا طفلی مین مکتب خانہ تھا
تھا شہ مرگ شب فرقت مین یہ سامان عیش — سینہ کوبی خلق کی شادیکا نوبت خانہ تھا

اثر تخلص سید محمد میر نام برادر حقیقی حضرت خضر شعر الخواجہ میر درد جو اپنے عالم مین
یکتا و چیدہ فرد کار دنیا سے دست بستہ دل سوے عقبی کشادہ بہت دن گذرے
کہ جہان گذران سے گذرے دیوان انکا نظر کمترین مین کہان سے گذرے چند
شعر نیض ایک رفیق سے حاصل ہوئے وہی اس دفتر مین داخل ہوئے

مر تو چلے کہان تلک اب در گذر کرین — یا ہم نہین اس آہ مین یا آسمان نہین
اور تو کوئی نہین دام و قفس دامنگیر — تنگ آیا ہون فقط دلکی گرفتاری سے

احسان تخلص لا اعلم ہر وبان لکھنؤ سے تھے اکثر طبیعت اونکی مرثیہ گوئی پر مالوف ہوتی ہوئے فکر شعر کبھی بتحریک احباب سے مصروف ہوتی عرصہ درازسے یہ مطلع انکا بیاض والا جاہ مرحوم مین مرقوم تھا باقی حال سے بندہ بنا چاری محروم تھا

مجنون کو اپنے لیلی کا محمل عزیز ہے
تو ہے ہمارے دل مین ہمین دل عزیز ہے

آبانی تخلص میر ابانی نام ساکن دہلی فکر اونکی یون معلوم ہوئی

اثر ہو سنگ مین کیا کیونکہ انکو رام کرین
ہتو سنگ دل ہو تو یاربہ اپنا کام کرین

احسان تخلص حافظ عبد الرحمن نام شاعر عالی مقام چہرہ آرای شاہد سخن شانہ کش طرح مضمون شکن در شکن طبع دقیقہ سنج بہ صنعت تجنیس و رعایت شعر نہایت نکتہ رس باوجود پیرانہ سر شست منایع بدایع شعر مین جوان ہوش صاحب خلق نیک طبع نازک خیال در مضمون سے صدف فکر بالا مال اسکے شاعر فکر کا احسان ہے جسکا ایسا بیان ہی

گلے سے لگتی ہی جتنے گلے تھے بھول گئے
دگر نہ یاد تھین مجھکو شکایتین کیا کیا

ہے وہ مرید آبلہ پاے عاشقان
پانی پہ کیوں نہ ٹھہرے ہے لب جباب کا

وہ دو نیسے مین جدا ہون وس ہو کر سے احسان
اک سو طرح کا صدمہ اس رمیان مین دیکھا

فائدہ تم جو مجھے نزع مین یاد آئے نظر
ہے نہ یارائے سخن اور نہ یارائے نظر

مجھکو مت ٹھکراؤ بس چلیے سنبھل کر دیکھکر
چال سب چلتے ہین لیکن بندہ پرور دیکھکر

گر وہ دل احسان غم معشوق وبے صد آفرین
پیر و مرشد واہ یہ بدعت خدا کے گھر کے پاس

ہوا ہے غم سے میرا زرد جسم زار دریغ
بسنت پھولی ہے لیکن نہین ہی یار دریغ

نہ جیکو تاب ہے فرقت مین کیا کرون احسان
نہ چین دیتی ہے جان پر اضطرار دریغ

چین تجھکو بھی نہو مجھکو ستانے والے
تو بھی ٹھنڈا نہ رہے جیکے جلانے والے

آشنا کسکے ہین بیدید ہین یہ دیدہ و دل
ہین یہی دیدہ و دانستہ ڈبانے والے

آلفتین تخلص محمد اسمعیل نام دہلی وحشتی تخلص تھا بدلنے کا سبب نہ کھلا مرد محبت

وشریف سمتے حریف وظریف تھے

اپنی تو وہی عید ہے جس روز کہ ہمدم
نکھڑا نظر آجاوے لب بام کسی کا

امین تخلص خواجہ امین الدین نام از فرزندان عظیم آباد مرد قانع و صابر و متدین و آزاد و نقد سخن کے امین ہین مرد کامل ذہین ہین

مرتے ہین ہم تو اوسکے لب آبدار پر
گر آب زندگی ہو تو مارین ہین دہار پر

صبح گو صبح قیامت ہو تو کچھ پروا نہین
ہجر کی جب رات ایسی بیقراری مین کٹی

احسن تخلص مرزا احسن علی نام ہمسرکار نواب آصف الدولہ بہادر مرحوم بزمرہ شعرا انکو نخل طبع انکا آبیاری عنایت سجدہ گاہ شعرا سے باروَر کہتے ہین کہ مرشد شعر اسے بھی فروغ پایا بلبل طبع انکا چمن کا غنچہ مین یون چہچہایا

حسن پر اسکے ہر اک مہ پارہ گرم لاف تھا
گہٹ وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تھا

سجدہ گہ ہے خاک احسن آہ تو ساری خاکپا
دی تھی اس نے جان کسکی حسرت پابوس تھی

امین تخلص میر محمد امین نام وطن شہر بنارس سخن مین ایسی دست رس

دل سے کسد و کہ آہ سرد کے ساتھ
ٹھنڈی ٹھنڈی چلے تو چل نکلے

احسن تخلص احسن الله خان نام جہان آبادی قریب لاہوری دروازہ مسجد سرہندی مین رہتے تھے ایام شباب مین روبرو محراب ابرو کسی بت کے حق سجدہ قضا ادا کیا جا نماز کو مرگ چھالا قرار دیکر اذان سے بانگ ناقوس ملا کر آخرکار زنگ کفر آئینہ دل سے جدا کیا زنار دار عنصر فکر انکا طرف مشرب سخن یون ایمان لایا اور توبہ گناہ سے کرکے مسلمانی پر جان لایا

اوسکی گلی مین احسن شب چوری چوری جانا
یہ چال ڈھال تیری خانہ خراب کیا ہے

اسیر تخلص لا اعلم ایک شخص ہین دہلی کی بجز و آدمیت کی عادت ہے شاہ نصیر کی اون پر عنایت ہے امیر مزاج انکا فقیر ہو رہے اونکے سخن کا یہ بیان سرا ہے

اس تشنہ گلو پر ہی پھر ادیکھیو قاتل
بے آب کہین خنجر برّان نہوا ہو

اختر تخلص مرزا جواد علی نام از گروہ قزلباش میر حسن صاحب مثنوی سے اونکو

لی شاباش شاہد طبع انکا بستر کاغذ پر یون جلوہ نما ہوا آئینہ کاغذ مین جمال محبوب سخن اس شکل دا ہوا

بزم مین اوسکے جو شب چاند کا ذکر چلا ۔ اودہمہ کے محفل سے وہین وہ بہت مغرور چلا

امیر تخلص امیر الدولہ ظفر جنگ بہادر چھوٹے بھائی نواب آصف الدولہ مرحوم بہادر پہلے اوج عہد غلام قادر خان سے شہر دہلی مین مجلس مشاعرہ کرتے تھے اور کلام شعرا پر بشوق دل کان دہرتے تھے

یاس و غم و آرزو جمع یہ سب چیز ہے ۔ بل بے ترا حوصلہ دل بھی عجب چیز ہے

اختر تخلص میر اکبر علی نام روشن ستارہ کان سرہندی سے ہین صنعت ساخت آتشبازی مین گلہاے بوقلمون صفحہ آسمان کاغذ پر مانند عقد پروین کھلاتے پہلجہڑی مصرع موزون کے ہوائی طبع سے سر کرکے طبیعت طفلان مضامین یون بہلاتے ماہ مزاج انکے نے خورشید لطف قلندر بخش جرات سے کسب ضیا کیا ستارہ فکر انکا فلک کاغذ پر اس طرح چمکا قلم منشی طبع سے اسطرح گل پہولے جنسے تماشائی کا جی ایسا خوش ہوا غم بھولی

تماشے کی ہے جا ہر گانسے جو لخت جگر نکلا ۔ عجب یہ نخل ہے جسمین کہ شکل گل ثمر نکلا

الفت تخلص لالہ منگل سین نام کایتھون عظیم آباد سے ہین مشرف دہلی ہیہ اصلاح سخن مین شاگرد قلندر بخش جرات جیسے اوستاد سے ہین عاشق طبع معشوق سخن سے یون الفت کرتا ہے اور معشوق سخن عاشق طبع سے اسطرح محبت کرتا ہے

ہر قدم پہ یان تلک آنے مین سو سو نا ز ہے ۔ کیونکہ گہر جانے لگے شام و سحر دو چار روز

ارمان تخلص جگر بند جعفر علی حسرت از مشاہیر دیار مشرق اور ارمان دل یون بیدل بحسرت

تا سر بالین اوسے آنا قیامت شاق ہے ۔ یہ دل بیمار جسکا نزع مین مشتاق ہے

الہم تخلص محمد علی نام تعلیم پذیر شیخ ابراہیم ذوق شاہقین کو اوسکے سخن ز غم و الم اوٹھانے کا شوق

نتھا تحمل اگر اوسکے ناز کا تو پھر … الم فریفتہ کیون ایسے نازنین کے ہوئے

اسعد تخلص مرزا اسعد بخت نبیرۂ حضرت شاہ عالم طبع سعید اونکی یون خوبی پرداز و خیر خواہ عالم

تو اسعد غضب ہے کہ ہاتھون سے تیرے … نہ تسبیح ٹھہرے نہ زنار ٹھہرے +

الہام تخلص شیخ شرف الدین نام لکھنوی سنا ہے کہ فکر فارسی انکی خوب تھی سخن مین عالم غیب طبع سے یون الہام ہوا زمرۂ شعرا مین انکا نام مشہور عام ہوا

ارے بیکسی تیرے قربان ہون … برے وقت مین ایک تو رہ گئی

نگہ وہ دشنہ کہ طعنہ کٹار پہ مارے … مژہ وہ تیر کہ خنجر کو دھار پر مارے

اسد تخلص میر امانی نام بیشہ دہلی انکے قدم کی برکت سے آباد تھا کہتے ہین کہ خامہ سجدہ گاہ شعرا انکا اوستاد تھا بسفر لکھنؤ وہان قطاع الطریق سے کسی نے شکار کرکے بمنزل اول پونہچایا افسوس کہ اسد پنجۂ اسد قضا مین پھنس کر بیشہ عدم کی سیر کو گیا غضنفر مزاج انکا نیستان کاغذ مین یون نعرہ زن ہوا اور دلونکا طائر ہوش پران ہوا

نہ ہم بتان ہو جام ہو خلوت ہو پھر تو لیس … کافر ہون گر وہان مین خدا کا بھی ڈر کرون

جون تیون اسد کو لاکھ او سکے گلی سے ہم … خانہ خراب راہ مین آکر مچل گیا

اکبر تخلص اکبر خان نام چھوٹے بھائی نواب محمد مصطفی خان صاحب تذکرہ گلشن بیخار کی کتاب مذکور سے واضح ہوا کہ عرصۂ قریب سے انکو چرچے شعر و اشعار کے مومن خان انکے اوستاد ہین جنکو بہت کمال یاد ہین

سوچیے حضرت ناصح کوئی تدبیر وصال … حیف چارہ نکرے آپ سا دانا دل کا

جنون عشق کا درمان نہو کسی سے کبھی … کھو علاج کرے جا کے چارہ گر اپنا

قتل کر لاشہ اکبر کو چھپایا گھر مین + … بارے اوسنے مجھے جانے نہ دیا اور کہین

ہون صید دام دیدہ مین صیاد در گذر … غفلت مین وہم ہے کہ فریب کمین نہو

دوش فلک پہ دیکھکہ نعش شہید عشق — حوروں کو یہ گمان ہے کہ عرش بریں بھو
ہم تو یہیں رہے جو خفا ہو تو خوش رہو — آئے تھے طلب سے کہ رخصت کیا چلے

اسیر تخلص لا اعلم ہر چند بہت او لجھا اور پریشانی اوٹھائی پر بال برابر زلف پریشان حال کی جمع ہات نہ آئی

ہم اوس آئینہ رو کے ہجر میں یوں زیست کرتے ہیں — کہ سکتے کیسی حالت سے نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں

اسلام تخلص شیخ الاسلام نام ساکن قصبہ سہارن پور مذہب فرقہ شعرا میں انکا یہ آئین و دستور

ظالم ظالم کا پس مرگ بھی رہتا ہے بجا — ہیں یہ بازو سے عقاب ابتک بھی تیر کے پر

استغراق تخلص لا اعلم اور کچھ حال در رسم بکشوف نہوا دوسرا بیان کسی طرح معرف نہوا امردِ نصرانی اصل انکی اہل فرنگ تولد بمقام ہند باقی حال میں عقل دنگ مردگان مضمون کو نفس عیسوی سے یوں جلاتے ہیں ہونٹ ہلا کہ یہ صاحب مسیحائی جتاتے ہیں

خط کا یہ جواب آیا جو لکھا کبھی پھر خط — کر ڈالو لگا یکدم میں تیرے انکی ٹکڑے

اشرف تخلص محمد اشرف نام خلف امام الدین ساکن کاندہ سخن کو اوسنے اسطرح استفادہ

دل سے ہوا ہے یہ مجھے ڈر پیدا — کہ مرے سینہ میں ہو وے نہ سمندر پیدا

اظہر تخلص غلام محی الدین نام شاگرد غلام حسین سرو ری نہ رہتا تھا کلام میں انکو نہایت برتری

رکھتے ہی مرا جان کو مضطر تپش دل — دکھلائے گی ہنگامہ محشر تپش دل

اعظم تخلص اعظم خان نام دہلی والوں سے ہمدم مرغ فکر انکا طرف گلزار سخن اسی روش اعظم

اسی مضمون سے معلوم اوسکی سرد مہری ہے — جو اوس نے مجھکو نامہ کاغذ کشمیر پر لکھا
درد دل از بس طبیبوں سے نہاں رکھتے ہیں ہم — شمع آسا نبض زیر استخوان رکھتے ہیں ہم

افسوس تخلص میر رشید علی نام خلف میر مظفر خان لاکلام ببرکار انگریزی کتب فارسی کا ترجمہ بزبان اردو کہتے اور اپنی زندگی کے دن اسطرح بھرتے

قفس سے چھٹنے کی امید ہے نہین افسوس ۔۔۔ حصول کیا ہے جو مژدہ بہار کا پہونچا
کچھ بات تم سے کہ بھی سکتے نہیں رقیب ۔۔۔ مدت مین تم ملے ہو تو غیر انکے گھر ملے

اختر تخلص لا اعلم مرد شریف آفتاب مزاج انکا شفرستان سخن کا سیارہ تھا اونکے چرخ طبع پہ مضمون کا چمکتا ہر ستارہ تھا کوکب مضمون آسمان کاغذ پہ یون چمکتا ہے نجم سخن صحن فلک پہ اسطرح دمکتا ہے

مجھے بھی ہٹ ہوئی والسے کہ مر مٹا لیکن ۔۔۔ نہ تیرے کوچے سے ہرگز قدم اوٹھا میرا

آزاد تخلص شیخ اسد اللہ نام شاگرد مولوی کرامت علی شہیدی ذو الاحترام مرد روزگار پیشہ طبیعت گو مضمون سخن کا سدا اندیشہ

اسطرح باندھو ہون کمر ہو امیانکی عشق مین ۔۔۔ اقلیم ہستی توشۂ راہ عدم ہو جائے گا
کوثر سے ابھی جا کے میرا سلسلہ ملجائے ۔۔۔ ہات آئین جو نقش سم دلدل کے پیالے
شمع سان داغ دل آزاد روشن ہو گیا ۔۔۔ جو بدن مین خون تھا وہ جا کے روغن ہو گیا

ارشاد تخلص انور علی نام اور حال کچھ روشن نہوا طبع سخنور اونکے نے رخ شاہد مضمون یون چمکایا

خوبرویون مین نہین ہے رسم پھیر کر دیکھنا ۔۔۔ قتل کر کے منہ ندکھلایا بہت اچھا کیا

اوستاد تخلص شیخ محمد بخش نام متوطن بریلی طفل سخن نے انکے طبع کا شاگرد ہو کر اس قاعدے سے بسم اللہ کی

تغیر مین ہو جب کیونکر کھنچے وہ شبیہ نقشے مین ۔۔۔ شبیہ یار کھنچوائی کہ بگڑی وہ دہن بگڑا

اسیر تخلص میر مظفر علی نام خدمت ناظرین گلستان سخن مین محرر التماس کرتا ہے کہ انکے سلسلۂ سخن کا شورہ ہر گوش عالم قیاس کرتا ہے صاحب گلشن بیخار انکی طرف سے پنبہ غفلت درگوش انکے شراب سخن کی کیفیت سے بیہوش ایسے اوستادان مسلم الثبوت کی صفت مین لب وا انھین کرتے توفی الحقیقت

جھونکے نسیم مصر کے کنعان تلک گئے | بوئے گل مراد سے کوچہ مہک گئے
عشق نے بعد فنا بھی مجھے نعمت دی ہے | ہڈیون نے مرے کتون کو جلا دست دی ہے
اسکو لازم ہے کہ صد ہو نسبی بجائے انسان | روح کچھ دم نہین ڈالی ہے امانت دی ہے
بحر جہان مین خاطر نازک ضرور ہے | بچ کر چلا کرے ہے مری کشتی حباب سے

ارقم تخلص لالہ لکھمن لال نام احقر العباد کا بھی کام ہے یہ خوف آتا ہے کہ مطلع فرمانے والے ایسا ارشاد کرینگے کہ یہ ہر بار ایسی گفتگو کیے جاتا ہے جبکو سب یاد کرینگے صاحب گلشن بیخار ترقیم فرماتے ہین اپنا حسن تو کیا بلکہ قبح جتاتے ہین از کایتھان دہلی است مرد زیرکے بود این بیت از و ناچار نوشتہ شد الخ اس ناچار نوشتہ شد کو غور فرمانا چاہیے اور کس کس پہلو کی کروٹین بدلنا چاہیے انھون نے کیون جبر اختیار کیا خواہ نخواہ اپنی طبیعت کو ناچار کیا کسی کے برا لکھنے سے کیا فایدہ مگر انکا دیکھا یہی فایدہ

ہمدمو مجھسے یہ کہتے ہو تو یار ہے دل | اسکو سمجھاؤ ذرا یہ کہ نہ اغیار سے مل

آزردہ تخلص مولوی محمد صدر الدین خان نام خامۂ عاصی نے باوصف دو زبانی انکی صفت مین قاصر ہو کر مختصری پر اکتفا کیا وہ بڑا تیز ہوش دانا و عاقل ہوشیار و دوربین ہے میرے نزدیک اوس عاقبت اندیش نے اچھا کیا آغاز زمانہ نیکی خوبیون کا انکی ذات مقدس پر تمام ہوا صاحب گلشن بیخار کا کلام ہر چند مشہور خاص و عام ہوا تس پر انکی صفت کا نہ انجام ہوا انکو کیا اپنی پختہ مغزی پر خیال خام ہوا تمام تذکرہ مین ان صاحب سے زیادہ کسی کی تعریف نہین لکھی سب بجا اور مرتب و درست خیر یون ہی سہی فکر آزردہ مضامین شایستہ سے شائقین کو دلشاد کرتی ہے اور بزم کاغذ مین سامعین کے روبرو یون ارشاد کرتی ہے

گو اسیری مین ہون پر مثل اسیر تصویر | نے غم قید نہ پروائے رہائی مجھکو
او دیکھنے کو بلا مین آپ ہی کچھ خبر ہے صاحب | لگایا ہات کس نے آپ کے زلف پریشان کو

ترے مجروح کے سینہ مین کچھ گرمی سی باقی ہے	وہین لبس ہوگیا ٹھنڈا جو کھینچا تیر سے پیکانکو
اوس شوخ سے مربوط بہت سہل سی ہوتی	گر ہم بھی سبک حرکت نااہل سے ہوتے

مولویصاحب مضارع امرکت مین مصدر ایسے افعال کا ہونا تقرا ے ماضی و
حال کو مجہول جاننا استقبال اپنے رسم کا معروف کرنا اپنے کلمہ کو سیکے فعل سے
اپنے ضمیر مین مستقبل سمجھنا اور فعل جدید کا فاعل ہونا کیا لازم ہے کہ متکلم کو موضوع
و متعدی کہنا مضمون غائب کو حاضر پوچھنا نفی کو اثبات بغیر اسباب ثبوت کہنا مشتق کو
مطلق دیکھنا فتح کو نصب اور نصب کو فتح کسرہ کو جمع رفع کو تشدید یہ قبح ادغام
کو جزم سکون کو جر وقف کو مفتوح مضموم کو مکسور مکسور کو مفتوح کہکر پیش آنا
اور پھر اپنے تئین دائرہ عقل سے خارج نہ گنتا اور ساکن کو متحرک متحرک کو ساکن
بولتا اور عالم متبحر کہلانا اور اس لن ترانی سے ساکن ہونا زبردستی سے کلام
کو زیر و زبر کرنا سبحان اللہ اس نالائق نے نہ صرف صرف مین اپنی عمر کسی
سے صرف کی نہ دریافت معنی حال و استقبال حرف بحرف کی نہ بحث نفی و اثبات
کا ثبوت جانی نہ تکرار مصدر و اشتقاق کی کیفیت پہچانی لیکن بانی ذی علم و عقل
کے گوش گذار ہے کہ لفظ صحیح حرکت برقرار ہے متحرک نہ ساکن ہر شہر و دہر و انا
اور مولوی صاحب باوصف علم و فضل کیا غلط لفظ فرماتے ہین یا ین فضیلت
و مکرمت کیا کلمہ لغو زبان پر لاتے ہین ؎ گر ہم بھی سبک حرکت نااہل سی ہوتے
تو تصریح ساکن اس مصرعہ مین ناموزون ہند ہا اگر یہ سمجھے کہ اساتذۂ قدیم
سے کسی نے لکھا تو اونکے عہد کے بہت بول چال فی زماننا متروک ہے اور اون
لفظون کو سب جانتے ہین اسپر بھی لکھین تو چوک ہے اور اوس وقت مین
وہ لفظ فصیح ہے تو اس زمانے مین فصیح ہین جو قبیح ہین لیس اونکے نزدیک اب
بھی فصیح ہین اور اگر یہ نہین سمجھتے تو اس لفظ پر خصوصیت بیجا ہے اور الفاظ
مثل تلک اور تنک اور تئین اور سیتی پر بھی نظر چاہیے یہ کیا حرکت ہے کہ متحرک
کو تو ساکن لکھین اور لفظونکو ترک کرین اگرچہ بموجب مصرعہ ؎ خطا کے

اس دشت پر سموم کو جاتا ہی رنگ ہو	صفر کمیت کلک ہین چڑہ سُم کی راہ سم

افسوس تخلص لا اعلم افسوس اور حال نہ کہلا ورنہ ہین کہتا جیسا سنتا

صبا جنکے زلفونمین آبندہ گئی	اوسیکی جہان ہین ہوا بندہ گئی

انصاف تخلص عبد الرحمن خان نام مرد جوان وصالح وخوش کلام ساکن فخر دہلی بسرکار مہاراجہ کاشی ممتاز ہین ہمارے بھی بندہ نواز ہین اور بدام محافل مشاعرات ہین غزلیات سے سامعین کو مسرور فرماتے ہین اکثر مشاعرات ہین بلا تکلف تشریف لاتے ہین قلم دو زبان باطن فی الحقیقت اوصاف کرتا ہے منصف طبع اونکا محکمہ کاغذ ہین معرکہ شعر کا اسطرح انصاف کرتا

پیچھے ہوئی ہین رزق مقدر کو دیکھین	انصاف سے ہمارے توکل کو دیکھنا
وہ چیز کیسی کہتے ہین جسے اے انصاف	کہو گذرتی ہے کسطرح اب تمہاری رات
درد و فرقت آہ و غم جوش جنون عریان تنی	یہ بلا اسباب ہیں کو عالم اسباب سے
یار جانی محرم اسرار دل صاحب جمال	خط لکھا اوس بے مروت کو کئی القاب سے
دشمن جان ہو گیا انصاف جسدم دل ستان	پھر بھلا رکھیے توقع کیا کسی احباب سے

انشیر تخلص میر گلزار علی نام جناب خلیفہ صاحب والا احتشام گلبن تر با دی شعر انخل طبع نے یہ آبیاری توجہ والد ماجد شادابی پائی گلدستہ سخن نے بہ نسیم الطاف قبلہ گاہی صاحب اپنے کے تر و تازگی دکہائی اُنکے گلہاے طبع کی خوشبوے رشک عنبر سے سیارہ ونکا مشام معطر ہوا اور گلستان ابیات مشک افشان نے دماغ گلگشتگان کا اپنے نکہت سے معنبر کیا مصرعہ سنبل پیچیدہ اسیر طرۂ تابدار مصرعہ برجستہ اور کاکل بنفشہ بستہ وارستہ سلسلۂ شعر کے پیوستہ گلدستہ ہین مسیحا نفس ہر بلبل تصویر نغمہ سرا شاخسار مضمون رنگین سے غنچہ گل خندہ نما شعر آب و تاب مضمون شستہ سے گلوے تشنہ و مشتاقان سیراب شمیم گل سخن کے رنگ سے گل تازہ آب آب خرمن دیوان عطر آگین انبار سخن مشک آگین ہین برق کلام نے ہستی دشمن کا کھلیان جلایا شرارہ بیان نے

خس وخاشاک اعدا کو پھونکا ترشح ابر رحمت خیالات نے نوبادہ ہاے نخلستان
کلمات کو عروج نشو ونما دلایا اور بارش قطرات توجہات نے چمن نشینان حکایات
کو رنگ نمود دکھلایا کہ پور چمنستان خوبی نے خشک ہاے مصارع کج طبعانکو داس
اصلاح سے درو کیا باغبان بہتری نے روشہاے ابیات ناقصہ کو گل صفاے
لطف سے ہموار بنادیا نضرت وخضرت اس دوحۂ گلشن خوبی کی سمجھکر بین چمن
زبان ہر برگ سے صبغۂ انبتہا اللہ نباتا حسنا کہتے ہوئے اور آب پاشی
سحاب طبع کی دیکھکر بلبل نغمہ سنج ترانۂ کل شئ حی من الماء مین مشغول رہتی
ہی درخت سخن راقم آثم کا فیض شگفتگی گلہاے تلطف ہادی شعرا حضرت
نظیر سے بارور ہوا گل مراد کلام احقر کا نسیم الطاف اونکے سے شاخ مصارع
پہ برنگ بوقلمون ثمر پر لایا نخل ابیات ناقصہ اپنا دست صنعت باغبان طبع
انکے سے پیوند ہوا اور ہر نظارہ کی باغ سخن نے انکے سلسلۂ کلام مین سراسر
دل شوریدہ کو پابند کیا ملاحظہ فرمانے والون گلستان بیخزان اور گلشن بیخار کی
خدمت مین کمترین کی گذارش ہے کیونکہ سب بزرگون کی اس خورد پر نوازش
ہے کہ سن شریف جناب خلیفہ صاحب سید گلزار علی متخلص باسیر کا تخمیناً قریب
چہل و پنجسال کے ہے اور تالیف تذکرہ گلشن بیخار نزدیک اس حال کے ہے
اور عرصہ بیست و پنجسال سے کم و بیش فکر شعر فرماتے ہین اور مضامین نادر زبان
پر لاتے ہین عرصہ سولہ برس کا ہوا کہ مہاراجہ بلونت سنگہ بہادر والی کاشی
بشوق اتم مجلس مشاعرہ آراستہ فرماتے ہین اور بہت شعرا اوس بزم مین
تشریف لاتے ہین تو یہ مشاعرہ کا شہرہ بسبب صادر ووارد گوش زد عالم ہوا
مگر صاحب گلشن بیخار کا گوش ہوش تذکرہ جمع کرنیکے وقت اصم ہوا نہ راجہ
صاحب کی فکر کا ذکر ہے نہ خلیفہ صاحب مذکور کی فکر ہے مقام انصاف ہے کہ
مولف تذکرہ کو ہر دل عزیز ہونا چاہیے اور ہر کسیکا داغ غیبت آب کرم سے دہونا
چاہیے مناسب ہے کہ جسکا ذکر کرے بخیر کرے نہ کہ انصاحب کیطرح ہر ایک سے

کیا سیہ ہی سی زلفونکی لکھون شعر اسیر آب
پیچ مین لایا ترے زلف رسا کا مضمون
مشکل ہے پھر ہری نہین ہو سکتا اسیر آہ
ساقی کا کیا میٹھا ہے
یا علی بخت سیہ کو مرے روشن کر دو
دنیا مین انسانکی اور آنسو کی قدر برابر ہے
سنی ایک کی بھی نہ پیر فلک نے
عجب کچھ تفرقہ ہے شعر آب و گلمین پھرتا ہون
مجھے بیدست و پائی مین بھی گردش پیر زدہ ہے
تیرگی دلکی زیادہ ہوئی پیری مین اسیر
شمع سان بزم مین یا رہی ہو تن ہمن مین ہو
داغ نو دلمین ہوا یہ چرخ کہن چھوٹا سا
مجھے رعشہ تو ہے چنچل مصور ہے کھینچے کیونکر
گلشن مین جو ہے آمد ایام بہاری
جلا دیئے صیاد کا احوال نہ پوچھو
مین ہڈیون کا لیگیا اک ڈھیر لحد مین
تر رکھا جو اشکون نے عصائے لبلی کو
کس کس نہ تہمتن کی لگی پیٹھ زمین سے
داغ ایسا چاہیے کہ قیامت تلک رہے
گوشہ گور مین بھی مجھسا کوئی ناتوان نہو
افسردہ دل جو ہووے تو شور و فغان نہو
آنکھون مین اسکو رکھیے کہ دامن مین پاؤ
دل آینہ سے صاف ہے یا دل سے آینہ

اٹکے ہی کہین دل نہ ادھجتی ہی کہین طبع
دل سے اندھیر کیا یاندھا بلال کا مضمون
حور قفس تنگ ترین کس سے کھونین
کڑوا پیالہ پیجے کیون ++
تمکو شمع حرم لم یزلی کہتے ہین +
خاکین بلتے جاتی ہین آنکھو انسے گرتی جاتی ہین
ہزارون مین فریاد کرتے گئے ہین
مجھے ڈھونڈھتا ہے دل مین جستجو دلمین پھرتا ہون
بہرنگ جام ہاتھون ہاتھ اس محفل مین پھرتا ہون
چاندنی کوٹھے پہ چھٹکی ہی اندھیرا گھر مین
جب کوئی آگ لگا دے مجھے روشن مین ہو
ہے بڑا لطف جو گھر مین ہو چمن چھوٹا سا
مری تصویر پیری مین تری تصویر طفلی مین
بیتاب ہین مرغان گرفتار قفس مین
اڑنے کی جگہہ رکھی ہے تلوار قفس مین
کریان لحد بھی نہ ہو سے سیر لحد مین
شاخون مین جو پیدا ہون کے لگی پیر لحد مین
کیا کیا نہ ربہ پست ہوئے زیر لحد مین
درد ایسا چاہیے کہ نہ درمان ہی دور رہو
سر کیجیے قلم تو میرا خون رواں نہو
مٹی کو لاکھ طرح جلائیں دھوان نہو
طفل سرشک لاکھ برس مین جوان نہو
سینہ سے دل لگائیے اور اس سل سے آینہ

بیک گردو فاختہ کی یہ پھبتی سے کہے اسیر
دل مین اندھیرا ہے زلفون کا خیال آنے سے
بال ہوجائین نہ کیونکر مرے تن مین کانٹے
سرخروئی ہے جو رنگین ہون حنا مین آبلے
خار پیاسا ایک چھوڑینگے نہ تن مین آبلے
ہر برگ شجر آرہ ہے بہر یدِ گل چین
اشک یان چشم مین غم دل مین ہے جان ہاتھ مین
خنجر خون فشان پنجۂ قاتل مین نہین
غصہ بھی آئے تو بیجا نہ سخن سرزد ہو
سر دیتا ہے مقدور اگر زر کا نہین ہے
کس نیند چھپا پھرتا ہے ہوشیار ہو غافل
قسمت مری کھلی ہے بخت رسا کھلے
مال رہجائے کسی پاس نہ دولت رہجائے
تن مین ہوا جو ہے کوئی دم کی بندہی ہوئی
توشہ مسافران عدم کو ضرور ہے
کس طرح سے پردے مین چاہیے سب جسم
جسکو تو جام دے ساقی وہی ہو وے جمشید
رخ جو یوسف کو دکھا دون ترا کاٹے انگلی
کفن سبز ہے برگ شجر طوبےٰ سے اسیر

تھی سرو پر جو فاختہ بالائے فاختہ
رات بھر دیو نکلتے ہین پریخانہ سے ہے
آبلون کے لیے لازم ہین بدن مین کانٹے
پردہ رہجائے جو بندہ جائین قبا مین آبلے
ہین پکھالین پانی کے دیوانہ پن مین آبلے
ہر مرغ چمن سیف زبان انکی ہوا ہے
اپنے قاتل کی بہار اور خزان ہاتھ مین ہے
راحت جان شہادت طلبان ہاتھ مین ہے
جسکے کہنے مین ہے گویا وہ زبان ہاتھ مین ہے
مفلس کا جو دل ہے وہ تونگر کا نہین ہے
چوبہلا کرایہ کا ہے یہ گھر کا نہین ہے
سب عقدے کھل گئے جو وہ بند قبا کھلے
یہ بڑی چیز ہے دنیا مین جو عزت رہجائے
گھڑی یہ غافلو ہے ہر دم کی بندہی ہوئی
تکیہ رہے کلیجہ پہ غم کی بندہی ہوئی
وہ نازنین نہین جو نازنین دکھاوے
جسکو تو خم مین بٹھاوے وہ فلاطون ہوجا
زلف لیلی کو سونگھا دون تو ہی مجنون ہوجا
دہن قبر نشانی دہ گلزار کی ہے

افصح فصحائے کلام معجز نظام اصلح صلحائے فلک احتشام خواجہ حیدر علی نام
آتش تخلص از قدمائے کلام از مستثنیات شعرائے لکھنؤ جن حضرت کی ایسی
فصیح گفتگو درویش صفت گوشۂ عافیت مین رہتے ہین زمانے کے اونچ نیچ
وہ سب سہتے ہین بوریا بوسے ریا سے بری خلق کے دل مین یون جیسے شیشہ مین

پیری فرد متین و مستحکم و دیرینہ فن شاعری مین سینہ اونکا سخن کا گنجینہ علم مین
یکہ زبان سخنوری مین ہمہ دان نیروے فکر سخن اسقدر رکھتے ہین کہ ترکیب بندش
سے کورۂ آتش رشک زہرہ ہوجاے قوت مشق و مضمون وہ مسیحا صفت ہے
کہ عین خزان مین دیکھا گویا طوطی تصویر ہوجاے صفحۂ زمین پہ مصور طبع نے
ایسے نقاشی کی کہ شبیہ مضمون کو با وصف تصویر ہونے کے طاقت گفتگو ہوا اور
شاخ فکر سے ایسے گل پھولے ہین کہ جنکی خوشبو سے دماغ رضوان معنبر ہو ہو
معاصرین سے فی الحقیقت گوے سبقت لیگئے حاسد اونکے اپنے سینہ پر داغ حسرت
لیگئے آتش محبت سخن انکی ہر ایک شائق کے کانون سینہ مین سوز و ساز رکھتی
ہے جان عدوے ناہنجار گلشن دیوان انکے سے مانند خس و خار جلنے کا نیاز انداز
رکھتی ہے یعنے باروندات کے پانی پانی اونکو وبال اپنی زندگانی اعتدال عناصر مین
آتش نے حرارت کو زیادہ لیا الا یہ ترکیب ضبط انکی ہے کہ سرکش ہونے نہ پاوے
اونکا آگے کلام ہمدانی مصحفی کے تہ کیا طوطی زبان خامہ نے یون پچھم کیا
گرمی بازاری کلام سے آتش افسردہ دلونکی بھڑکی جسکی حرارت سے زبان خامہ
تپڑکی کہ یہ آتش خوار نیاز مند اخگر ہمتا ہین چپتا ہے جسکے رشک سے عدو جلتا ہے

جام بھرتے بھرتے خالی شیشۂ دل ہو گیا | مجلس جمشید برہم ہو چکی قل ہو گیا
کافرون کو زلف کے زنار سے پھانسی ملی | مومنین کا مصحف رخسار سے قل ہو گیا
عہد کم سے بازگشت روح ہے ایکو ہستی سے | ارادہ بندہ رہا ہے مصر یوسف کو کنعان کا
تشبیہ دی و دون تیرے گیسوے رسا کی | اوترا ہوا چلہ کھون ابرو کی کمان کا
تن سے بار سر آمادہ سودا اوترا | شکر ہے خنجر قاتل کا تقاضا اوترا
حال مجنون تو نہین نوع دگر دیکھا کچھہ | ساربان آج ہے کیون چہرۂ لیلے اوترا
گٹھڑی بھر بار کے کیے یار مین داغ دل دہکایا | کپڑا جیسے مفلس نے کھڑے کھاٹ آگ دکھایا
فریب حسن سے گبرو مسلمان کا چلن بگڑا | خدا کی یاد بھولا شیخ بت سے برہمن بگڑا
قبائے گل کو پھاڑا جب مرا گل پیرہن بگڑا | بن آئی کچھ نہ غنچون سے جو وہ غنچہ دہن بگڑا

نہین ہیوجہ ہنسا اسقدر زخم شہیدان کا
تکلف کیا جو کھوئے جان شیرین پھوڑ کر کوہ
کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت ہین دیوانہ
امانت کیطرح رکھا زمین نے روز محشر تک
اثر اکسیر کا ہمنے قدم سے تیرے پایا ہے
ارادہ میرے کھانے کا نہ اے زاغ و زغن کیجو
رگڑوائین نہ مجھسے ایڑیان غربت مین جشت نے
وہ بدخو طفل اشک انجم ترین دیکھنا ایکدن
رہی نفرت ہمیشہ داغ عریانی کو چھاہے سے
لگے منہ بھی چڑھانے دیتے دیتے گالیان حجاب
آگیا مجھکو پسینہ جب کوئی ملزم ہوا
موسم گل مین بدن کو کپڑے پھاڑے کھائینگے
پیری مین بھی دل سے نہ مٹے داغ محبت
دوستی دشمن کی مژدہ ہے اجل کی خواب کا
جامۂ تن ہوگیا راہ عدم مین نذر گور
ساحل مقصود دیکھا مین نے جا کر گور مین
نو آسمان صفحۂ اول کے نو ورق +
گھر یار سے کہنچ کر ہوئی تلوار جدا
سبزہ بالاے ذقن دشمن ہے خلق اللہ کا
ہون وہ ابتر طفل جسکو جان کھونا سہل ہے
وہ دہن ہے چشمۂ شیرین تبسم موج ہے
زخم دل بھرتا ہے جلوہ چہرۂ پر نور کا
محفل عشرت مین خستہ خاطرون کو جا نہین

ترے تلوار کا منہ کچھ نکچھ اے تیغ زن بگڑا
جو غیرت تھی تو پھر خسرو سے ہوتا کوہکن بگڑا
تو مجھسے مست ہاتھی کیطرح جنگلی ہرن بگڑا
نہ اک سو کم ہوا اپنا نہ اک تار کفن بگڑا
خدا کی خاک رہ ملکر بنانے مین بدن بگڑا
وہ کشتہ ہون جسے سونگھے سے کتو نکا بدن بگڑا
ہوا مسدود رستہ جادۂ راہ وطن بگڑا
گھروندے کیطرح سے گنبد چرخ کہن بگڑا
ہوا جب قطع جامہ پر ہمارے پیرہن بگڑا
زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا
خاک مین تن مل گیا جب سر کسیکا خم ہوا
دھجیان لینے کے قابل پیرہن ہو جائیگا
گل صبح کو بھی ہو نہ چراغ اپنے مکان کا
بہ ہمن بنا غضب ہے گاؤ کو قصاب کا
بوجھ اوٹھایا تھا مگر پتنگ کے لیئے اسباب کا
ڈوبنا کشتئ تن کو مژدہ تھا پایاب کا
کو نہین اک دو ورق ہے اپنی کتاب کا
بے گناہون سے کھڑے ہو نوین گنہگار جدا
رہروون کی موت ہے خس پوش ہونا چاہ کا
کنج مرقد ہے گھروندا میری بازی گاہ کا
وہ ذقن ہے چاہ خال اوسمین تو ابے چاہ کا
چاندنی مین یان اثر ہے مرہم کافور کا
تاک مین خوشہ نہ دیکھا زخم کے انگور کا

عالم منطق مصور ہے تری تصویر کا
چھوڑتا میرے گریبان کو نہین دست جنون
ہوگئی یار کے ہاتھون مین جو مہندی کالی
سودا ہوا ہے مرغ جنون کے شکار کا
گیسو نے قرب آئینہ روے یار سے
اوس ہماے حسن کا عنقا مقابل ہوگیا
چال ہے مجھ ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ
صدا جرس کی ہے غنچون کے کہلنے سے آتی
ساحل سمجھتے ہین تہ دریاے عشق کو
اللہ ری صفائی بیان حدیث دوست
ساقی رہے شراب سے قصر فلک بھرا
صحرا مین جاکے لائے حرارے جو آبلے
پیچھے ہٹا نہ کوچۂ قاتل سے اپنا پانون
ہر سو نکی راہ آگے عزیزان نکل گئے
اسیر ہونے کا اللہ رے شوق بلبل کو
شب فراق مین مجھکو سلانے آیا تھا
تصور ہر نفس ہے پیش چشم اوس دہی روشن کا
چمن کا عالم آتا ہے نظر گنج شہیدان مین
بہار اس دل کے داغون نے دکھائی چشم قاتل کو
چنی افشان جو پیشانی پہ اوسنے چاندنی چھٹکی
برہنہ آیا تھا یان عدم سے برہنہ یان سے گیا عدم کو
سمندر چشم تر باد مخالف آہ و نالہ ہے
لحد پہ یار آتا ہے مجھے شرمندہ کرنے کو

منہ کتاب قطبی سے ہے خط حاشیہ ہے میر کا
کیا یہ اسکو کسی محبوب کا دامن سمجھا
انگلیو نکو مین زبان گل سوسن سمجھا
پھندا بنا رہا ہون گریبان کے تار کا
ڈانڈا ملا دیا ہے حلب سے تتار کا
حق جو کچھ تھا حق ہوا باطل تھا سو باطل ہوگیا
ہر قدم پر ہے گمان یان رہ گیا وہان لیا
روانہ نکہت گل کا ہے کاروان ہوتا
طوفان ناخدا ہے ہمارے جہاز کا
دم بند ہے فصاحت اہل حجاز کا
شیشہ کسطرح مے سے میرا حلق تک بھرا
پانون نے اون مین بیس کو خار خسک بھرا
سر سے تڑپ کے چار قدم آگے دھر گیا
افسوس کاروان سے مین اپنے بچھڑ گیا
جگایا نالون سے صیاد کو جو خواب آیا
جگایا مین نے جو افسانہ گو کو خواب آیا
نگہبان برق کو ہنے کیا ہی اپنے خرمن کا
قدم باد بہاری ہے مری قاتل کی توسن کا
وہان زخم سینہ بنگیا دروازہ گلشن کا
ملی مسی تو آئینہ مین پھولا تختہ سوسن کا
نہ بوئے کافور مین فسو نگھی نہ داغ مجھکو لگا کفن کا
یقین ہے کوئی دم مین کشتی تن کی تباہی کا
نہ منہ دکھلانے کی جا ہے نہ موقع عذر خواہی کا

تختہ قیمت فراق یار مین معراج ہے
نپوچھ حال مرا چوب خشک صحرا ہون
واہ رے اندھیر پھر روشنی شہر مصر
دل وحشی کی بیتابی کریگی چاک سینہ کو
بھار عالم نیرنگ رکھتا ہے مزاج اپنا
صیاد نے تسلی بلبل کے واسطے
پہ دانون سے لڑایا ہے بلبل کو رات بھر
دریا مین غسل کے لئے اوترا جو وہ صنم
دیوانہ ہے کس چاند سے رخسار کا آتش
روز و شب ہنگامہ برپا ہو میان گور دوست
وہ سیہ کار ہون ظلمت کدہ و سر مین تن
کیا جوان مردہ نکو او جلایہ دفن رکھو گا
چاک پیراہن ہر اک گل کا لبینہ زخم ہے
پھرتے ہین اس بھار مین مستونکے ساتھ ساتھ
کرینگے ایسی صید ایکدن بھائی تیغ قاتل کو
تماشا ہی ہر سے لازم یا دوحق اہل تو کل کو
طفلی مین بھی شادی سے مشوش رہے ہین ہے
نفس شقی بھی روح کے ہمراہ تن مین ہے
منزل مقصود کو الہد پہونچا دے ہمین
ناقوس مین ہمراہی صدا ہے ہو العزیز
نکلین جو اشک بے اثر آنکھون سے کیا عجب
پیہ زادون کے کوچہ مین ہوئے ہین گرد آلود
تدبیر سے تو کام نہ تقدیر کا ہوا

وحی آنا جانتا ہون موت کے پیغام کا
لگاکے آگ مجھے کاروان روانہ ہوا
دیدۂ یعقوب سے نور نظر جاتا رہا
قفس کی تیلیان ٹوٹین گی یہ طائر اگر بھڑکا
جوانون مین جوان بوڑھون مین بوڑھا لڑکون مین لڑکا
کنج قفس مین حوض بھرا ہے گلاب کا
شمعون مین عطر یار نے ملکر گلاب کا
ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا
زنجیر کے غل قہقہہ ہے کبک دری کا
ہڈیون پہ پہرے لڑتے ہین سگان کوے دوست
چاہیے دے کفن بھی مجھے تقدیر سفید
اوڑھ لے آپ تو چادر فلک پیر سفید
کھیت ہے تلوار کا یارب کہ میدان بہار
ساقی سبو کیطرح لیے جام دوش پہ
رگونکا جال یان پھیلا ہوا ہی اپنی گردن مین
خدا پہ چھوڑتا ہے ناخدا کشتی کو طوفان مین
چھٹی نخلی جمعہ کو بھی ہفتہ کے غم سے
یوسف کے ساتھ گرگ بھی اس پیرہن مین ہے
وقت شب ہے ابر ہے صحرا ہے آفت خیز ہے
ہم بنگڑے گئے جو خدا سے ڈرے ہوئے
پیدا ہوئے ہین طفل ہزارون مرے ہوئے
ہمارے پاؤن کو وہ ہونگی جو ہین آبلے تو ہو
تکیہ خدا پہ کیجئے دروازہ بھیڑ دیجئے

خوش حال ہین مثنا کے مجھے ہفت آسمان
یوسف کو کھا کے ہو گئے ہین شیر بھیڑیے

مجھ ناتوان کی خاک جو اوسمین ہوئی شریک
اوٹھ اوٹھ کے بیٹھ بیٹھ گئی گرد راہ کی

بو یار کی سنگھا کے صبا نے اوڑائے ہوش
باد مراد نے مری کشتی تباہ کی

آباد تخلص لاعلم فکر ویران احقر اسکے حال سے آباد نہوئی گو کہ لکھنو ہی ہین زیادہ طبیعت شاد نہوئی

کوئی ثروت مین بھی ایذاے غربت دلسے جاتی تھی
نہ بھولا تخت پر یوسف کو صدمہ چاہ کنعان کا

کیا عجب شوق اسیری ہین اگر منقار سے
بلبلین دامن پکڑلین دوڑ کر صیاد کا

اشتیاق تخلص مرزا غلام محی الدین نام صاحب عالم جنکا شاعری کا نام ایسا ارشاد کرتے ہین سامعین کی طبیعت کو اپنے سخن سے یون شاد کرتے ہین

کچھ وجد نہین نغمہ مطرب پہ ہی موقوف
کافی ہے مجھے نالہ پے ربط درا کا

آئی نہ نیند ایک گھڑی بھی تمام رات
کچھ کشمکش رہی نفس سینہ کاہ کی

اعظم تخلص منشی میر اعظم علی نام کہ سابق میر منشی مدرسہ [illegible] دہلی سے تھے وطن شریف انکا دہلی مقام سے اکثر نظر عنایت نیاز مند پہ مبذول فرماتے ہین مورخی و علم معما فہمی مین کمال دخل اور ایسا آپکا انداز کلام ہے

پڑھیگا کون محشر مین مرے اعمال کا نامہ
سرشک ناامیدی سے اگر ایسا ہی تر ہوگا

عرق دیس چہرہ رخشان پہ زلفون سے عیان انکے
شعاع برق ہین جون ابر کو ہر بار ہو پیدا

شب فرقت کا ذرا حال تپش مجھسے نپوچھ
جو اوٹھا نالہ کم از شعلہ کوہ طور نتھا

اعظم تخلص محمد علی نام کو کچھ پوری ایک بیت بہم پہونچی اچھی ہے نکی بری

صدا اسکے شیون زنجیر سے معلوم ہوتا ہی
تڑپ کے رہ گیا شاید کوئی محبوس زندان مین

احمد تخلص سید غلام محی الدین نام حیدرآبادی زانوے ادب پیش میان فیض راست کیا انکی تادیب نے انکی جہالت سخن کو برخاست کیا

ہے خاک سب زمین و زمان اوسکے روبرو
جس شخص کو کہ کوچہ دلبر سے ہے غرض

ادب تخلص میان غلام محی الدین نام حیدرآبادی میان فیض صاحب

سخنگو کے فیض سے انکے سخن مین ایسی بادی

جان شیرین بھی نظر آتی ہے تلخ	پیروی کرنی پڑی فرہاد کی ++
مجنون کو جنون ہوا رہو بن مین اگر آئی	وحشت ہو تو دن بن سے چمن مین اگر ہوئے

حرف الباء

بخشی تخلص شیخ حسین بخش نام اگرچہ اول تخلص یہی تھا آخر مین ع ا ضحی قرار پایا چونکہ اول بآخر نسبتی دارد لہذا النظر بہ تخلص اول مطلب لکل آیا اصل انکی خاک پنجاب مولد و منشا فخر دہلی رشک آفتاب والد ماجد کے ساتھ دوستی کمال رکھتے تھے اور مشاعرے مین باہم اتفاق خیال رکھتے تھے آئینۂ سخن انکا مصقلہ اصلاح حضرت ہادی شعرا مرحوم سے مصفا ہوا معلوم نہین شعرائے جد دہلی اور خاص ہادی شعرا اور تلانذہ باعزو علی انکے سے کیا معاملہ تھا اگر اونہون کا ذکر لکھا اور ایسا لکھا کہ اگر لکھنے سے نہ لکھتے تو خوب تھا کیا اونکو اس کتاب کے لکھنے سے بھی مطلوب تھا وہ تو دنیا سے درگذرے اور صاحب کتاب کو جو کرنا تھا سو کر گذرے

چو سا پیکان کو لب زخم جگر نے ایسا	نہ ہے نام کو ظالم کی ذرا تیر مین آب
دہوئین اوس پا ہی نگارین کا ذرا رنگ مین ڈال	تو مصور ہے ترے چہرۂ تصویر مین آب
وان گردن سیمین ہوئی گوہر کے حوالے	یان حلق گنہگار ہے خنجر کے حوالے
کیا نذر کرون تیری مین اے کاکل شبگیر	دل تھا سو ہوا زلف معنبر کے حوالے

بیدار تخلص میر محمدی نام واقف اسرار معنوی مقبول درگاہ ایزدی اسم اللہ علمائے سرہندی مسند فقر پہ متمکن سلسلہ فخری الفن شاعری دستگاہ اعلی اصل انکی دہلی عہد شباب کو پہنچ عرب سرا کے کہ تین کردہ کا فاصلہ شاہجہان آباد سے ہے بسر کیا اور اوسی مقام مین چند نفس اپنا گذر کیا سر دست بیعت اوپر ہاتھ مولانا و مرشدنا روحی فداہ و قلبی تحت قدماہ حضرت مولوی محمد فخر الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے جھکایا اور استفادہ ظاہری و باطنی انکے انفاس متبرکہ سے بدرجۂ احسن پایا آغاز صبح پیری مین بجد دہلی تشریف لائے

کرِ وہ دندان فیل کو انکا فیض قدم کیون نہ سرفراز فرمائے عرصہ دراز تک فکر
سنجی کی صاحب دو دیوان تھے خضر شعرا مرحوم سے فیض سخن تھا عجب انسان
تھے میدان فارسی مین اشہب طبع کو تازیانہ فکر سے جولان کیا اور مضمون
دلچسپ نازک خیالی سے بلبل فکر کو خوش الحان کیا چونکہ تحریر صاحب گلشن بیخار سے
تفریق واضح نہین ہوتی تھی لہذا عرض کیا کہ فارسی مین مرتضیٰ قلی بیگ فراق
سے فائدہ اوٹھایا جد امجد مغفور راقم سے سلسلۂ اخوت بھی تھا کمترین کے ہنگام
نظارہ گلستان دیوان رتبہ کل چینی تھا ضامین خوابیدہ ٹھوکر پائے خامہ کبھی
اسطرح بیدار ہو سا معین کے بخت خفتہ بستر غفلت سے ہوشیار ہوگئے

تشریف شریف صدق نے صدیق سے پایا
پی ہاتھ مین شمشیر ید اللہ کو عمر نے
عثمان کہ ثنا جنکی ہے اقرار سے پیرو کا
سلطان ولایت اسد اللہ کہ جنکی
گلچین ستائش ہوئی ان چمن ساز جہان کا
چمن مین ایسی ہی نغمہ سرائی کی کہ بلبل کو
شکوہ کیا مجھے اپنی غفلت کا +
حسرت گلچین سے شگفتہ مین جو بیدار

مشہور جہان مین جو ہوا نام کرم کا
قبضے مین کیا ملک عرب اور عجم کا
اوصاف ہے جس شخص کی ہمت کرم کا
ہیبت سے جگر آب ہو شیران عجم کا
دریا سے گہر جوش مرے طبع روان کا
سر پر آرائے گلشن سے دیا خلعت ہزار کا
نام بیدار خواب مین رہتا +
استخوان اوسکے کا لازم ہے ہما مین نشانہ

لقا تخلص شیخ محمد لقا نام اصل انکی نجر دہلی مسکن شعور لکھنو مین پایا طبیعت جودت
انگیز مزاج تیز کلام چست و درست بنایا نمک چشی فارسی مین ذائقہ شور انگیز مذاق
اردو مین کام و زبان حلاوت آمیز حضرت خضر شعرا سے راہ راست سخن پائی اسی رہبر
نے منزل مقصود سخن دکھلائی ساقی خمخانہ سخن مرزا فاخر مکین سے کیفیت طرز شعر گوئی
اوڑائے اور مضمون رنگا رنگ سے انواع و اقسام کی کیفیت دکھلائی ہم بزم جلوہ
شعرا و ہر شعر شناسان الفاظ سخن اس دار فنا مین لب بقا ہوتے کوئی دن کی
زندگی مین اچھے ہوتے یا برے افسوس پہ کیا ہوتے

دیکھ آئینہ جو کہتا ہے کہ اللہ رے مین — اوسکا مین چاہنے والا ہون بقا واہ رے مین
رخ اوسکا صفائی مین ترے تلو ہے کی نہ پاوے — خورشید ہزار اپنے تئین چرخ چڑھاوے
آہ کی برق جو سینہ مین چمکتی دیکھے — طفل اشک آہی چھپے دامن مژگان کی تلے
کیا خط تجھے لکھے حرکت ہاتھ سے گم ہے — خامہ بھی مرے ہاتھ مین انگشت ششم ہے

برکت تخلص برکت اللہ خان نام فیض سخن سے سامعین کو یون برکت ہے
انداز کلام چست و درست شنا یقین پر ایسی شفقت ہے

جلایان تک تپ غم سے دل غمناک سینہ مین — اگر ڈھونڈے کوئی دل کو تو پائے خاک سینہ مین

بیان تخلص خواجہ احسن اللہ نام دہلوی بیان حال فکر سخن مصلحتاً مرزا جان جانان مظہر رحمتہ اللہ علیہ سے کرتے مرید حضرت مولانا و مرشدنا محمد فخر الدین محب النبی قدس سرہ کے تھے کیونکہ جہان گذران پہ دل دہرتے عند التحقیق معلوم ہوا کہ حیدر اباد مین مرحلہ پیمائے اول منزل ہوئی اور اوسی سراے مین جو سراے فانی ہے گل در گل ہوئے

ہو یگا ذوق حسرت دیدار مین خلل — شیرین گذر تیکھیو فرہاد کیطرف
مت اہیوا سے وعدہ فراموش تو اب بھی — جسطرح کٹا روز گذر جاے گی شب بھی
بیان کون ہی ایسا کہ پوچھتے ہو — تغافل کے قربان تجاہل کے صدقے

برشتہ تخلص میان شرف نام آشفتہ دل سوختہ جان سینہ بریان شاگرد آشفتہ تخلص سمی بمیر سجان آتش شوق سخن سے دریغ جان انکا برشتہ الفت برشتہ ہوا سخن سے انکی طبیعت کو اس لطف سے رشتہ ہوا

برشتہ تو ہوا برشتہ الفت کاہ — دیکھ اوس نے شکستہ حال ہین

برکت تخلص برکت علی نام اور حال انکا بعد تحقیق یون معلوم ہوا کہ تخمیناً بیس یا پچیس ۲۰/۲۵ برس سے قفس نفس پر اس جہان سے مفرور ہوا

[illegible] گل [illegible] یا مین [illegible] — [illegible] نسیم سحری اوس [illegible]
دل [illegible] ٹھہرائے کوئی — سے تجھے سمجھائے کوئی یا اوسے سمجھائے کوئی

بیخواب تخلص لالہ علم حال انکا بادصف بیخوابی مانند بخت خفتہ کے حسن رہا بعینہٖ چشم سخن سحر کا غنچہ پر کشتہ بیخوابی سے اونگھہ کر خواب شعر کے خیال سے چونکا

مدعا تجھکو یہان نہ آنا تھا + + روٹھنے کا بھی اک بہانہ تھا +

بیخود تخلص لالہ نراین داس نام جہان آبادی آستانہ بوس خضر شعرا مزاج بیخود انکا فکر سخن پردازی مین یون ہوشیار ہوا

ہی گلگون کو چشم کیسے تیرت دیکھ لے ساقی | بنایا ہے یہ اعجاز بتان سے آب آتش کا

بیجان تخلص شیخ بہونا نام دہلوی مرد رتال مزاج انکا ہنگام فکر سخن سنجی کا پہ یون ترنم زن نال

آسمان کو پیٹینگے ٹوٹ کے ٹکڑے ہوکر | جب کبھی آہ ہماری مین اثر ہوئیگا

بیزار تخلص شیخ حسین بخش نام کارگاہ جہان دہلی مین لباس سخن اسکے قامت پہ آراستہ گویا کہ جامہ زیب بختی انکے تن پہ پیراستہ گا شعر انکی طبیعت کا بازار کاغذ مین دوکان سخن یون درست کرتا ہے جامۂ مضمون قامت نظم پر اسی درستی سے چست کرتا ہے

کہون ہون جب جو میں اوسکا پلا لاوے ہے کہتا ہے | مجھے ناحق ہو وہ دیدار اسکے منہ آنگے نہ جتے

بیباک تخلص میر نجف علی نام اصل اونکی عرب مولد بلگرام حضرت امام موسی رضا رضی اللہ عنہ سے اسکے سلسلہ کی اطلاع لعلم حکمت جالینوس اسکے مزاج کا نام سقیمان لاعلاج کو شفا دیتا انکا کام مرض نظم میں غلام ہمدانی مصحفی انکے حکیم اونکی دست شفقت سے انکو تعلیم طبیعت کے چالاک سخن مین بیباک

مجلس مین اونکے بیٹھنے تہمت کی ڈر کے مارے | سو سو جگہ سے اوٹھہ کر اپنا مکان بدلا

صیاد دیکھہ ہوس ہے دل وا اندار مین | گلپوش کر قفس کو ہرے توبہار مین

بسمل تخلص سید جبار علی نام از مردمان چنار گڈہ اسکے نسبت بھی عبارت خواہ مخواہ پڑہ اسکے خنجر مصرعہ سے گلوے عدو بسمل تیغ مضمون طایر روح آہو گیرون کی قاتل

ہر دم مجھے نیاز اوسے ناز ہی رہا	انجام کار عشق کا آغاز ہی رہا +
یاد آگئی سرشت خاک اپنی + +	اوڑتے جو کہین غبار دیکھا + +
تیرے ہی یاد ذکر ترا ہی ہر آن ہے	گویا کہ اسلیے مرے منہ مین زبان ہے

بیتاب تخلص عباس علیخان نام بن نواب عبد العلیخان ذی احترام نوازش فرمایان سے ریا کی تقریر غالب باطن عاصی ان منصفون سے انصاف کا طالب کہ صاحب گلشن بیخار جو صاحب انکے تخلص یا ہموطن یا ہمتاش ہین اونکو نہایت توقیر اور حرمت سے یاد کرتے ہین علاوہ اونکے اور وںکے نہ دوست نہ کچھہ علاقہ تو یہ حضرت پھر از دست داد و راست وغیرہ پر عمل کرکے دلکو شاد کرتے ہین چنانچہ ہمین اس قول کا یہ کہ میان بیتاب صاحب جو شاگرد مومن ہین تو کسطرح کی صفت انکی بیان کرتے ہین خدا جانے وہ اس تعریف کے لائق تھے یا نہین اس عبارت سے انکے نسبت نشان کرتے ہین بیتاب تخلص عباس علیخان صاحب بن نواب عبد العلیخان غلام محمد خان بن نواب فیض اللہ خان مرحوم والی رامپور جوانیست نیکو منظر زیبا شمایل مہذب الاخلاق پاکیزہ سرشت ظاہرش چون باطن و باطنش چون ظاہر آراست مدتے در لکھنؤ گذرانده اکنون چند سال ہست کہ پایہ نازش جہان آباد ارم تزیین ہست و باعث زینت این فرخندہ زمین از تلامذہ خان والا شان مومن خان ہست این ابیات از وست الہیان نہ لکھا چھپے اور دوسرے تکے نسبت لکھتے ہین کہ بناچاری نوشتہ شد باطن این مضمون ہم شاید ہے نوشتہ شد خیر بہرحال انکے کلام سے اضطرابی دل بیتاب منکشف شاہد ان مضمون کی بیتابی یہ سات سو معرضے

آخر فریب کھا گئے کیا اوسنے مجھکو قتل	مین نے کہا تھا تم سے اوٹھا نہ سکوگے مرگ ہاے
پیدا ہوا رقیب کا غم دل مین اندنون	بیتاب غم بھی کھائے اب کچھہ جہان
سچ ہے کہ تم کو نصیب ہو یا رب	شب وصال بھی اپنی یہی دعا ہوگی

تنبیہ تخلص میر ناصر علی نام ساکن جہان آباد پادشہ تھا سے اور وہ بھی ہو

عرصہ منزل مین سیاح روح نے بستبقام منزل اول جمایا بشارت سخن میر نظام الدین ممنون سے لیکر شاہد سخن شایقان و فا فہم سے یون ہم آغوش ہوکر اشارت کرنے کو آیا

دل بیتاب پہ ہم ہاتھ دہر بیٹھے ہین ۔۔ دیکھتے ہین تجھے حسرت سے بھرے بیٹھے ہین

بیتاب تخلص لا اعلم ایک مرد گروہ تلامذہ شاہ حاتم طبع بیتاب تسکین وہ لعبتان مضمون ہر دم

بیتاب بھی کیا جوان تھا الہی اسکے ۔۔ ہو خانہ خراب اس اجل کا +

بیتاب تخلص لالہ سیوک رام نام گلشن بیخار سے معلوم ہوا اسکے طبع الکار و بر صنم سخن اسطرح جھکا

محبت کی بھی کیا ہوتی ہین کچھ اے ہمنشین رسمین ۔۔ کہ خوبان ہمکو یون کھودین ہم انکو اسطرح چاہین

بیتاب تخلص خداداد بیخان نام برادر عزیز سعادت یار خان رنگین شاخ سخن بہر حال میر نظام الدین ممنون سے چمن کاغذ پہ تضمین

مجھے وہ ہر دم کہے ہے اپنا خنجر دیکھکر ۔۔ قتل کیجے تجھکو جی چاہے ہے اکثر دیکھکر

بہادر تخلص راجہ بینی بہادر بسار جی والد جسونت سنگہ ساکن صوبہ بہار ۱۲ پروانہ دل مزاج بزم کاغذ مین شمع سخن کا پروانہ

سیاہی سر کی گئی دل کی آرزو نہ گئی ۔۔ ہمارے جامہ کہنہ سے مے کی بو نہ گئی

بیتاب تخلص لا اعلم از متاخرین سخن مین نہایت متین

کلم خون کی گلی مین اے بیتاب + ۔۔ خاک پاسے گلال سے مانند +

بشیر تخلص سید محمد علی نام خلف حافظ قادر بخش صاحب مغفور جو بگروہ صوفیہ چار دانگ عالم مین مشہور شاہجہان آباد مین صد با شرایف و نجیب نے حافظ صاحب کے پاے مبارک کو دست ادب سے مس کیا ہزارون نے انکا تبرکہ اونکے سے شرف حفظ قران مجید بیک نفس کیا ہر چند کہ بزرگی اور اوصاف حمیدہ ذات ستودہ صفات اونکے اس قدر ہین کہ اگر حوالہ قلم کیجیے تو طول ایک نسخہ

مطول تیار کیا اور یہہ بھی سبب مختصر لکھا ہوا کہ ملاحظہ فرمانے والے صاحب ایسا
نفرمائین کہ اپنے بزرگ کی کتنی تعریف اور مطول کرتے ہین جبر اختیار کیا اصل رئیس
شاہجہان آباد انقلاب زمانہ سے بادیہ گرد ہوکر انکے بزرگون نے سلون کو
اپنے قدم کی برکت سے سرافراز کیا وہ مکان لکھنؤ سے قریب بسنت کروہ دور ہے
اپنی ریاست کا پا انداز کیا بہرحال حافظ صاحب نے نور جی دروازہ مین جو مجھ
دہلی کا ایک محلہ ہے ریاست قبول کی اور بہت اہل اعتقاد نے اون سے بیعت
حصول کی میر محمد علی بشیر نے جو عاصی سے قرابت قریبہ رکھتے تھے سن صغیر مین روزگار
عالی وقار بزمرۂ متوسلان میان منو صاحب جو کہ خسر پورہ نواب محمد میر خان صاحب
بہادر تھے کئے بعدہ سلسلہ روزگار انگریزی مین بداروغگی ہائے اضلاع
جدید دہلی مختار رہکر پھر بعدہ داروغگی ضلع علیگڈہ مین حکام وقت کے محکوم ہوکر بعد
[illegible] سال تھانہ [illegible] ضلع کول مین بعارضہ ہیضہ سن بارہ سو تریسٹھ ہجری مین
انتقال پایا اور اونکے قبر کا نشان اوسی قصبہ کے تکیہ مین اونکے ورثا نے بنایا جوان
جیہم گونہ سیہ فام فکر خوش کلام اور یہ حضرت بشیر شاگرد میر کلو ارعلی اسیر ایسا فرمایا
جو زبان قلم پہ آیا

دام الفت مین پھنسانے کا قصد اچھا رکھا	آنکھ کا دل کا ہنسی کا اور تری رفتار کا
برق ہے شعلہ ہے انگار ہے اخگر ہے کہ کیا	حال کچھ کھلتا نہین میرے دل افگار کا
دور دا سم ماہ تھا یان تک کہ از بہر شمار	آفتاب چرخ سمرن کا مرے دانا ہوا
یقین جان دل اسکو کہ بحر ہستی مین	ہے زیست اپنی بہ رنگ حباب ایک قلم
نگہ مجھ بشیر اب شفاعت پہ تیرے +	کہ حضرت مصطفی باندھتے ہین +
قید اس بہار مین اگر ابکی برس رہے	صیاد دیا تو ہم ہی رہین یا قفس رہے

باطن تخلص حکیم میر قطب الدین نام راقم آثم مولف گلستان بیخزان پابند سلسلہ
شاگردی میان نظیر صاحب اور خواہان فیض صحبت بدل و جان انکی تعلیم کے
استفادے سے حرف شناس سخن ہو جائیگا گل سخن اسکا رنگین تر از چمن ہو جائیگا

اگرچہ کلام قابل گذارش نہین تو کیا بزرگون کی اس حقیر پہ نوازش نہین امید کہ سب ناظرین نقص پر نظر نضر نا کر بچشم اصلاح ملاحظہ کامل فرمایئن بلکہ اس کمترین خلایق کے انکسار پر رحم کرتے آیئن کیونکہ مانند صاحب گلشن بیخار اس پست ہمت نے سر غرور بلند نہین کیا کیا اونھون نے اپنے نسبت ازراہ تبختر فخر چند در چند نہین کیا یہ نالایق تو امیدوار عفو کریمانہ ہے اور مستدعی عنایات بزرگانہ ہے سب سامعین و ناظرین قول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ پہ عمل فرمایئن اور اس ناچیز کی گذارش کو ازراہ کرم خاطر مین لایئن

مرا پیر دانای مرشد شہاب
دو اندرز فرمود بر روے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش
دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش

بالجملہ چند اشعار سے سمع خراش ہوتا ہے امید ہے کہ بچشم اصلاح ملاحظہ فرمایئن حضرات ناظرین بگوش توجہ سن لین سامعین سے التماس ہے اگر خاطر عاطر مین لایئن جناب باریک بین اور عاصی تو سراپا عیب ہے اسمین کیا شک و ریب ہے پدر بزرگوار سید محمدی متخلص بظاہر تو مفصل حال عاجز کا حرف ظا مین بنام ظاہر ظاہر ہے

یہ کثرت ہے ہزارون رنگ مین ہی جلوہ گر اک نور
یہ وحدت ہی کہ جو اکثر رہی وہ اک منقل کا
ترے صحراے الفت خیز مین ہے بعد کیا کیجے
مقام بے نیازی ہے پہونچنا تیری منزل کا
یہ چارون یار حضرت کہین رکن اک چار اسلامی
وجود انکا نگہ بہر شریعت کے سنبھل کا
روندا قدم سے خاک مین یکسر ملا دیا
پائی صبا نے کون سے تقصیر نقش پا
جو کچھ دیکھا سو دیکھا کیا بیان معراجکی شبکا
تقرب عرش اعظم پہ محمد کو ملا رب کا
حقیقت کھل گئی ذرہ سے خورشید درخشانکی
پتنگے سے مجھے یاد آگیا شعلہ جہنم کا +
کھینچ لا منزل مقصود کا +
خضر مجھے نقش قدم ہو گیا +
جس جا ترا قدم ہے مدینہ کی راہ مین
خط جبین ماست ہم آغوش نقش پا
واسطے سرکے مرے پتھر بنا + +
واسطے پتھر کے میرا سر بنا +

تیرہ بختی اپنی یہ چمکی ہے باطن کیا کہین
کسکی ہون برق تجلی کا دیوانہ باطن
ہو مجھہ سے مقابلہ سخن کا
آوازہ ہون اک مرغ خوش الحان کی گویا
شرم گنہ پہ وہییان کیا جب خیال کا
قضا گے خلد بیدان حور و غلمان [illegible] ہوئی
مجھے تو سوے پر بھی حسینون کو ملا [illegible]
آسودہ رہروان عدم کس طرح [illegible]
جی گیا مرنے سے مرنے نے جلایا مجھکو
آہو مین اپنے آتش یاقوت کا تھا رنگ
سوجھا نہ یاد جنبش ابرو مین زلف کو
کیا اعتماد خواب کا کیون ہو گئے یہ محو
آنکھون مین رہتے دلمین جگہہ کر لی حجاب
وہ ظرف ہے خم وحدت کو مین چڑھا جاتا
قفس مین آتی چمن کی مجھے جو یاد کبھی
یہ عشق و حسن مہربان فلک ہمسے علاقہ کیا
گنہ سے توبہ کرا یدل سمجھتا ہے نہین الا
چاند پہ شیشہ پہ پنجہ پنجہ مین قطرہ نہ بچا
فوج دعا کا عرش پہ لشکر پڑا کیا
آئینہ کو مہتاب بنایا ترے رخ نے
فنا کی راہ مین کب گرم رو ہوا [illegible]
کون سے گل کی تمنا مین تو آیا [illegible]
دود سر شمع تجلی [illegible]

مور ہے سایہ ہمارے اس شب دیجور کا
سنگ جو سر پہ لگا وہ جبل طور بنا
منہ سے کہین بلبل چمن کا+
گلشن کا گرفتار نہ پابند قفس کا
دریا بہا دیا عرق انفعال کا+
گھروندا گلشن جنت تھے جن ذرون مین تھا [illegible]
گلگونہ بنی خاک مری روے حسین کا
تکیہ کہین ملے ہے نہ سایا درخت کا
ملک الموت مرے [illegible] مسیحا آیا
شعلہ تھا کسی مین کسی مین دھوان تھا
تلوار کی بھی آنچ کو دیکھا دھوان تھا
بچہ کچھ زلیخا تھی یوسف جوان تھا
پردہ نشین تھے آپ تو پردہ کہان تھا
تھا اچھال جو اس جام مین سما جاتا
وہ نالہ کرتا کہ صبا و بلبلا جاتا+
کہین مین تھین کسکو اور ہے لیلی کا ناقہ کیا
تھا اور عنقا قا جہان اور وفا قہ کیا
تکیہ بہ زانو زانو پہ ہاتھہ اور ہاتھہ مین دیوانا سر کا
گردون پہ اپنے آہ کا جھنڈا گڑا کیا
عکس دمین جو سورج کا پڑا اور بھی چمکا
بے رنگ شمع اپنا یان گریبان [illegible]
صورت شمع [illegible] اتنا بیتاب
[illegible]

کس یا ہر و سنے وھویا ہے دریا پہ آج منہ
ہوش میں آگیا خیال خام ہر اسے پختہ مغز
سبکو ویکو مسرت نہیں ہے طوفان سے
تیرے در سے خالق انس و جان جو ملا تو لو نہیں طلب بتا
زندہ جاوید ہیں تیرے شہیدان سب کو سب
طرح طرح کے دکھاتا ہے اب زمانہ روپ
تو نہ بد وضع ہے ایجان نہ بد فعل ہون میں
حضرت یعقوب کی خدمت میں یوسف کو لگا کر
بعد مردن بھی رہیں گے مرے آنسو جاری
جو دو حورین ہوں تو لوکر دو لون میں پیدا ت بستر
مثال زخم تو چرخ کہن اس دور میں تو نے
عشق لو ہے کے چنے ہیں خلق دندان کند ہے
بس ہٹایا غفلت دنیا نے باطن آخر ش
یوں دیر کے رستہ سے و کعبہ کی گیا راہ
قفس میں دام میں پھندے میں تیرے چھوٹی میں
پھنسایا گر کے قسمت نے دام میں ورنہ
روش پہ قمری و بلبل میں بحث ٹھہرا اگر
پھنسایا دام میں دانا نے دل کے رونق فاخت
دم نہیں مجھ میں ہوا رنگ رخ فساد زردہ
ڈھونڈکر دل گیا ہرگز نہ رکھا کان پیچ پیچ پر
تمہارا حسن ہر عالم میں اک دور قیامت ہے
انھیں رونا مچلنا بس یہ قفل مطلب ہے
وہ گریاں ہوں کہ برسوں میں خیال خندہ گر آئے

سے ہے رشک برق طور رتبا شیر صبح آب
غفلت ہستی سے ظاہر دیدۂ بیدار خواب
کروں ہوں جوں کشتی دریا میں حباب بر سر آب
نہ چلی یہ پا ہوس طلب نہ بڑھی یہ دست دعا طلب
پی گئے شمشیر سے یہ آب حیوان سب کی سب
بدل رہا ہے یہ بہروپیا بھی کیا کیا روپ
ایکدن آنکے رہیجا مرے گھر رات کی رات
ستا تا رو ہیں بن گئے ہیں گرگ پیراہن بہیت
گھر کو ڈھاکر بھی نہیں جائیگی گھر سے برسات
تو دنیا میں سدا ایدل رہی جنت ہمکو مرکز
ہنسایا اسکا کیا باعث رلایا اسکا کیا باعث
سیری کب بجھ سکے کی ہو نہ زنجیر سے دواج
دشمن تعبیر ہستی سے اجل کا خواب آج
ان برہمن و شیخ میں اک راہ کا تھا پیچ
سے لئے پھری مری قسمت کہاں کہاں صیاد
کہاں تھا کنج قفس میں کہاں کہاں صیاد
یہ لال بنکے لڑاتا ہے چڑیاں صیاد
بتا رہا ہے ہمیں اب رکھانیاں صیاد
ڈوب کر نکلا رگ شریان جب نشتر سفید
گما اندھے کنویں میں خضر اک بوسے کے لالچ پر
جو اتنے تھے تو فتنے تھے ہوئی آفت جوان ہوکر
زبان بوڑھوں کی کھلواتے ہیں بچے بے زبان ہوکر
اٹک جائے گلے میں قہقہا بھی ہچکیاں ہوکر

کرین ہین قطع منزل گرم اشکون کی روانی ہے	بہ رنگ شمع آتش سے ہماری زندگانی ہے
ادہر دیکھا تو باقی ہے ادہر دیکھا تو فانی ہے	حباب آسا کوئی ایک آدہ دم کی زندگانی ہے
غضب ہے گورا گورا چہرا اور اوٹھتی جوانی ہے	گریگی کس پہ یہ بجلی بلا یہ کس پہ آنی ہے
جدہر دیکھو ادہر کوسون تک پانی ہی پانی ہے	زمین کوچہ قاتل کی اتنی خاک چھانی ہے
بنایا تو نے حکمت سے اسے موتی اسے انسان	گہر اور آدمی دونو کی اصل اک بوند پانی ہے
ہین آتش سے مقابل ہو اگر یا [illegible] تو یہ	تجھے اے باطن عاجز طبیعت آزمانی ہے

بہار تخلص لالہ اعلم نسیم تلاش و صبا تجسس اونکی گلشن سے خوشبو نہ آئی لیکن شمیم
بہار سخن سے انکے شعر انکی نقل کرکے کلام کی گلی تحفہ کاغذ مین شاخ قلم سے اس
آب و رنگ پہ کھلائی

بہار اب قسم کھائی ہے ہمنے زندگی بھر کی	اوٹھا وینگے نہ ہرگز سر صنم کے آستانے سے

بہجت تخلص لالہ اعلم شاعر با وقار و ذی کرم قدما سے ہین یہان رہے پیشتر سے یہین

جنبش اوس کاکل کی جب یاد آتی ہے	سانپ سا چھاتی پہ جیسے پھر جانے سے

پیام تخلص شرف الدین علیخان نام مرد شریف و نجیب جد و بلی ست تھے چاشنی
شکر فارسی بحلاوت قریب اتفاقاً نمک کلام ہندی سے بھی ذائقہ کام سخن کا
درست کیا لباس بندش کو قامت معشوق مضمون پہ موزون قلم شکستہ سے
چست کیا راست غلطی صاحب گلشن بیخار کی کج روی اونکی طبع کج رفتار کی
کہ ہنگام تلاش دیوان مرشد شعرا مین یہ شعر دیکھا اور بھی مولف گذشتہ تازہ نینان
نے اس شعر کو بنام مرشد شعرا لکھا

ایک عاشق نظر نہین آتا + +	ٹوپی والون نے قتل عام کیا + +

پروانہ تخلص لالہ جسونت سنگہ نام معزز امراے وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر
مرد جوان وجیہ مہر لقا خورشید ضیا مشتری چہرہ سہیل پیشانی ہزارون خوبرو
اونکے شمع رخ پہ پروانہ وار قربان انکی صفت مین مرغ فکر کی پروانہ طائر
خیال نازک مشتعل نازک خیالی پہ پروانہ

نسیم آہ نے شاید کسیکے کی تاثیر ++ شگفتگی سی ترے غنچۂ دہان میں ہے

بیپروا تخلص محمد بیگ نام شاعر خیرآباد جوار صوبۂ اودھ عشقے واقف ہر نیک و بد بلا جبر و کد شعلہ اونکی شمع فکر کا زبانۂ فروغ سوز کلام پراسن سخن میں ایک پروانہ

قتل کریان مت کسو کی قسم + تجھے قاتل مرے لہو کی قسم +

بسیط تخلص لالہ انند سروپ نام ساکن شہر بنارس از خاندان قیم بعہدۂ تحصیلداری سرکار انگریزی ممتاز تھے بس

چپکتے ہیں جو گل شمع کو گلشن میں بسیط | ہم لڑا یا کیے ہیں بلبل و پروانے کو

بیدل تخلص خواجہ غلام حسین نام شاگرد حافظ عبد الرحمن خان احسان بیدل انکے کلام کی بدل خواہان اگر از راہ الطاف مستفید کریں تو کمال احسان

بے جگر تو ہیں بہت کون مگر اپنا سا | خشک لب سوختہ دل خستہ جگر اپنا سا
تو بھی تو اے کشش نالہ تماشا دکھلا | کر چکی آہ جو کرتا تھا اثر اپنا سا
راہ عدم کو توشۂ اعمال چاہیے + | مہلت دے ہمکو مرگ کہ زاد سفر نہیں
غنیمت کہ تجھ تلک نہ وہ قاتل پہنچ سکا | مسدود کشتگان سے رہ قتل گاہ ہے

بحر تخلص لا اعلم نام انکا مانند غریق دریاے عمیق ناآشناے گرداب تحقیق رہا ہر چند غواص دریاے عمان فکر میں جستجو کرتا تھا لیکن متلاطم آب غریق پائی تجسس سے نے ساحل مراد پہ لنگر نکیا فکر بشوق طبع روان انکے قلزم سخن میں پیرا

اوس میں گل کی آرزو نکلی سے ہے بیجا بیگی | داغ خون سے دلکو باغ بنایا تو کیا ہوا

برق تخلص قاضی محمد نجم الدین نام برق کلام کلام برق نظام مصرعہ ہے کہ شمشیر برق برق کیا برق ہیں اور اوسی میں سراسر فرق شعر پڑھا کہ بجلی چمک گئی رعد کے دل میں جسکی دھڑک گئی صفت ابرو میں جو مصرعہ ہوا گلو ہے عشاق کو تیغ قضا ہوا بزم مشاعرہ دار القضا عاشق کیلیے صفت ہی قتل کا فتوی ملا

وہ اشک کیا ہے جسمیں کہ لخت جگر نہیں | کیا ہے وہ آستین جو لہو میں تر نہیں
رشک عدو و حسرت وصل آرزوے مرگ | صدمہ ہے کون سا جو مرے جان پر نہیں

پذیر تخلص میر نثار علی نام خلف جناب سید گلزار علی صاحب اسیر کہ ہنوز عمر انکی سیزدہ سالہ ہے مگر ذہانت و جودت طبع و ظرافت انکے فکر رسا کی مشیر چونکہ سن صغیر مین کبیر و بے نظیر روزگار ہین تو اسیر طرۂ معشوقہ ہوکر پذیرا ے روزگار ہین کلام دلپذیر ہے شائقین اسیر کو نظیر ہے

مضمون کمر کا اونکے کہان سے نکالیے	دل چھیڑیے مگر رگ جان سے نکالیے
صورت سے بت کے اور معنی کو ڈھونڈیے	رستہ حرم کا کوئی یہان سے نکالیے
بازار عشق مین ہے مزا صم و بکم کا +	سنیے نہ کان سے نہ زبان سے نکالیے
جھگڑے مین نہ ہونگا پڑے کون اے پذیر	اپنے کو آپ دو نو جہان سے نکالیے

حرف التاء

۲۵

تصویر تخلص لا اعلم ایک عورت کہ شکل حال انکی ہنگام نظارہ پردہ پوش مصور طبع صفحہ خیال پر حیرت سے ہمدوش تفتیش حال مین جو با صورت آئینہ تصویر حیران اور اک خیال مین متفحص مثال زلف پریشان شعر کے مضمون پر دل کھنچا جاتا ہے غور کیجے تو چہرہ کا رنگ اوڑا جاتا ہے

چل ہوا کھانہ صبا اس دل دلگیر کو چھیڑ	کیا مزا پائے گی تو غنچہ تصویر کو چھیڑ
محبت ابتلک رکھتی ہے یہ تاثیر مجنونکی	کہ بن لیلی نہین کھنچتی کہین تصویر مجنونکی

تراب تخلص مولوی تراب علی نام ایک صاحب دیکھنے مین آئے سید فاضل اونکی بہت توصیف نہایت خدا پرست بت شکن ذوق استماع سماع مین گوش بر سخن کبھی فکر شغل و اشغال کا ہے شعر و شاعری کی قیل و قال ذکر خدا مین ہمہ شب حال ماضی واسطے استقبال فرض خدا کے راضی عمر عزیز قریب پنجاہ سال ہر فن مین صاحب کمال رونق افزاے جیہ دہلی ہوئے اب حال معلوم نہین کہ کہان تشریف لیگئے طرز سخن خاص تھا وضع فکر اچھی مضامین ازبس مرغوب ترکیب بندش نہایت خوب

ڈوب کر دل مین مرے تیر کا پیکان رہا	او کمان دار ترا مجھہ پہ یہ احسان رہا

آفرین ہے تیری ہمت کو ترا اب شیدا | عشق کافر کا کیا آپ مسلمان رہا

تمکین تخلص میر شاہ علی نام عرصۂ اشتغال کو شمار بروج سے حساب کر لیجیے دستگاہ قرعہ زنی اور شمار نجوم میں اونکو استاد یکا خطاب دیجیے بارہا محفل مشاعرہ مہاراجہ صاحب بہادر میں شریک ہوئے اور اشعار طرح و غیر طرح میں بہت ٹھیک ہوئے عمر قریب شصت سال کا ندر کے چوتھے گھر میں ہجوم جماعت سخن کا یہ حال

مساق یونہیں رکھیے سینہ سے تو پشت برابر | مدہوشی میں سمجھا ہونہیں رد پشت برابر

قسمی تخلص لالہ ٹیکا رام نام آشنائے بحر فارسی جاہ طرف آبحیات ہندی فارسی میں استاد اسکے فاخر مکین ہندی میں میان مصحفی جیسے ذہین مولد لکھنؤ ناداہ مسکن قدیم کلام انکا تسلی بخش مضطر و سقیم

اسے بھی اس نیم جان میں کچھ ہے | فائدہ امتحان میں کچھ ہے ++

مسیحا تخلص محمد عیسی نام مولد شاہجہان اباد امتیاز لکھنؤ میں پایا نظم و نسق سخن میان مصحفی مرحوم سے ہاتھ آیا سخن عیسی نفس مردگان مضمونکو زندگی کی ہوس

غیر سے شکوہ مرا بس دیکھی دانائی تری | میں ہوا رسوا تو کیا ہوگی نہ رسوائی تری

تاباں تخلص میر عبد الحی نام گل ولاے جسم اسکے سے بیچ خاکدان دہلی کے صورت آب و رنگ پائی انھون نے قرابت اپنی تا بحضرت علی موسی رضا رضی اللہ عنہ پہونچائی باوصف خوبروئی شیرین عشق فرہادی دکھاتے اور باوجود وجاہت لیلی محبت مجنونی جتاتے غلطی حساب سخن کی خامہ تجربہ گاہ شعرا سے درست ہوتی فرد انتخاب متناسبہ شکستہ رقم مضمون کی چست ہوتی مرزا جان جانان مظہر علیہ الرحمۃ مجروح خنجر نازاسی محبوب رشک غلمان کے مانند عندلیب دور افتادہ گلشن ہزار جان سے تابع فرمان کے عہد شباب میں اختر تابان عمر انکا آسمان زندگی سے برج خفا پنہان ہوا ستارۂ مضمون

بالاے چرخ کاغذ اسطرح درخشان ہوا

ہی سوز عشق مجھہ مین پہان تک کہ بعد مرگ
پروانہ مرغ روح ہو شمع مزار کا +

کس کسطرح کی دلین گذرتی ہین حسرتین
ہے وصل سے زیادہ مزا انتظار کا +

حرم کو چھوڑ رہون کیون نہ بتکدہ مین شیخ
کہ یان ہر ایک کو ہے مرتبہ خدائی کا

صاحبو عجب تماشے کی بات ہے صاحب گلشن بیخار کی نہ تحقیقات صحیح نہ تلاش مین راستی اختیار کی ہوشیار ہوکے ایسی غفلت کی صحت سے بالکل نفرت کی چنانچہ اس جگھہ ایسا سہو فاش سرزد ہوا کہ جسکا بیان بیرون از حد ہوا یہہ شعر جو بنام تابان چھپا یا وہ کلیات مسجود شعرا مین نظر آیا راقم سے دیکھا معتبرون سے سنا وہ شعر ایک یہ ہے فقط جیسا اونکا گمان ہے غلط

گل نکلتا ہے زمین سے جو برنگ شعلہ
کون جا سوختہ جلتا ہے تہ خاک ہنوز

آتا ہی فاتحہ کو بھی گلرو رقیب ساتھہ
لاتا ہے خار قبر پہ میرے بجاے گل

بیان کیا کرون ناتوانی مین اپنی
مجھے بات کہنی کی طاقت کہان ہے

کردن دعوی خون مین قاتل سے اپنے
کب آئے گی یارب قیامت کہان ہے

تمنا تخلص محمد اسحاق خان نام ایک فصل مین جو ہر دو باغ سودا پذیر ہوا اور ہر خلط معتدلہ اپنے قوام سے تغیر ہوا مرد عشق اندیشہ زخمی تیغ معشوقان نازپیشہ جویاے مرہم وصل خواہان اندمال جراحت اصل باوصف اسکے پھر سپر سینہ روبروے خدنگ ناز مژگان جگر خراش ناوک غمزۂ لعبتان سحر طرازہ کی تلاش الحق حکماے عشق کو قسم مالیخولیا سے لکھا ہے اور جو نسخہ مجرب تجویز کیا درست و بجا ہے باوصف اس شوریدہ سری کے مزاج وحشت انگیز طرف صحراے شعر آیا ہرچند اطبا مانع آئے الا دیوانہ بکار خود ہوشیار پایا یہہ شعر انکا کسی زمانے مین کمال مطبوع طبیعت اس کشتہ انداز محبت رشک ماتھا اور لیلے شوق ہر وقت ورد زبان اندوہ گزین وجان کاہ تھا

ابھی تو یہ صورت ہے کہ جون بلبل تصویر
پرواز کی طاقت نہین اور پاس چمن ہے

ترقی تخلص مرزا تقی خان نام امیر بلند خاندان از نام آوران فیض آباد والا دودمان سخن کو جنہیض تنزل سے اس طرح ترقی بخشی انکے خیال نے مضمون کے ستارے کو آسمان فکر پہ ایسی بلندی عنایت کی

پہچے ترقی دیکھیے کتنی ہو مجھکو اب	پہلی غزل مین میرے تو ہم سبق ہوا
ساکنان کعبہ نے کی بت پرستی اختیار	وہ صنم نام خدا کیا ان نون جو بن پہ ہے

تاب تخلص لالہ مہتاب راے نام جاسے تولد دہلی بلیاد کشمیر مہتاب سخن جانگی خامہ جادو طراز سے صحن کاغذ مین روشن ضمیر

الفت مین نکونا کبھی اسے فتنہ گر ایسی	خو ہوگی ہمیشہ سے تمہاری اگر ایسی
یا تنگ نکو نا سچ نادان سمجھے انشا +	یا چل کے دکھا دے وہ ہن ایسا کر ایسی

تجمل تخلص غلام مصطفیٰ نام برادر زادہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب گلشن بہار کی کیا کیا شوخیان گزارش ہون جنکو نہ بھلے کی سمجھ نہ برے کی تمیز انکے نسبت کیا عبارت تحریر کی جسکی تردید کو بندے نے یون تقریر کی اگرچہ از علم بہرہ ندارد انا لبخواے الولد سر لابیہ الخ گوکہ یہ بقول راوی اول شاید ایسے تھے نے نے غلط محض انھون نے سچ جھوٹ اونکو عیب لگایا یہ کیسے تھے فیضان صحبت صرافان سخن سے انکے نقد فکر کو رواج حاصل بلکہ کمترین کی فہم ناقص کو نزدیک عیار کامل گوکہ حسب ایماے موحی الیہ بے علم ہے مگر کمال ذہانت حاصل باوجود بے علمی صاحب علم کہنے کے قابل حقیقت یہ ہے کہ کوئی کیسا ہی برا ہو مگر بھلائی اسمین ہے کہ اپنی تحریر و تقریر سے برا نکہے عیب گوئی و غیبت جوئی بڑا عیب ہے جو کوئی اس لکھنے والے کی عبارت دیکھے اچھا نکہے مشورہ سخن کا بہ شاہ احمد خان فراق شعر گوئی کے شوق مین مشہور آفاق

فلک اطفال کو سے سنگ اوٹھا لانے کی	آمد آمد ہوئی شاید تری دیوانی کی

تمکین تخلص صلاح الدین نام مجنون صفت شہریون کی صحبت سے کنارہ مانند سرو آزاد تجرد کو بہتر سمجھکر اوس مین گزارہ عالم سخن انکا مسند کا غنچہ

کس تمکنت سے متمکن ہوا جسکا مداح آج روبرو سامعین کی باطن ہوا

عشق اور حسن کو جس روز کہ ایجاد کیا ۔۔ مجھکو دیوانہ کیا تجھکو پریزاد کیا

تجمل تخلص لا اعلم لکھنوی صاحب گلشن بیخار انکے نسبت کیا فقرہ بٹھاتے ہین ایک کس طرحکے اعتراض اوٹھاتے ہین کہ لکھتے از علم بہرہ نداشت الخ اتنے فقرے کو فقرہ و ہنسے مین اوڑایا کہ علمی مشہور کردی خدا جانے یہ کیا عادت انکی ہے کہ ساری خوبی دور کردی کسی کے برا کہنے سے کوئی برا نہین ہوتا الا ناواقف کے نزدیک تو اچھا نہین ہوتا بلکہ دلیل کرتے ہین کہ فلان شخص نے فلان کس کو ایسا لکھا تو وہ ایسا نہوگا نہین تو ویسا تھا اور ایسا لکھا

تپش گھر لیکے ہین پھیرو ۔۔ اوٹھتے اوٹھتے مرے آخر کو وہ گھر بیٹھ گیا

تپش تخلص لا اعلم انکے حال سے بندہ نامحرم سوز دل نے تپش کی تلاش مین ہر تپش کی سراغ نپایا پتہ ہاتھہ نہ آیا

کہا مین دل سے چل تجکو تماشا ایک دکھلاؤن ۔۔ تہ کاکل عرق آلودہ وہ گردن جھلکتی ہے
لگا کہنے تپش کیونکر بہلا اب گھر سے نکلون ۔۔ اندہیری رات ہے برسات ہے بجلی چمکتی ہے

تپش تخلص مرزا محمد اسمعیل نام عرف مرزا جان انکا سلسلہ تا نجسب حضرت سید جلال الدین بخاری پہچان انکے نہال عمر نے گلستان دہلی نشو ونما پایا اصل انکی بخارا انکے آئینہ فکر کو خضر شعر اسنے چمکایا

کچھ تیرے سلیقہ سے پٹتے ہم نہین جیسا وہ ۔۔ لائی ہے ہمین دام مین تقدیر ہماری
ہین تو اشک کو قطرہ کا بھی ہو رو کنا مشکل ۔۔ بھلے وہ لوگ ہین جنکے تپین دل تھام آتا ہے

تعشق تخلص لا اعلم مرتبہ شاگردی کا میر عزت الله عشق سے حاصل کیا اپنا نام اون کے شاگردون کے زمرے مین داخل کیا

سامنے دیکھہ کہ آتا ہے تعشق وہ کون ۔۔ بارے کہ اب تو ہوا خوش دل محزون تیرا

تجمل تخلص محمد عظیم نام قلندر بخش جرات سے حاصل تعلیم تمام

کتاب قصہ فرہاد و قصہ مجنون ۔۔ یہ دو دو ورق ہین مرے عشق کی کہانی کی

تجلی تخلص محمد حسین نام عرف حاجی پسر میر محمد کلیم دہلی مین جو باغ چاندنی چوک مین ہے وہان کے مقیم مرد حریف و دقیقہ رس آگے مین کیا عرض کرون لیکن بس صاحب گلشن بیخار یون کرتے ہین تکرار مثنوی لیلی مجنون بزبان ریختہ از خیالات او بنظر رسیدہ پذیراے دل نشد اور سخت الخ بجز بد گوئی اور عیب جوئی کوئی خلط انکی سرشت مین خمیر نہین انکو سواے ایسے اعتراضون کی یاد کوئی تدبیر نہین جسوقت سامعین نے اوسکو زیب گوش کیا برق تجلی فکر نے مثال موسی بیہوش کیا

بہ شوق دیکھہ لیپ مرگ بھی تجلی نے ۔ کفن مین کھول دین آنکھین سنا جو یار آیا
تر دامن آگیا جو مین روز حساب مین ۔ کھنے لگا بٹھا دو اسے آفتاب مین
جب رات تھی دراز ملاقات کم ہوئی ۔ نکلنے کے دن جو آئے تو پھر رات کم ہوئی

تصور تخلص حیدر حسن نام ہواداری انکے اولاد امام زین شہید بجرات تمام قلندر جرات کے ادب سے مستفید متوطن قصبہ پھلواڑہ موخاصہ بہزاد طبع چہرۂ تصویر سخن کو بغازہ جودت یون تاب دیتا ہے مصور فکر یانی طبع سے کار صورت گری اسی شکل سے لیتا ہے

تصور گر مجھ شئی یار کی مجکو رولاوے گی ۔ بہت گر بیہ کا ہونا منہ پرسینہ کی علامت ہے
لیگئے یون تیرے کوچہ سے تصور کو لوگ ۔ جون اوٹھا دین کسی بدمست کو میخانہ سے

تجلی تخلص تجلی شاہ نام مولد انکا حیدر آباد سنے مین آتا ہے موسی فکر دیدار شاہد مضمون سے طور کاغذ پر یون نقش کھاتا ہے

دامن کا عکس کہ پڑا ہی کہ آج تک ۔ پھیلا رہا ہے سرخ لب جو بہار رہا ہے

تسکین تخلص میر حسین نام صاحبان والا شان جاے غور ہے کہ یہ تسکین جو صاحب گلشن بیخار کے دوست اور مومن کے شاگرد ہین تو انکا یہ غور ہے اپنی کتاب مین انکی بہت صفت کرتے ہین انکی محبت کا دم ہر دم بھرتے ہین تشفی سخن مومن خان سے پائی تسکین شائقین اسطرح فرمائی

بے بال و پری کھوئی ہے تو قید اسیری — صیاد کبھی لیکے یہاں دام نہ آیا

ہر صبح وہ ڈھونڈے ہے کوئی تازہ خریدار — صورت مری ہر روز بدل جائے تو اچھا

چپ لگی مجکو تو چپ چاپ ہی پھر وہان ہوگا — راز اپنا خموشی سے بھی پنہان ہوگا

وحشت اب لاش کو لے بھاگے گی — تنگ گور سے گھر یاد آیا

نام تسکین یہ مضمون نپٹ نازیبا — تھا تخلص جو سزاوار تو بیتاب مجھے

تسکین تخلص سعادت علی نام عنایت فرمایان رفیع الشان غور کا مقام دہی تسکین تخلص کا امتحان نہ صاحب گلشن بیخار کے دوست نہ مومن خان کے شاگرد تو اس سبب انکی دیکھی کس طرحکی عبارت کے بلا گرد تسکین تخلص سعادت علی نام لکھے از تلامذہ قمر الدین منت ہستند اور اسست اور یہی ایک شعر لکھا مجھے بہت افسوس آیا کہ وہان تسکین کی تسلی ہون کی اور یہان تسکین کو بیقراری ہوئی دی فکر طبع سے شائقین کو تسکین دل بیتاب

سامعین یہ صد آفرین

کیا خاک ہو صفائی بھلا ہم میں یار مین — خط بھی لکھا ہے تو خط غبار مین

تجلی تخلص میر غلام علی نام تصنیف جنکا قصہ لیلی مجنون تمام کوئی شعر ہم نہ پہونچا اسسے ڈرتا ہون ناچار دو شعر داستان کے عرض کرتا ہون بیداد

قلم دادی ایکن صفحہ کاغذ دشت ریشن

تجھکو ہیچ مکتب میں سمجھتا تھے ہم — تیرے لکھنے پہ جیتے سے باز آئے ہم

تجلی دل آزاری عشق دیکھ — بہار یہ چاکاری عشق دیکھ

تمنا تخلص میر کفایت علی نام ولد سید الہی بخش برادر مولوی محمد دراز علی وکلام قصبہ میرٹھ من مضافات دہلی وہان کے یہ رئیس عالی مرتبا رہے اکثر ہیں یہ جب دہلی میں رونق افروز بندہ انکی خدمت میں پہونچا انہون نے اپنی سررشتہ داری محکمہ استیمال تحصیل کی اور ڈپٹی مختار بحقل مشاعرہ شوقی ورا لکھی جا لجہ صاحب تمنا تخلص ہم از جوان خوش شعر اچھا انداز گفتگو

تنہا سے شبکو ملتا ہے وہ ماہرو مدام | ان روز دن اوسکے بخت کا ہے اختر آفتاب

رحم کرتے ہین مرے حال پہ سب ان روزون | ملک الموت بھی آیا تو مسیحا ہو کر

وطن تھا رشک چمن آسمان نے پھینکا | بسان سبزۂ بیگانہ کتنے دور مجھے

ہر گھڑی مجھکو ترقی و تنزل ہے نصیب | درد سر کم ہو تو درد جگر افزون ہو جائے

کیون منہ پہ یہ لگاؤ ہین دھبے خضاب کے | پیری نہ رنگ لائیگی عہد شباب کے

کمظرف ہین جو بکتے ہین مے پیکے ساقیا | منہ اپنا بند رکھتے ہین شیشہ شراب کے

زلف کا سودا ہے عشق سبز رنگ یار ہے | ساتھ ہے داغ جنون کو مرہم زنگار ہے

دور ہے چرخ ظلم پیشہ دور کا + | کون اس غمکدے مین خوش ہم سے

نقش تخلص میر محمد علی نام اصل انکی ایران مولد شریف جہد ولی سلسلہ نسب حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے پہچان لطائف طبع گوہر فشان ظہر اذہن فیض نشان ہنگامہ آرائے بزم نظم گستری رونق افزائے مجلس سخن پروری شیرازہ بند مجموعہ سخن نخل پیوند معانی نو و کہن کشادہ پیشانی غنچہ زدگان انبساط پیرائے دلشدگان جامع قوانین نکات بدیع مجمع دقائق صنایع بدایع منبع فیض کن فیکون مرجع اسرار بارگاہ بیچون مقبول ازلی شاگرد سید گلزار علی تخلص باسیر صاحب حسن و تدبیر نظم فارسی مرصع سخن ہندی ہیچ

کیا ترے ہجر دو دن کا ماتم ہے + | ہے دو بالا جو عرش اعظم سے

دیدۂ دل عشق مین کھوٹے تھے ہم پہلے سے | طاقت و صبر بھی باقی رہی کل پرسون

اشک باران کی بھی ہے ذلت و کثرت ظاہر | چشم تر دو دو دھرا ابر ادھر برسے ہے

تری ہے عضو کی عادت مری اے مسیحا کی | کیا ہے کس لیے پھر مورد قصور مجھے

فراق و درد و الم غم ستم فغان و طیش | یہ ساتون گھیرے ہین مثل سبع قصور مجھے

تمکین تخلص محمد یوسف نام یہ عزیز مضمون کا نام بھرتے ہین زلیخاے سخن کو
کنعان کاغذ مین کسر تمکین سے جلوہ گر کرتے ہین

تھا دم لبو پہ اور کبھی دل سے آہ تھی | فرقت کی رات کیا مری حالت تباہ تھی

حرف الثاء

ثنا تخلص ثناء اللہ خان نام فرخ آبادی ایک صاحب سبزہ رنگ گداز طبع انداز شعر خوانی نہایت وضعدار عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ عاصی سے مقام علیگڈہ مین بمکان شفیقی منشی شیخ نبی بخش صاحب سررشتہ دار اتفاق ملاقات ہوا درینولا جبکہ دہلی مین اونکا مقسوم لایا بمحفل مشاعرہ منشی ابو الحسن صاحب اور محمد امیر خانصاحب تشریف لائے سامعین کو مضامین نادر سے ایما تہا کی شاخ بنفشہ اونکی زلف سخن پیچ پیچان لجوتیتی اونکی شعر کی ثنا خوان

خود آرائی مین بھی دیکھو ستم ایجادی ظالم — پڑا ہو باف بھی تو اطلس چرخ جفا جو کا
یہ گولیونکی تفنگ نگہ نے کی بوچھار — کہ بنگیا ہدف چرخ چاند تارے رات
تھا جنسے شام شب قدر و صبح عید کو رشک — وہ دن کدہر گئے یارب کدہر سدھارے رات
کیا ثنا شعر لکھیں دست غلاکت کی سبب — سر کو پا باندھتے ہین پانون کو سر باندھتے ہین

ثروت تخلص سید درویش نام آزادانہ وضع مجردانہ انداز گنج طبع اونکا درہائے مضامین سے دکان کاغذ مین سرمایہ ناز

قابل نتھے جفا کے اوٹھانے کے ہم ذرا — ثروت تباہ ہے یہ اوس آفت پناہ کی

ثابت تخلص میر معز الدین نام کہین برادر مرزا احسن بخت ثابت ہے کہ سیاران سخن حافظ عبد الرحمن احسان سے قابل فلک تخت

ہاتھ مین کسی چشم مشتمن کا ہون مائل بہت — کیونکہ محکوم مرا ابلق ایام نہو

ثنا تخلص میر شمس الدین نام کشمیری شاگرد شاہ مشتاق طلب گل سرخ مضمون شاخ طبع پر رشک رنگ بنت العنب

چمن مین خندۂ گل ہے جو بیتاب ہے اور تو ہے — فغان ہے نالہ ہے فریاد ہے زاری ہے اور مین ہون

ثاقب تخلص لا اعلم متقدمین سے ہین بے پروایانہ بسر کرتے شاگرد ہی شاہ مبارک ابرو پیرو ہرتے ستارۂ مضمون فلک کاغذ پر روشن سنجم ثاقب سخن چرخ قرطاس پر پیر تو افگن

مرے ادب نے رکھا مجکو یان تلک محروم | کہ بعد قتل بھی دامن تلک لہو نہ اوڑا

ثابت تخلص اجابت علیخان نام مضمون شعر اسطرح سے عیان تمام خاطر شکستہ بر ثابت مقر رکہ یہ مذاق سخن سے بہرہ ور

وقت مرنے کے مرے پاس وہ موجود ہوا | اپنے ہی جی کا زیان اپنے تئین سود ہوا

حرف الجیم

جرات تخلص شیخ قلندر بخش نام نظر ایسا آتا ہے کہ انکی آنکھیں نور بینائی سے محروم مزاج انکا طرف علم موسیقی کے رکھتا ہے دھوم آہنگ سازو برگ اس علم کا مسلم علم احکام انجم شمار یہی محرم ہمشہ چمن تر من مرزا سلیمان شکوہ مرفہ الحال رہے عیان شکوہ ہمعصر غلام ہمدانی مصحفی و میر انشاء اللہ خان اکثر مشاعرات مین اون سے ہم ردیف رہے تخمیناً چالیس برس گذرے کہ ہوے اس جہان سے روان طرز کلام خوش اسلوب انداز سخن نہایت مرغوب رسوخ شاگردی انکے سے جعفر علی حسرت نازان طبع متین و مستحکم و صاحب دیوان صاحب گلشن بیخار ان سے یون کرتے ہین تکرار وہ کہ چون از اصول و قوانین این فن بہرہ نداشتہ نغمہ ہاے خارج از آہنگ بیسر و د آوردہ انش کہ چون طبل دور تر رفتہ از انست کہ پذیراے خاطر و گواراے طبع او باشش و الوا حرف بیہودہ معنے از ابیاتش لغایت خوش ادا و دلربا آمدہ بالجملہ ہر انچہ از دیوانش بطریق اہل فن بود انتخاب و در ین اوراق ثبت افتاد الخ تو کیا جو اشعار داخل گلشن بیخار ہین وہی قابل دید و مشاہیر دیار نا پائدار ہین لیکن قیاس مین نہین آتا کچھ کہا نہین جاتا مگر یہ کہ انسان ہے کیونکر اسکے کلام مین خلل سرزد نہین کون ہے جسکے سخن مین رطب و یابس و نیک و بد نہین بہر حال ثابت ہے کہ صاحب گلشن بیخار کو ہر ایک شاعر کا نقصان بیان کرنا اور رہسہ کسی کے سخن مین دل توڑ کر نقص کامل پہ دھیان دھرنا چشم نابینا سے مبصران سخن کو نور کلام دکھایا اور دیدہ و دانستہ عین الطاف سے سوجھایا

تری پسینہ کی بوکا عالم بیان کرو تو سمجھو دی ہو | نہ لطف یہ بو عطر میں ہے نہ یہ لطافت گلاب میں ہے
لب وہ کہ لعل کے بھی نگینہ پہ حرف ہے | سبزہ وہ پشت لب کا کہ مینہ پہ حرف ہے
ہو کیون نہ تختۂ مشق الطبا تراہ لیعنی | جون لوح مشق اوسکے پسینہ پہ حرف ہے
جرأت اوس بن بقول حیران آہ | نہ لگی آنکھہ جب سے آنکھہ لگی +

جنون تخلص مرزا نجف علیخان نام لخت جگر مرزا محمد علیخان ملک مالوہ بنارس عرصہ ہوا کہ حسب اتفاق آب وخور انکو ہوئی جبہ دہلی کی ہوس مجنون مزاج لیلاے سخن کا دم ساز دماغ مختل سودا پرداز

دلکو شاید کوئی ستاتا ہے + | قاصد اشک تیز آتا ہے + +

جعفر تخلص میر باقر علی نام برادر زادہ میر نظام الدین ممنون نور چشم میر قمر الدین منت ادب یافتہ برادر کلان خود عرصہ قریب ہوا کہ ہنگام بازگشت سفر حجاز ہوئے قضا سے رہین منت توشۂ راہ عدم سفرہ کاغذ پر اس مرثیے چپا ہر ایک خویش واقارب کا دل آتش حسرت سے بھنا

تیغ یون دل میں خیال نگہ یار نہ کھینچ | ناخدا ترس تو کعبہ میں تو تلوار نہ کھینچ

جام تخلص لالہ کنور سین نام شاگرد شرف الدین مضمون پسر غلام محی الدین عشق تمام زمانے میں مشہور ہے مضمون سا نگین کاغذ میں اس کیفیت ہو چھلکی شراب سخن جام طبع میں یون ڈھلکی

چڑھی ہے باد کے گھوڑے پہ گو موج ہوا لیکن | نہ دعوی کر سکے گلگون سے تیری ہمعنانی کا

جانی تخلص بیگم نام نور چشمی نواب قمر الدین خان مرحوم زوجیت نواب آصف الدولہ اونکی نسبت مخصوم عین شدت علالت میں اس مطلع بدیہہ سے مطلع کیا جو زبان زد عالم ومشہور زمانہ ہوا

کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتوان کی | رگ رگ میں نیش غم ہے کہیے کہان کہان کی

جھمن تخلص لالہ جھمن ناتھہ نام سواے دہلوی ہوتے ہے او مضمون سے بندہ ناکام

دل جون سپند عشق کی آتش سی جل گیا
ایک آہ کھینچتے ہی مرا دم نکل گیا +

جان تخلص جانعلی نام سر ادب آگے مرشد شعرا کے جھکایا سلسلہ یک جہتی نواب بیرم خان سے ملایا

ذکر اوس زلف کی درازی کا +
صبح سے تا بشام ہوتا ہے ++

جہاندار تخلص مرزا جہاندار شاہ عرف مرزا جوان بخت ولی عہد فردوس آشیانی حضرت شاہ عالم یک لخت سن بارہ سو ایک مین لشہر بنارس جہاندار روح اونکی نے بیچ فردوس کے علم فنا نصب کیا خنجر زبان واسطے قتل اعدا کے بادیہ کا غذ مین یون تیز ہوا

آخر گل اپنی صرف درمیکدہ ہوئی
پہونچی وہان ہی خاک جہانکا خمیر ہوا

جہانگیر تخلص مرزا جہانگیر نام آب و ہواے لکھنؤ پذیرا سے خاطر بہت رہا مرد مجنون مزاج بہ تیر دسے سودا عبث ہر کسی کو زخمی کیا خود بھی زخمی ہوے پھر دہلی کو گئے عارضہ لاحقہ نے سر شوریدہ مین شورش زیادہ کی میر شاہ علی درویش تخلص کو مجروح کرنے کو طبیعت اپنی پھر آمادہ کی بعد اس خطا کی محبوس ہوئے تیر قضا کا نشانہ ہو کر زندگی سے مایوس ہوئے قیدی روح زندان تن سے رہا ہوا طائر جان قید خانہ بدن سے چھوٹ گیا وحشی طبع خشت زن سودا ہیونکا یہ سخن

وہ کافر ہر اور کیا جانتا ہے
جو گذرے ہے مجھپر خدا جانتا ہے

جلال تخلص لا اعلم فیض آبادی عجب کمال ہوا آنکھون سے پنہان صورت حال کا جمال ہوا

کیا ہوا مین نے جو ٹک جانب ابرو دیکھا
اتنی بس بات پہ تم کھینچنے تلوار لگے

جولان تخلص میر حسن علیخان نام وطن دکن عیان ہوا سمند خامہ دولکا عرصہ قرطاس پر اس شادکامی سے جولان ہوا

[illegible] دیکھہ کے بے بال و پر مجھے
اے ہمصفیرو چھوڑ گئے تم کدہر مجھے

جنون تخلص شاہ غلام مرتضی نام ستودہ ہاے اکبرآباد سے ہین خضوع و خشوع و زہد و عبادت مین معروف گونہ شوق شاعری تھا تو مزاج سودائی اونکا سمت وادی مضامین اسطرح مصروف ہوا

تری چشم مست سے ساقیا جو سیاہ مست جنون ہوا ‖ لی مے دو آتشہ طاق پر جو دہری تھی وہ وہین دہری

جنون تخلص فخر الاسلام نام استفادہ سخن میر نظام الدین ممنون سے پایا گروہ صوفیان دہلی سے تھے وحشی مزاج نے صحرا سے کاغذ مین زمین شعر کی خاک کو یون اوڑایا

اوٹھی جو شرم تو دونوکے دل ملے نکلے ‖ بجز حجاب یہان کچھہ نہ فاصلے نکلے

جوشش تخلص محمد روشن نام عظیم آبادی طرز گفتار رنگین وضع تحریر مین [illegible] علم عروض مین تضمین جب جنون کی جوشش ہوئی تو سخن کی اسطرح کوشش کی

سفید ہوگئین آنکھین ہوا گریبان سرخ ‖ ہمین تو رونے نے آخر یہ رنگ دکھلایا
اوسکا خدنگ داغ جگر سے نکل گیا ‖ ایک تیر تھا کہ صاف نظر سے نکل گیا
وہ زمانہ کیا ہوا جو مری گریہ مین اثر تھا ‖ یہی چشم خون فشان تھی یہی لاہی جگر تھا
اوسکی آنکھونکو دیکھین اے جوشش ‖ منہ تو دیکھو شراب خوارون کا
دیکھی ہم مین اور اون آنکھو مین کیا بنتی ہے ‖ لوہو کے پیاسے ہین وہ تشنۂ دیدار ہین ہم

جوان تخلص مرزا نعیم بیگ نام قلعہ رباے خوان مرزا سلیمان شکوہ جوش طبیعت سے اس فن مین مضامین کا انبوہ

دیوار در کی چھاتی سوراخ ہوگئی ہے ‖ کیا روزنونسے اوسنے آنکھین لڑائیان ہین

جوشش تخلص رحیم اللہ نام دہلوی مقلدی بانوایان مین اوستاد اور غلام ہمدانی مصحفی کی شاگردی سے انکا دل نہایت شاد بانواے فکر انکا لیلی لفظ سخن گلو سے طبع مین حائل کرکے اس جوشش سے یا فقیر کہتا ہے فکر کے تکیہ مضامین کی صورتون سے آگے اس مشکل سے گویا رہتا ہے

[illegible] نے جو کہا تجھے [illegible] گذرا ‖ بولا کہ اپنے تیرا وہ [illegible] گذرا

جذبؔ تخلص میر ہوشکاری نام ایک عزیز ساکنان بریلی سے تھے مرد شایستہ علم و ادب سے آگاہ کسب حِل و ریا سے ناواقف زمین بہت ملکونکی دستیاری جریب پا سے تا پنجے خواہ نخواہ آخر ہوا ریاقرب بخارا مین بستر فنا جمایا مزاج جہان گرد نے
مجمع شائقین مین حال ملک سخن یون سنایا

وان صفائی و خود نمائی ہے ++		یان مری جان کی صفائی ہے +

جوہرؔ تخلص مرزا احمد علی نام قوم قزلباش جوہر تیغ طبع اونکا اسطرح فاش

آتش دہ چمن ہو یا برق آشیان ہو		اے مرغ نالہ کچھ ہو ایکشب تو پرفشان ہو

جراحؔ تخلص غلام ناصر نام اصل کشمیری مولد انکا دہلی مقام ملاحظہ فرمایان گلستان سخندان کی خدمت عالی مین گذارش ہے کہ خامہ صاحب گلشن بہار کے انکی نسبت کی عبارت مین کیسی خصوصیت کی نوازش ہے زخم تیغ زبان لگاتے ہین پھل مین یہ پھول کیا کھلاتے ہین یہ عبارت انکی نسبت اسیر دعوی صداقت پیش چشم ثبت نامش درین عجالہ بناچاری حوالہ قلم شد الخ مقام انصاف ہے اسمین کیا کچھ لاف ہے ایسا کیون جبر اختیار کیا انکی تحریر آبدار کیا اور جب لکھا تو ناچاری کیا اختیار مین بے اختیاری کیا انکے حرف حرف سے عجز ور پایا جاتا ہے شب شکل آئینہ زنگ آلود دکھایا جاتا ہے عاصی کے تو سب مخدوم ہین یہ کلام عالم کو معلوم ہین انکا جراح طبع یا انکا جن سے مضمون کا زخم یون ٹانکا

جراح ٹانکے دینے مین مت کر درنگ کچھ		اسواسطے زخم ہے یار گرم ہے

جوششؔ تخلص محمد عارف نام سخن کے محکمہ مین انکا انتظام انکی طبیعت
کی جوشش دیکھیے اور میری طبع کی کوشش دیکھیے

جون آئینہ جو ستم رسیدہ +		رہتا ہے مدام آبدیدہ ++

جھیاؔ تخلص چمنا بیگم دختر مرزا بابر اور کیفیت پوشیدہ تر ہے نہ غیرت یا عاصی انکے حال سے آگاہ تھا مگر نا اختیار بجز اینہمہ نہ فنا جانے نہ بقا انکا فکر شعر بہت تھا نہ یہ شوق سخن کہتا ہے اجی نہ ایسا کچھ فرمایا کہ جو ہر دل مین لکھو چھایا

یہ کسکی آتش غم نے جگر جلایا ہے — کہ تا فلک مرے شعلہ نے سر اوٹھایا ہے
ڈبڈبائی آنکھ آنسو تھم رہے — کاسۂ نرگس مین جون شبنم رہے

جولان تخلص الف شاہ نام عندلیب کے حال پر نظر شفقت تمام ہے غریب شخص سیاح بیباک لباس گیروا لالال غریب الوطن سن بارہ سو چونسٹھ ہجری مین شہر دہلی مین تشریف لائے عاصی نے اونکی خدمت سے بہت فیض اوٹھائے اکثر مشاعرے مین تشریف لاتے ہین اور غزلیات طرح و غیر طرح سے سامعین کو خوش کر جاتی ہین سے کیا کہے اور یہ عقیدہ ہے کیش + برگ سبز است تحفۂ درویش + عاصی پر نہایت لطف عنایت ہے نیاز مند کو اون سے بدل محبت ہے شاگرد خواجہ حیدر علی آتش فیض تعلیم سے اسکے مضمون دلکش انکی تعلیم کا غنچہ مکالمہ کاغذ مین یون گدائی کرتا ہے آزاد طبع بازار سخن مین اسطرح پہرتا ہے

سیر جہان مضائقہ جولان نہین مگر — نقش قدم سے پائے لو گل کو دیکھنا
گیسو سے سیہ بڑھ کے شب تار نہین ہے — آنکھو نسے جہری نرگس بیمار نہین ہے
کرتا ہے سدا شور و فغان یاد صنم مین — ناقوس برہمن سے دل زار نہین ہے
ہر اک کو تمنا ہے ترے وصل کی لیکن — کس کس کو تری خواہش دیدار نہین ہے
یوسف سے کہو یار کہین اس جا پہ پہنچکر — یوسف کو ہے حسن صنم مصر کا بازار نہین ہے
کر دیتا ہے نالو نسے دل ہر دم کو زندہ — اعجاز سے کم یار کی گفتار نہین ہے

چہ بین تخلص لا اعلم وجہ اور شعر اسکے اسکے گل کلام کی بو سے دماغ سامعین پریشان جمیع حاضرین کو یہ خطرہ کہ اس بلبل کی تاب کہان گل مضمون پیچ کنندہ بہار سر ہلائے مضامین رنگ برنگ سے پہول ہماری آنکھ دکہا کر فکر سخن طبع کو جاروب شعاعی سے یون صفائی بتاتا ہے حسنہ خانہ کاغذ مین حاجت مضمون کہہ کہہ آتا ہے

عجب کیا وحشت جنون مین دکھاوے قیس مرا — سعادت مند لڑکے خدمت استاد کرتے
ہکنے ہین جو زلف کا بند ہا دھیان — ہیچ شر رہی شام سے سحر تک

ہگا یا خون مدت تک خیال روح نکلنے	مروڑا پیٹ مین اوٹھا جو دیکھا زلف پیچان کو
وہ مضمون اسکا پیدا کیجیے طبع گرامی سے	جیسی انت یاد پین کا غل ہو گور جامی سے

جان تخلص جانصاحب نام لکھنوی طبیعت انکی طرف فکر ریختی مالوف دیوان ریختی مضامین زنانہ سے تزئین مین معروف انکو کچھہ زنانی گفتگو پسند ہے جنکو ایسی باتون سے نفرت ہے اون نیک مردونکا دم بند ہے کلام زنانہ گفتگو زنانہ

اگر وہ زرخ نہو تا قدر کرتا کون جنت کی	ہے رتبہ سوم کی خست سے حاتم کی سخاوت کا

جوشش تخلص شیخ نیاز احمد نام تعلیم یافتہ شیخ ابراہیم ذوق شاعر طبع کو مضمون شعر سے اسطرح شوق

غش آئے ہر کیا سنتے ہی ذکر اوسکے جفا کا	در پردہ مزا چکھتے ہین ہم روز غنا کا

جان تخلص جان صاحب فیض آبادی صحبت ذائقہ یاران ذی علم رہا شعر گوئی کی طرف انکو یون حلم رہا تا زمین سخن عشاقان جان باختہ کو دریچہ کاغذ مین اشارہ بتاتا ہے دل طالبان انکے ناز و غمزے کی گرمی سے پگھلا جاتا ہے

جان و دل بیچتے ہین ہم اپنا +	ایک بوسہ کو لیلو سستا ہے +

حرف الحاء

حقیر تخلص شیخ نبی بخش نام انکے خاندان عالیشان کا ذکر انکے والد ماجد کے حال مین بیان ہو چکا انکے خصائص جیسے انکے والد کا معاملہ تھا اوسی طرح پر بجز بی نشان ہو چکا عرصہ دراز سے بسرکار انگریزی بعہدہ سررشتہ داری فوجداری ضلع علیگڈہ تشریف رکھتے ہین ہم اور یہ آپس مین آبا و اجداد سے ایک عرصہ دراز سے ملاقات وانس کی توصیف رکھتے ہین شعر گوئی مین تلمیذ پذیر میر گلزار علی اسیر یہ کلام حقیر با توقیر

سایۂ قصہ ترا یاد آیا + +	پھر ہمین ظل ہما یاد آیا + +
یہ جیتا کا جو مذکور ہوا + +	اوسکا نقش کف پا یاد آیا + +

آج پھر اوس بت کافر نے حقیر … وہ ادا کی کہ خدا یاد آیا +
عین نور نظر گبر و مسلمان ہو تم + … چشم بد دور ہتو قدرت یزدان ہو تم
مجھ مین اور تجھ مین ہے فرق حقیقے … وہ مقید ہے اور مین وارستہ

حیرت تخلص لالہ ذوقی رام نام دہلی انکی جاے مولد فرخ اباد مین قیام
سامعین کو انکے نغز گفتاری پر حسرت ناظرین کو شیرینی خط سے حیرت

پہنچا نہ آبلہ ایوا سے یہہ کیا زندگانی ہے … کہ جسکے پانون پڑتا ہون وہ سیکو سرگرانی ہے

حسن تخلص میر غلام حسن نام خلف میر غلام حسین ضاحک مولد دہلی اصل
ہرات تجدیدہ گاہ شعرا نے ہجو ہاے نادرہ انکے والد کی نسبت لکھین اونکی
کیا بات ایام شباب مین سمت طلوع آفتاب یعنی فیض آباد کے جمہور بلازہانی
نواب سردار جنگ پسر نواب سالار جنگ ملازم اور فخر شاگردی نسبت بمیر ضیاء الدین
ضیا کی انکے مزاج نازک خیال خوش مقال پر قائم تا در طبع عدیم المثال ہر طرح
قدرت کمال انداز تحریر مثنوی بطرز شایستہ طرز تقریر بہیج بالتشبیہ مثنوی
سحر البیان مشہور بہ بدر منیر اس متانت و فتانت سے لکھی کہ جسکے ہر ایک
شعر کی صفت باہر تقریر سے اوسکی ہر بیت کا وصف و حسن بیانی لطافت و
شوخی خارج تحریر سے صاحب گلشن بیخار کی انکی نسبت کیا شوخی کی عبارت ہے
جس سے ممدوح کی توقیر و بزرگی اور ہجو ملیح کی اشارت ہے بخدمت انصاف
فرمایان معرکہ سخن عرض ہے اور اسکی منصفی حاکمان سخن پر تکیہ مشاعرین
مین فرض ہے لہذا بعض فقرات محررہ انکے درج گلستان بیخزان کے منصفا
سخن کے روبرو بیان کیے منصفی کیجیے واہ جیسے حضور میں عرض کرتا ہے یا غلط
ہنگام تحقیق جسکا قصور ثابت ہو تو بموجب حکم شرع شاعری وہ ہو مستوجب سزا
ہو جو بدل حکمی کہے توجہ کا مان اقالیم سخن کے موافق امر ناقص بدلا ہو کیا
وقت طرفداری نظر باکر حق اللہ فیصلہ کریں جیسی جسکی کیفیت اظہار ہو معاملہ کرین
یہہ اونکی عبارت ہے جسکی بنیاد سے کو شکایت ہے یہ اصناف سخن فی الجملہ قدرت تھے

واشتہ لا سیما مثنوی ہنکو میگفت مثنوی سحر البیان کہ مشہور بہ بدر منیر است شہرت تمام دارد و قطع نظر از پالغزی ہاے شاعری بمحاورہ عوام بد نگفتہ بلکہ داد بلاغت وادہ الخ لفظ پالغزیہاے شاعری کو غور کیجیے خیال انکے بدطور کیجیے حرف فی الجملہ کو بلاحظہ فرمائیے داد معرکہ کی دلائیے و بمحاورہ عوام بد نگفتہ مطلب یہ کہ خاص لوگونکو یہہ طرز خاطر پسند نہین کچہ انکے دلپسند نہین عیب لگانا ہر شخص کو انکی عادت ہے نزدیک رہنے والے ہون یا دور سکے بھی نیت ہی حسن شاہد سخن حسن ابو جہ احسن یون جلوہ گر ہوا جسکی لطافت و متانت پر حاسد کا ٹکڑے جگر ہوا

اظہار خموشی مین ہے سو طرح کی فریاد	ظاہر کا یہہ پردہ ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا
مین حشر مین کیا رووُن کہ اوٹھہ جائے [illegible]	برپا ہوئی ایک مجھہ پہ قیامت تو یہین اور
دامن صحرا سے اوٹھنے کو حسن کا جی نہین	پانون پھیلائے دیوانے نے بیابان دیکھکر
دروازہ گو کھلا ہے اجابت کا پر حسن	ہم کس کس آرزو کو خدا سے طلب کرین
تیرے ہمنام کو جب کوئی پکارے ہے کہین	جی دھڑک جاتا ہے ہر اک کہین تو ہی نہو
شب وصل منہ سے آج اوٹھا عدم کسی نے ہے	گریبان سحر کو تانکے دیکھو دامن شب سے

حسرت تخلص لالہ عظیم آبادی شاگرد مرزا جان جانان منظر شوخی و ذہانت و طباعی انکے کلام سے اظہر

قسمہا دے ہے ہمسری کرے کون	سر کسکا پھرا ہے یون مرے کون

حسرت تخلص جعفر علی نام لکھنوی پیشہ آبائی عطاری جب شدہ شد ایکوقت مین انکی آئی باری عرصہ قریب تک عطاری کی بعدہ یہہ بردباری کی ہمنشینی امرا شروع کرکے اونسے بھی درگذر کر دنیا کو چھوڑا اور اہل دنیا سے اپنا صاف منہ موڑا اگرچہ دور زمانہ اور سفینہ و سیاہ روزگار سے ملتے [illegible] کی گنبد مین بیٹھے فسر زانگی یہہ کی کہ درستی سخن [illegible] سنگہ دیوانہ سے سیکھی

آشیان چھوڑ چلے اسے چمن آرا ہمتو	تو ہی اچھا بیٹھ مرے پہ گلستان اوٹھا

ہے غبار آلودہ یان تک اشک اس غمناک کا | دست مژگان مین سدا رہتا ہے سبحہ خاک کا
ساقی سے دے کہ اہل مجلس ++ | پانی پانی پکارتے ہین + + + +
نازک دلون کے زخم کو مرہم کبھو نہو | پیراہن حباب پہ کے تو رفو نہو +

حجام تخلص عنایت اللہ نام سہارنپوری از تلامذۂ مشہور الشعرا شمول الہمت مولانا و مرشدنا جناب حضرت مولوی محمد فخر الدین صاحب نبی رحمت اللہ علیہ سے کیا موتراش فکر مقراض زبان سے ریش سخن کو اصلاح دیتا ہے شانہ ذہن زلف مضمون کو اس پیچ مین لیتا ہے

خط آنے سے بھی اپنی رسائی نہین ہان | حجام کسو لیے ملین کیا بہر کہین +
پھر جی مین تمنا ہے کہ اون انکھین پوچھون | سمجھے نہین کسو واسطے بیمار تمہارے

حسین تخلص نواب غلام حسین خان نام از زمرۂ افغان دو رشیبان شاہجہان پور علم مجلسی معقول میدان کربلا سے کاغذ مین یون کھینچے انکی زبان کی ساطور

تشنۂ آب دم خنجر ہے بسمل اور بھی | دست نازک کو ذرا تکلیف قاتل اور بھی

حنیف تخلص میر چراغ علی نام چراغ طبع میر شیر علی افسوس جیسے روشن ضمیر سے انکی طبع منیر مصباح فکر بزم شعر اسکے لیے فانوس خیال مین مثال شمع پر تنویر لکھنؤ کے رہنے والے ہین جنکی شمع فکر کی یہہ اوجالی ہین فتیلۂ فکر سخن چراغ کاغذ مین مانند سراجاً منیرا منور تجلی شمع وادی ایمن سے روشن تر

ہے اپنے تو نزدیک وفا خوب و لیکن | ہے لطف جو تیری بھی طبیعت اودھر آئے

حاتم تخلص شیخ ظہور الدین نام از نو نگران کہن جوانی مین سیکھا سپہ گاری لیکن پھر دست ہوس کھینچکر پاے توکل دراز کیا دہلی مین فقیرانہ اپنا انداز کیا صاحبان فکر سے بہتون نے فائدہ حاصل کیا مسجود شعرا نے اپنے کو انکی طرف مائل کیا حاتم طبع یمن کاغذ مین اسطرح سخاوت کو طے کرتا ہے قیاس فکر شہر بیان مین السخی حبیب اللہ و لوکان فاسقاً کا ذکر مضمون دور کرتا ہے

تواضع پیشہ ہو دشمن سے بغل مین دل لے | دور رہو بہلے سے صحبت کی مری قابل نہین

مفلسی اور دماغ اسے حاتم +	کیا قیامت کرے جو دولت ہو +
پیری مین آج یار سے ہمکنار ہے	ساقی شتاب آکہ خزان مین بہار ہے
بیچو داس دو رہین ہین سب حاتم	اندر تو کیا شراب مستی ہے +

حشمت تخلص میر محتشم علی نام اصل انکی شہر بدخشان پیدایش جہان آباد زبان فارسی مین نکتہ دان ریختہ گوئی مین معشوق سے شوخ تر یا قوت سخن عتیق شفق سے نہایت احمر میر محمد افضل ثابت اور عبد الرضا متین سے ہم ردیف و ہم شریف چالاک نظر بازہ و حریف سخن کو انسے یون جاہ و حشمت معنی کو اسطرح مرتبہ و شوکت

گور کے سر تے دیوانون کو جگاتی ہے بہار	شور ہے غل ہے قیامت مست آتی ہے بہار

حیدر تخلص میر حیدر علی نام اصل لاہور ساکن پشاور نور چشمان حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا طور جذبہ طبع پیش بیان حال درویش

لے سنگ خشت تجھ پر خاص و عام نکلا	بارے جنون کی دولت اپنا یہ نام نکلا

حافظ تخلص محمد اشرف نام علم موسیقی مین مہارت کامل صاحب گلشن بیخار کو انسے بھی خصومت حاصل یہہ انکی ظرافت ہے عجب طرح کی فتانت ہے بعضے دہلی والے صاحبونکو حقیر لکھا کسیکو قابل تحریر لکھا تاکہ کوئی یہہ نجانے کہ اورون مین سے سرگوشیان کرتے ہین لیکن نکتہ رس تو ایماو کنایہ یہہ دہیان دہرتے ہین حافظ صاحب کی نسبت یہہ عبارت تحریر کی افسوس کہ حافظ کی بھی تحقیر کی کہ در فن موسیقی خود را یگانہ می داند شاعرے ممتاز از ایشان در میان نیست لاجرم این بیت نثرت گشت الخ ماشاءاللہ کیون نہ آپ برا ذکر کرتے کسطرح عیب جوئی پر دہیان نہ دہرتے یہہ تو شاعر یا حافظ پر قدح کا خدا حافظ بندے کی یہہ دہن ہے انکا وہ سخن ہے کیا کلام ہے جس سے حاسد کا دل بھی پارہ دل کیا بلکہ جگر بھی پارہ

ابر مین ہی کسطرح زلفکے یہہ دیکھین آہ	تو نے گو منہ کو چھپایا مجھے معلوم تھا

حیدر تخلص حسام الدین نام استحکام کلام ظاہر ہے صاحب گلشن بیخار باوصف متانت تحریر تعریف سے قاصر

ملک خصال پری وش فرشتہ خو کہتا | مجال تھی کہ سگ یار کو میں تو کہتا

حشمت تخلص میر محمد علی نام شاعر قدیم نتائج فکر عالی بظاہر و باطن فی الحقیقت

خط نے ترے حسن سب گنوایا + | یہ سبزہ قدم کہاں سے آیا +

حالی تخلص میر محب علی نام مرشدآبادی اور کیفیت حالی سے اطلاع کیا دی

عوض میں بوسہ کے دی ہے گالی سوال دیگر جواب دیگر | یہ طرز تو دیکھنے انکا سوال دیگر جواب دیگر

حبیب تخلص لالہ علم مرادآبادی وطن دوست کے دوست دشمن کے دشمن

خانہ ویرانی مری کرتی ہے کیوں اس لیے حبیب | یہ خدا حشر تک آباد رکھے خانۂ دل

حضور تخلص لالہ بالمکند نام زانوے ادب کا آگے حضور شعرا کے تہ کیا قوم سے کھتری کام و زبان میں چاشنی اقند عربی رکھتے تھے شاعر ہیں اونکی طبیعت کو بہر حال بہتری

یہ جو چشم پر آب ہیں دونو + | ایک خانہ خراب ہیں دونو +
جفا کو تم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے | ادھر کچھ دلمیں تم سمجھے ادھر کچھ دلمیں ہم سمجھے

حیران تخلص میر حیدر علی نام پیدایش شہر کی شاگرد مسرب سنگہ دیوانہ جنکی ہوش کا گوش ہوش عالم میں مشہور افسانہ بیار طلوع شمس میں اکثر فروغ اندوز صاحب گلشن بیخار انکی نسبت گفتہ [illegible] غرور شاعری دماغش را مختل کردہ بود الخ اس عبارت سے کیا حاصل جو یون ہوئے ناقل اطلاع بہار میں کسی جگہ جان فروش ہوئے اور قاتل کے خود بھی قاتل ہو کر یہ دشعر [illegible]

گذر کرتا ہے بھولے سے ہماری خاک پر گر وہ | [illegible] دامن جھٹکتا ہے

حسرت تخلص پنڈت اجودھیا پرشاد نام لکھنؤ مسکن کشمیری نژاد علم شاعری میں قلندر بخش جرات جیسے مشہور زمانہ انکے استاد جامع مثنوی باسے کثیر العلم سپہگری و لپنہ پیر تیرانداز میں قدرت قوی خوش گلوئی میں رشک [illegible]

دہلی میں بھری وشہ جمال آئینہ ہستی سنگ قضا نے چور کیا طے مرحلہ دہلی تا مقدور
کیا حیرت سے استاد جرات کے شاگرد حیرت

یہ شکل نقش پا اوسکی گلی سے اوٹھ نہیں سکتا
ہوا ممنون احسان خوب اپنی ناتوانی کا

حسین تخلص لا اعلم طبع اندوہگین اردو مین یون بیتین کہین

ویران ہوا اخوان سے چمن یان تلک کہ
چاہیں کہ پھول چنیں تو کہیں خار و خس نہیں

حفیظ تخلص محمد حفیظ نام ساکن دہلی طبع مشتاق سخن کے مصلح حکیم قدرت قاسم
قطعہ نظم شاعری مرثیہ گوئی کے بھی ناظم

یو بیدردی سے شکوہ کیا کرون ان بت الپکا
ہوویگی پھر کبھی باتیں ہمارے آپکے

حکیم تخلص محمد اشرف نام ابطال امراض مہلک مسیح زمان نسخہ کتاب طب شفا بخش
مریضان سخن مطلب نگاہ کاغذ میں عیان

کیوں کیا میں ہر نگہ زخم ناسور
ہنسا ایک بار تو سو بار رو دیا ++

حقیقت تخلص سید شاہ حسین نام حقیقت حال یہ کہ قلندر بخش جرات اسکے
اوستاد سخن اصل بلخ مولد دہلی لکھنؤ منشاء مسکن کلمہ کلام یون زبان پہ آیا
جو صحیفہ میں درج کیا گیا

دلا اب دو دل کا نہ لگے اوقات آہ و زاری میں
جو ہوسکے پیار سے ہم بھی تو نرمی بیمار داری میں

حیرت تخلص غلام فخر الدین نام صاحب فن اسکے بیان سے صورت مجلس چراغان
ہے اہل انجمن

ہم اوس بزم سے یون پیاریاں نکلے
چراغ میں جسطرح سے جان نکلے

حشم تخلص محمد پناہ خان نام خلف سید شریف خان فخر شاگردی خضر شعرا سے
اصل کار سوستی اور سوزنی میں دخل کامل ہے پہلے تخلص نثار تھا معلوم نہیں
بدلنے میں کیا اسرار تھا غبار فکر شہریان سخن کا حال اعتدال و خلوص سے قرابادین
قرطاس پہ ایسی حکمت بیان کرتا ہے لقمان طبع نسخہ معتدلہ امراض مختلفہ کی
تشخیص میں ادویہ مفردات سے ترکیب دیکر ایسا نشان کرتا ہے

قمار محبت مین بازی سدا + وہ جیتا کیا اور مین ہارا کیا +
کیا قتل اور جان بخشی بھی کی + حسن اوسنے احسان دو بارا کیا

حسن تخلص مولوی ابو الحسن نام میرٹھ انکی سیر گاہ قصبہ کاندھلہ مسکن کیفیت تحریر نظم سخن سب پر سبہ ہین

منفعل ہون دست و پا بھی مار نے سے قیمت قفس ہیچ | کیون مین تڑپا جو تیرا دامن پہ چھینٹا پڑ گیا

حسن تخلص مرزا حسن نام پسر سیف الدولہ عالی مقام جب سخن کا تذکرہ آیا تو ایسا کلام فرمایا

دلکو دیکر اوس بت کافر کو ہمنے اے حسن | جسقدر ناحق ہے کھینچے ہمنے درد سر کیا

حسین تخلص سید غلام حسین نام اور کیفیت ہنیدہ کا کلام ایسا فرمایا جو لکھنے مین آیا صفحۂ کاغذ میدان کربلا پر غلطیون چمکا

تھا عرش سے بڑہ کر جو دماغ اپنا وہی ہے | یون چرخ نے کھو کر دیا مجبور کسی کا

حسن تخلص حسن علیخان نام کشمیر اونکا مقام حسین کلام تو دیکھو نہ اس آغاز کا انجام تو دیکھو

آنکھون مین مرے قطرۂ خونناب نہ ٹھہرا | گنتی بھی ہوا آنسو کبھی سیماب نہ ٹھہرا

حکیم تخلص نہال الدین نام علم طب اونکا پیشہ اور کلام اونکی فکر کے مفردات جیسکے یہہ کل کائنات

مرے پہ بھی گئی میرے گھر کی تاریکی | رہا خموش چراغ مزار ساری رات

حیا تخلص مرزا رحیم الدین نام صاحب عالم سن بارہ سو چونسٹھ ہجری مین جو دہلی کا تشریف لانا ہوا مجلس مشاعرہ مفتی ابو الحسن صاحب تشریف لا کے سامعین کو کلمات متبرکہ سے مشرف اندوز فرماتے صاحب تلاش ہزار اونکے بیان سے بیزار انکی فکر کا ذکر نہین کیا یہہ قابل ذکر فکر نہین ہے یہ ہے ایک عجیب شعر ہے اسی ہے تیرا نظم ہو

کوئی بشر مجھے ایسا نظر نہین آتا + کہ تیرے کوچہ سے تنہا سنکے گھر نہین آتا

نہین ہین قابل لطف وکرم تو اے ظالم | ستم بھی مجھ پہ تو کر رحم گر نہین آتا
جمال یار نہ دیکھا تھا جب تلک آنا تھا | اور اب تو حشر تلک نامہ بر نہین آتا
ولیکن درد محبت کا دل نہ توڑا اپنے | نہین تو منہ سے نکلتا اگر نہین آتا
ہوا ہون بیخودی عشق سے یہان تک مجھے | کہ یار سامنے ہے اور نظر نہین آتا
ہوا ہے یہ غم ہجر بتان سے حال حیا | کہ اب تو سامنے دو دو پہر نہین آتا +
نشان ہے دل مین اپنے ناوک مژگان جانان کا | ہوا وا ہوسکے کیا پارہ گر سے زخم پنہان کا
نپوچھو ہمدمو کٹنا شب تاریک ہجران کا | دم شمشیر تھا گردن پہ ہر دم خم گریبان کا
شگاف سینہ کا سینا بھی ہے اشکال اے ناصح | نہین یہ چاک دامن کا ادہر ادہڑا ادہر ٹانکا
کبھی شگفتہ ہوتا ہے کبھی پژمردہ ہوتا ہے | الہی یہ کوئی دل ہے کہ غنچہ ہے گلستان کا
جگر دو پارہ ہے چاک سینہ ہے چشم پر گوشہ آستین کا | ترا ہو یارب بنا یا جن نے کہ ہے یہ حال دل حزین کا
بہانہ آگے کو پانون ہرگز گلی سے اونکی کسی حزین کا | اٹھے ہے صحرائے کربلا کا بتو نکلے کوچہ کی سرزمین کا
جگہ سے کھینچون گر ایک نالہ تو دونو عالم ہون زیر و بالا | زمین طبق ہووے آسمان کی و آسمان ہو طبق زمین کا
مرے جنازے پہ ہو نمایان نہ بیکسی کیونکہ ہو کفن کشتہ | نگاہ پر سحر و فتنہ انگیز و غمزہ آمیز و شرمگین کا
ہزار جا سے جگر سلایا و راستہ چاک مین خدایا | مین دل کے سینے سے باز آیا کہین یہ پیوند ہو [illegible] کا
یہ ناتوان دل بیتاب اور یہ صدمہ ہجر | یہ دن پہاڑ سا بار گران یہ بھاری رات
ہرا ہو صحن جہان کا ادھر ہوا اوسے رنج | ادھر ہوئی مجھے قاتل سے شرمساری رات
نشان گور ہٹانے کو آن کر اغیار | مرے مزار پہ کرتے ہین اشکباری رات
یہ ناتوان ہون کہ آیا نظر نہ تو کو مین | قضا پھری مرے بستر کے گرد ساری رات
جگر کو تھام کے دل کو دیا جو صبر تو کیا | تڑپ تڑپ کے گذاری تو کیا گذاری رات
پس وصال بھی مجھے وصال ہوا | مرے جنازے پہ بیٹھے رہے وہ ساری رات

حزین تخلص میر بہادر علی نام ادب یافتہ نواب زین العابدین انکے شاعر فکر کا

نالۂ حزین جہان چھینین

کر دیا شوق نے خوبان جہان کو اوسکے | تفتہ دل سوختہ جان خستہ جگر اپنا سا

خلیل تخلص سید ابراہیم علی نام خلف سید محمد علی بشیر مرحوم جنکا حال حرف الباء مین
بہ تخلص بشیر مرقوم ہے سبزہ آغاز جوان وجیہ ایام عنقریب سے گلچین باغ سخن اور بحضرت
اوستاد کیطرف سے بطور خالق سپرد من ہیراحقیقی ہمشیرہ زادہ بشوق طبع تحریر
غزل پر آمادہ آذر طبع نے بتخانۂ کاغذ مین اصنام مضامین اس شکل سے تراشے اور
خلیل فکر نے بتان مضمون اس صورت سے توڑے

ناتوانی سے ملے زور نقاہت مجھکو ۔ بال بھر بھی ہے نہین ہلنے کی طاقت مجھکو
تیرہ بختی کی شب آئی ہے بس اندھیر ہوا ۔ زلف کے پیچ مین لائی مری شامت مجھکو
مرے دل کے مکانکا ہے مکین محبوب نیر دلکا ۔ یہ کاشانہ ہے منزل گاہ نور شمع ایمان کا
ہے جو ابرو کا تصور مجھے مضطر مین ہون ۔ یہہ تڑپتا ہون کہ گویا تہ خنجر مین ہون
منتشر رہتا ہے مجموعۂ خاطر اپنا ۔ ہر ورق جسکا پریشان ہو وہ دفتر مین ہون
خدا کریم ہے کچھ معصیت کا خوف نہین ۔ کرم کے آگے نہ پرسش گناہ کی ہوگی
آسے تھی روتے ہوئے جاتی ہین رلواتی ہوئے ۔ یان تو رونا ہی رہا آغاز کیا انجام کیا
صنم بے نقاب اپنا مکھڑا دکھا دے ۔ تجلی کا موسیٰ کو نقشا دکھا دے
میرا رشک یوسف مرے ہاتھ آئے ۔ مقدر جو خواب زلیخا دکھا دے
یہان تاب امروز و فردا نہین ہے + ۔ مجھے تو ابھی اپنا جلوا دکھا دے
یہ آنکھین ہین طالب ترے دیکھنے کی ۔ انہین جلوۂ روے زیبا دکھا دے
کرین کیون نہ سیراب پانون کے چھالے ۔ جو سوکھی زبان خار صحرا دکھا دے
رہیگا نہ یون رنج فرقت ہمین ۔ کبھی تو طبیعت سنبھل جاے گی
کبھی تو یہ عاشق مزاجی کی خو + ۔ بدلتے بدلتے بدل جاے گی
رہیگا نہ بیتاب سینہ مین دل + ۔ تڑپ اسکی اکدن نکل جاے گی
ہمارے صنم کے مقابل خلیل ۔ خدائی بتون کی نکل جاے گی

خنداں تخلص لا اعلم حال انکا کیا لکھیے رقم شاہد مضمون چندان خنداں
کہ چشم عاشق مضطر جیسے گریان

گردش چشم پہ تیرے جبکہ نگاہ کیجیے ‖ خانۂ دل کو اپنے ہاتھ سے آپ تباہ کیجیے

خیال تخلص غلام حسن خان نام برکت اللہ خان ہے کہ سے فارسی گو ہے جو انکے چچا تھے مشورہ سخن حاصل صاحب گلشن بیخار ہر ایک کے برا کہنے کو مستعد رہتے ہیں چنانچہ یہہ تحریر ہے اونکی اسکے قابل کہ دو دیوان دارد قریب [illegible] ہزار بیت و اینچہ ما از وی گزیدہ ایم اینست آفرین ہے کیا خوش پسند ہیں آپ ہمہ تن خرد مند ہیں آپ کہ لاکھ بیت میں سے چھ شعر پسند آئے جنکو وہ زبان پر لائے آہ انکے

نسبت او نہیں بڑا خیال آیا ‖ جب سا سمن کے دل کو ملال آیا

جھلک ایسی کوئی دکھلا گیا ہے پارہ عرق میں ‖ کہ جو ان چاندنی میں کب رنگیا اپنا رہ عرقی میں
پھر گئے سر سے ہوا خانۂ مجنون آباد ‖ پانوں جب سے دہرا اسکے ویرانے میں
حاضر ہیں ہم تو آو شمشیر کیوں نکالو ‖ جو دل کی آرزو ہے اوسکو کہیں نکالو
جرعہ افشان ہو ہمارے خاک پر غافل کبھی ‖ ہم بھی الیاق تری مجلس کی تھے اونھین میں
مژگان کی یہہ کاوش نہیں ناوک فگنی ہے ‖ ابرو کی اشارت نہیں شمشیر زنی ہے
تیرا شگفتگی پہ جو آیا ہے دل خیال ‖ اے غنچہ فشردہ تجھے بھی ہوا الگی

خاکی تخلص حیدر بیگ نام معدن مولد دہلی اصل بدخشان کان دکن میں انکا لعل جان پنہان جوہری طبع انکا مرصع رقم جسکے رشک سے رنگ تیج حاسد پارہ بیلم

ہم عشق بھی سیکھیں اگر اوستاد کوئی ہو ‖ دل تو ہی بنا دے تجھے گر یاد کوئی ہو

خادم تخلص لا اعلم اصلی خادم مزاج محمد وہان محفل مشاعرہ کی خدمت میں اس ادب سے مصروف ہوا جسکے کلام کا شہرہ رفتہ رفتہ یہان تک مشہور ہوا

اسکے ہاتھوں ایک جہان ویران ہے ‖ چشم بھی میری کوئی طوفان سے ہے

خلق تخلص میر احسن نام نور چشم میر حسن مصنف مثنوی بدر منیر [illegible]
والد [illegible] احسن

دل لگانے کو لگایا ہے تجھے کچھ معلوم ‖ [illegible] کی اور جان لیا [illegible]

خلیق تخلص میر مستحسن نام چھوٹے بھائی میر احسن کے [illegible] شاعر [illegible]

خان تخلص محمد یحیی خان نام ذکی دہلی مین گذرا اوقات شیرین اوستادان حضرت کے سعادت یار خان رنگین

یاد جسوقت تیری آتی ہے ++	مجکو ہچکی وہین لگ جاتی ہے ++

خاکسار تخلص محمد یار نام دہلوی ساکن قدم شریف صاحب باطن روشن ضمیر طبع لطیف

تیرے باغبان کا یہ دیکھا سلیقہ	کہ نرگس کو بو پا نہ ہوتین یہ آنکھین +

خادم تخلص لا اعلم پانی پتی سخن انکا خادم یہ مخدوم باقی اوروں کی کیفیت سے بندہ محروم

رات بھر باہم پروانہ مین روتی ہے شمع	اشک سے داغ جگر اپنے کو دہوتی ہے شمع

خستہ تخلص محمد حبیب اللہ خان نام اصل انکی بزرگون کی کشمیر جائے تولد شاہجہان آباد انکا سخن خستہ خاطرونکے یون دلپذیر

سایہ سان پہنچے تو تجھے پانون تلک گرکر	اوس نے دامن کو بھی یہ بات لگانی نہ دیا

خلق تخلص رائے جادون رائے نام حیدرآبادی خلق آزادگان لیج انکے سے شعر کا غنچہ یون آبادی میان فیض حیدرآبادی انکے اوستاد جنکی انکے ہر شعر پہ بچشم توجہ صاد

کنج قفس مین کب تجھے اے عندلیب زار	باد بہار تیرہ صرصر سے ہے غرض
غنچہ مین شیرین کے کٹورہ شیر کا	ہے بعینہ کچھ پری فرہاد کی +

خوشنود تخلص لا اعلم اور معاملات سے عاصی نامحرم انکے کلام سے سامعین خوشنود آزردہ خاطر مسعود

ہو غریق رحمت پروردگار ++	آج ساقی کا پیالہ ہو گیا ++

حرف الدال

درد تخلص خواجہ محمد میر نام طور الشعرا ولد خواجہ محمد ناصر عندلیب تعداد بزرگی وکرامات خارج سے دایرہ تحریر سے خامہ سحر کار جادو نگار کو باوصف جوہر

دو زبانی قدرت تسوید صفت تو کیا بلکہ عاجز ہے تقریر سے اگر ایک وصف ہو
تو بہرحال اوسکا ضبط ترقیم ہیتوان بس شرح اخلاق یا محاسن اشفاق
یا توصیف زہد و صلاح تقویٰ اسکا کیا بیان زہے شب عبادت روزہ اور اد شام
وظیفہ نیم شبی دلفروز فن شاعری مین شہنشاہ طبع نے کوس لمن الملک بجایا
شاہان ملک سخن نے غاشیۂ ارادت کندہے پر اوٹھایا مطلع اونکا مطلع خورشید
سے روشن دو چندان ذرہ مضمون چرخ کاغذ پر مانند ستارۂ سحری درخشان
نیسان طبع سے گوہر مضمون صدف کاغذ مین پیدا جنکی آب و تاب سے لمعہ نور
ہویدا انہنگان آہو گیر نشانہ تفنگ خامہ سے دریاے فنا مین غرق صیادان حوت
معانی جسکے رشک سے آب خجالت مین تا فرق علی ہذا القیاس ہر علم سے بہرہ مند
ہر فن سے خورسند علم موسیقی مین حنجرۂ داؤدی جسکی آواز سے سامعین کو سدا
خوشنودی دیوان جادو بیان سے اخضر فیضیاب ہوا حاسد بیکین کا دل آتش
حسرت پر کباب ہوا سبحان اللہ صاحب گلشن بیخار چونکہ ذو فنون ہین تو ہر جگہہ
افترا پردازی کرتے ہین اپنے تذکرہ مین انکی صفت جو اسقدر کرتے ہین تو ایک
سبب سے ڈرتے ہین اوستاد انکے مومن خان شعرا کے قرابت دار اور کتاب
بمشورۂ اونہین کے ہوئی ہے بنا بر کیونکر انکے وصف مین قصور کرتے توصیف
پر دل کسطرح نہ دھرتے اسپر بھی جس غزل مین جو شعر اچھا تھا او سے چھوڑا
انکی تعریف سے اس پردہ مین منہ موڑا اب عاصی شعر عرض کرتا ہے بیان
اوسکا اپنے ادب پر فرض کرتا ہے

سینہ و دل حسرتون سے چھا گیا
بس ہجوم یاس جی گھبرا گیا

گو نالہ نارسا ہو نہو آہ مین اثر
مین نے تو درگزر نکی جو مجھسے ہوسکا

اے دردیہ درد دل سے کھونا معلوم
جون لالہ جگر سے داغ دہونا معلوم

گلزار جہان ہزار پھولین لیکن
اس دل کا مرے شگفتہ ہونا معلوم

جب عشق مین تیرے مر گئے ہم
پھر تو ہی رہا جدہر گئے ہم

اسی کے پاس ہو دل کیا ہوا ای ہمنشین دیکھو ۔۔۔ ادہر دیکھو ادہر دیکھو یہین دیکھو کہین دیکھو
پکڑنا چور کا مشکل نہین گر کچھہ سمجھہ ہووے ۔۔۔ ہوائی رنگ دیکھو باہتابی سے جبین دیکھو
اسیکے پاس ہے رہ رہ کی یہہ جو مسکراتا ہی ۔۔۔ اسیکی جیب دیکھو ہات دیکھو آستین دیکھو

دلبر تخلص چھوٹی بیگم طرز تحریر محکم نظر بازون سے اشارے ہین وہ اس کلام کے بارے ہین

دلبر مجھے اسواسطے کہتی ہے یہ سب خلق ۔۔۔ تا مجکو نہ دلبر ہی سمجھکر کبھی آوے

دانا تخلص میر فضل علی نام عاقل و فہمیدہ مرد دقیقہ شناس نکتہ رس و سنجیدہ تیز طبیعت کی عقل ہی جسکی یہہ نقل ہے

دل لیتین ہر ایک کے سودا ہی خریداری کا ۔۔۔ یوسف مصر تو ہی ہے مگر اے یار عزیز

دریغ تخلص سید زین العابدین نام اوستاد انکے شاہ نصیر دردمندان جگر سوز کے روبرو بصد دریغ یہہ فقیر

یون وہ بولا دیدۂ تر دیکھکر دو چار کے ۔۔۔ ڈوبتے مجکو نظر آتے ہین گھر دو چار کے

دارا تخلص مرزا دارا بخت نام خلف الصدق حضرت ظل سبحانی مرزا ابو ظفر بہادر عالی مقام قیصر بخت قابل تخت شمشیر لہراسپ سخن سر دشمن کی کھلیان پر برق تاب سکندر فکر دارائی مضمون پر ظفر یاب تخت سخن پہ حکومت ہے کلام ہین بھی ایک صولت ہے

کیسا چشم سیگون کا تصور ہمکو ہے دارا ۔۔۔ قدم اوٹھتا نہین ہی لغزش مستانہ کہتے ہین

دلگیر تخلص لا اعلم ابن سخن کشف طبع بین مہم سخن شناسی یون مرقوم

چھپا نہیں کسیطرح انکے وہ صنم ۔۔۔ دیکھنے مہ کا تماشا آفتاب آتا نہین

دولت تخلص لالہ بہادر سنگہ نام بزرگ انکے عہد محمد شاہی مین نامی شاہد سخن ہمدم شعر ادب ہیر او بی گرامی انکے کلام سے ہر ایک رنجیدہ دل خوش دل خوش کیا بلکہ جگر جی جان متصل خوش

ہمدم شعر چشم جون دیدۂ نرگس حیران ۔۔۔ چشم پوشی نکرا اپنے گنہگار سے مل

درد مند تخلص کریم اللہ خان نام دردمندان سخن کے روبرو انکا یہہ کلام

کنارے سے کنارا کب ملے ہے بحر کا یارو
پلک لگنے کا مضمون دیدۂ پرآب کیا جانے

دل تخلص آزاد خان نام اصل قوم ہنود جب ہوا انپر فضل رب المعبود اسنکے دلکا ایمان طرف اسلام آیا درگاہ رب العالمین مین براے سجدہ سر جھکایا الحمد للہ ہادی مطلق یہ تصدق عنایت ہر کافر کے دل سے ظلمت کفر دور کرے چراغ ایمان اونکے دلون مین پر نور کرے اب یہہ انکا دل گردہ کہ دل زندہ اور نفس مردہ شاہد سخن پر دل دیا ہوش و خرد متصل دیا

یہہ تماشا ہے کہ قاصد کو ملے ہے دشنام
خط کا انعام گیا نامہ و پیغام گیا

دل تخلص مولوی شمس الدین نام دہلی کے متوطن انکی متانت فکر پر طبیعت ضامن انکا سخن بدل سنئے بلکہ متصل سنئے

صبح ہو آئی ہے اور رات چلی جاتی ہے
تیرے ابتک بھی وہی بات چلی جاتی ہے

دلسوز تخلص خیراتی خان نام ساکن قصبہ پٹیل جو علیگڈہ کے ابعد سخنی مین اول جیپور مین انتقال کیا اسطرح بیان حال کیا سخن انکا دلسوز طرز کلام آتش افروز

جگر فراق کے صدمون سے لالہ زار رہا
یہان خزان مین سدا اسوسم بہار رہا
سب سہین گے ہم اگر لاکھ برائی ہوگی
پر کہین آنکھ لڑائی تو لڑائی ہوگی

دولہن بیگم تخلص نواب بہو بیگم صاحبہ نام دختر نواب خان خانان بلقیس عصمت کہ اور حال بھی کسی نے سخنا نان کیا عروس فکر ہے جسکا شوہر معانی کے ساتھہ ذکر ہے

بہا ہے پھوٹ کے آنکھون سے آبلہ دلکا
تری کی راہ سے جاتا ہے قافلہ دل کا
اتنے کم ظرف نہین ہین جو بہکتے جاوین
گل کے مانند جو بھر جائین چھلکتے جاوین

دل تخلص زور آور خان نام ساکن کول صاحب دیوان سامعین کو لازم ہے کہ انکے کلام کو سنئے بدل و جان

کیا سینیکو داغنے لگائی آگ گلشن مین   عیان ہین داغ حسرت لالۂ صحرا کی چھاتی پر
فاتحہ کو عربستان سے جو زوار آئے   لائے تربت پہ مرے وادیے مجنون سے گل
ساقی نے جو پلایا مجھے مین نے پی لیا   زاہد تجھے خبر ہے حرام و حلال کی

دل تخلص لا اعلم مرشد ابادی شاہد مضمون پر جان جلادی

امید وصل اوس سے عبث کو رکھے ہے دل   جس سے کہ رسم نامہ و پیغام بھی نہین

دلگیر تخلص میر حمایت اللہ نام عقل و ہوش مین شگفتہ خاطر علم رمل مین شغل سعد سے چشم قرعہ کے ناظر

دلگیر سے تم چھپکے اگر آن کے ملتے   رسوائی ہر کوچہ و بازار نہوتی +

دیوانہ تخلص راے سرب سنگہ نام شاعر مستشاعر روزگار علم عروض و قوافی مین بہت دانا و ہوشیار فکر اشعار فارسی مین دیوانہ کیا بلکہ فرزانہ نظم اردو کی تحریر مین یکتاے زمانہ ہر چند گفتگو وحشیانہ لیکن انداز تحریر ہوشیارانہ

دل ایسے کہ تیرے تیغ کے آگے سے ٹل بجاے   رستم کا کب جگر ہے کہ زہرا پگھل بجاے

دوست تخلص لا اعلم فرخ ابادی ہر دشمن و دوست کے دلکو دیوے شادی

ریزش گریہ مرے چشم سے سیلاب لے لی   بیقراری دل بیتاب سے سیماب لے لی

دیوانہ تخلص مرزا محمد علیخان نام ساکن بنارس بندہ ہر چند ہوشیار ہے پر زیادہ اسکے حال سے واقف نہین بس

چلتے چلتے ایکدن دیوانہ بس اوٹھ جائیگا   جون چراغ مضطرب ہم سینہ سوزان کمیت

داغ تخلص میان ہدایت علی نام وطن حیدرا باد میان فیض صاحب کے اوستاد کی تعلیم سے دلشاد مضمون فکر فراغ دل بہار لالہ رخان داغ دل

کہ کعبہ گاہ دیر کے پتھر سے ہے غرض   اک بت کے واسطے مجھے ہر ہر سے ہے غرض

حرف الذال

ذوق تخلص شیخ محمد ابراہیم نام دہلی وطن قدیم شاعر مسلم الثبوت جنکا خطاب خاقانی ہند خاقانی کے ندیم خامۂ جادو نگار رو کش سحر سامری

مصرعہ برجستہ رشک خنجر ابروے پری بیاض رشک بیاض گردن محبوبان سواد نظم رہ کش سیاہی چشم مہوشان متانت و فتانت کا کلام عاصی جسکا مشتاق لاکلام لسرکار دولت مدار کیوان بارگاہ سپہر احتشام حضرت ظل سبحانی مرزا ابوظفر بہادر دام سلطنتہ جمہور شعرا مین ممتاز کسی کا کیا لب و لہجہ جو بمقابلہ کلام فصاحت نظام اوس اوستاد زبان کی کرے زبان دراز شاگرد شاہ نصیر نصیر اوستاد سے بہتر تحریر اسکے کلام کا شایق ہر صاحب شوق ہر صاحب شوق کو سننے کا ذوق

ہم ہین اور سایہ ترے کوچہ کی دیوارون کا
کام جنت مین نہین ہے ہمسے گنہگارون کا

بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا
سبزۂ تربت میرا وقف غزالان ہی رہا

کب لباس تنمین چھپتے ہین روشن ضمیر
پردۂ فانوس مین بھی شعلہ عریان ہی رہا

مجھمین اوسمین ربط تھا گویا برنگ بو و گل
گو رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا

پہنچہ جب میرے قاتل نے بغل مین مارا
جو چھرا منہ اوسنے میدان اجلمین مارا

مال جب اوسنے بہت رد و بدل مین مارا
ہمنے دل اپنا اوٹھا اپنے بغل مین مارا

دل کو اوسکا کل پیچان سے بل کرنا تھا
یہہ سیہ بخت گیا اپنے ہی بل مین مارا

مرگئے پر نہوا میر کا انداز نصیب +
زور یارون نے بہت ذوق غزلمین مارا

کہے ہے خنجر قاتل سے یہہ گلا میرا +
کبھی جو مجھسے کرے تو بھی لہو میرا

تامل کیجیو ذوق طپیدن دیکھیے کیا ہو
کہ ابتک ذبح کرنے کا نہین قاتل کو ڈھب آیا

ایکدن بالکل نہین اسے چارہ گر اچھا ہوا
داغ اوسکا پھر تازہ ہوا گر زخم اودھر اچھا ہوا

نخل گل مہندی نہ بو نصف سبو مین ہے لگا
لو کٹا ہو رکھہ کے میرا کاسۂ سر زیر پا

وہ کون ہے جو مجھہ پہ تاسف نہین کرتا
میرا ہی یہہ جگر ہے کہ مین اف نہین کرتا

لکھیے اوسی خطمین کہ ستم اوٹھہ نہین سکتا
پر ضعف سے چلتی نہین قلم اوٹھہ نہین سکتا

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

لب جو ہین غنچہ کی نکلی واکیا جائے کیا کہنے کو ہین
شاید اوسنے دیکھکر حسل علی کہنے کو ہین

وہ جنازہ پہ مرے کسوقت آئے دیکھنا | جبکہ اذن عام میرے اقربا کہنے کو ہین
عبث تم اپنا رکاوٹ سے منہ بناتے ہو | وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتے ہو
آچکی ہے سر گرداب فنا کشتی عمر | ہر نفس باد مخالف کا ہے جھوکا مجھکو
تنگ کیا اور حرہ کیا ہنتو دونون کو بلا سمجھے | اسے تیر قضا اوسکو پر تیر قضا سمجھے
زخم دل پر میرے کیون مرہم کا استعمال ہے | بیشک اگر چھڑکا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے
دونون کو حق نے آنکھین کہ لا دین بلا پیدا | یہین حکمت تھی جو بعد و هم البصر عقرب ہے
سر بوقت ذبح اپنا اوسکے زیر پا ہے | یہہ نصیب الله اکبر لوٹنے کی جاے ہے
رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکائے ہے | مژدہ خار دشت پھر تلوا میرا کھجلائے ہے
ہان مدد طاقت کہ ہے ضعف سے سینہ مین دم | دیکھیے لب تک خدا کیونکر مجھے پہنچائے ہے
واہ رے شور محبت خوب ہی چھڑکا نمک | استخوان میرے ہما کس کس مزے سے کھائی ہے
اب کہ ہم سوز جنون بھن جائینگے دل اور جگر | رحم جوش گریہ چھاتی پھر ابھی بھر آئی ہے
قطرہ قطرہ آنسو جسکے طوفان شدت ہے | پارہ پارہ دل ہے جسمین تو وہ تو دوزخ ہے
وہ اپنے سینہ مین ہے آہ آتشین اے ذوق | کہ برق دیکھے تو فی النار والسقر ہو جائے

ذرہ تخلص لالہ رام ناتھ نام خاور کانشین خورشید مضمون درخشان ذرہ فلک صفحہ بیاض روشن پہ یون تابان

تربت کو چہ مین روز و شب پڑا پھرتا ہے یہہ ذرہ | بجا ہے ایسے دیوانے کے مطلب کو ردا کرتا

ذوکا تخلص لالہ خوبچند نام ساکن دہلی شاگرد شاہ نصیر اصلاح سخن مین موافق انکی راے اور تدبیر

نقش پا خالق گیتی نے بنایا مجھکو | جسکے قدمون سے لگا اوس نے مٹایا مجھکو
شرم سے ہوگئے پانی تری دولت سے جنہون | موج دریا بھی ترے پانو کی زنجیر کو دیکھ

ذوقی تخلص ذوقی شاہ نام ایک فقیر لکھنؤ وطن گدائی فکر کا محلہ کاغذ مین ہر ایک دانا سے یہہ سخن

رکھ ہات وہ قبضہ پہ یہ ہم ہو لگا کہنے | اب تو ہی ترا سر ہے شمشیر ہے اور مین ہون

وخواجہ حیدر علی آتش جیسے راسخ الاعتقاد خوش اور کاذب باعہد مشوش
صاحب گلشن بیخار تمام زمانیکے شعرا کی صفت سے بجز اپنے دوستونکے تحریف
کرتے ہین ہم جیسے عاصی سب صاحبون کے وصف خواہ دوست آشنا یا ناآشنا
ہون تالیف کرتے ہین صاحب گلشن بیخار نے تذکرہ کیا لکھا نوابی کی ہر ایک
شاعر کی یہان خانہ خرابی کی اگر منصف ہوتے تو ایسے حرکات سے ہر ایک
کے ساتھ پیش آنے سے سکون کرتے جو زیر و زبر ہونا پڑتا اسی طرز تحریر
تذکرہ سے ڈرتے بلکہ حبل المتین انصاف کو مستحکم پکڑ کر فدوی کیطرح ہونا تھا
صراط المستقیم انصاف پر چل کر اپنا عیب کھوتا تھا اگر اب بھی منصفی کو کام فرماوین
تو اپنے حرکات سے باز آوین بندہ صواب پرست وہ بر سر خطا کرتے ہین
کا اعتراض بجا اونکا عذر بیجا کلام راسخ اونکا سخندان عدو کا ناسخ وہ منسوخ
ہے اور ناسخ راسخ

بار ور تجرید سے ہوتا ہے پتلا خاک کا — قطع دنیا کاٹنا اچھا ہے نخل تاک کا
کب سہی ضرب سخن راسخ کسیکی طبع تیز — یاد بھی ہے تازیانہ توسن چالاک کا
بندہ خط و خال کا عنبر ہوا + — مشک کب اوسکی زلف کا ہمسر ہوا
منزل مقصود کا پایا سراغ + — خضر میرے پانون کا چکر ہوا +
بے خم ابرو تری یہہ ماہ نو + — دیدۂ مشتاق مین خنجر ہوا +
راسخ اب اوسکے لب میگون بغیر — کوثر کا لب یہان لب ساغر ہوا
جوشش ترک فلک کو بھی ہوا ڈر پیدا — تیغ تیری سے نے کیئے اور ہی جوہر پیدا
سختی دہر نے رکھا ہے گران بار مجھے — لون درم ہات مین تو ہوتے ہین پتھر پیدا
گو نگاوس شوخ کا اقرار ہے بھی اور نہین — ہیرے ملنے سے اوسے انکار ہے بھی اور نہین
لاغرے ضعف ایسا ہے کہ شکل عکس خس — بستر غم پر پڑا بیمار ہے بھی اور نہین
خاموشی سے دل جلے کہنے سے جلتی ہے زبان — حال اپنا قابل اظہار ہے بھی اور نہین
گہ اوٹھا لیتا ہے گہ سینہ پہ رکھتا ہو وہ ہات — سانس لینا اب ہمین دشوار ہے بھی اور نہین

چین بے دیکھے نہیں اوس رخ کے آتی ہے جان
وہ تجلی قابل دیدار ہے بھی اور نہیں

عکس عینک کیطرح انکا دیکھکر جی سے وہ
دہر میں اب راسخ بیمار ہے بھی اور نہیں

اوس آب حیات سے جدا ہوں
مچھلی کیطرح تڑپ رہا ہوں +

اوس بت کو کہدونگا رام راسخ
ایک میں بھی تو بندۂ خدا ہوں +

کنج غم میرے تن پہ داغ سے روشن ہوا
خانۂ تاریک میں اپنے مہ تاباں ہوں میں

مصحف روئے صنم کا ورد شب کرتا ہوں میں
گرچہ کافر ہوں ولیکن حافظ قرآن ہوں میں

وحشیاں خط سبز اسکے راسخ +
تنکے گلیوں میں چنا کرتے ہیں

ہلی نہ کرۂ ناری سے عشق کی آتش
مرے بنا دیں سے جلاے آب و گل شعلہ

اسے سنگلبند گلشن یہاں اپنا آشیاں ہے
اسکے نہ فصل گل میں زنہار توڑ ڈالے

ایک شور الاماں ہے ارض و سما سے پیدا
دنیا میں تو نے ظالم کیا مار توڑ ڈالے

خیال زلف پیچاں شام غربت کی سیاہی ہے
تصور روے تاباں کا دعاے صبحگاہی ہے

ٹپکتی ہے سراسر حسرت دیدار نامہ سے
سواد مردم دیدہ سے ترکیب سیاہی ہے

ابتو بیدار ہوا ہے طالع خفتہ میرے
آج سونا ہے نہ دامن جلا دے مجھے

کمال راحت دل رنج دنیا کو سمجھتا ہوں
دہان اژدر طول امل آغوش یاد ہے

دل وحشی کو ہے خار غم ہجر اسے آسایش
علاج خوف فنا سد رنگ آخر نوک نشتر ہے

عبور بحر آفت خیز ہستی ہے تجرد میں
سبکدوشی تعلق سے مرے کشتی کا لنگر ہے

مفتون صنم یہ دل دیوانہ ہوا ہے
یہاں کعبہ نثار در بتخانہ ہوا ہے

میل آہن ہے میرا مصرعہ بچشم قیچ میں
بیڑیاں اعدا کے پا کی مہندی شعار ہے

خوش ہوں میں تصور میں جیسے کوئی طفل
پستان جو بنیا دے تو وہ انگشت کو چوسے

بے دیدۂ گریاں ہو کہاں دل کی صفائی
روشن لگن رہتے ہیں وقت وضو سے

راجہ تخلص مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب نام فلک مرتبت گردون صولت والا احتشام زینت افزاے جاہ دہلی خامۂ عاصی کو وصف تحریر سخا میں بجاے قطرہ گوہر بے بہا نیسان طبع سے صدف کاغذ میں ٹپکانے کی ہوس

حسن بازاری کہو کیا مال ہے
کیا جانے ہمدم ہمین کسوقت ہو وحشت
روانہ ہوے لیلی جا نکر دو اعث مجنون
زلف کے یاد حکایت آئی + +
وہ پیام یار لایا اس ڈہکوی فال نیک
یہہ سچ ہے کہ تلوار کی ہوتی ہے بُری آنچ
قسمت مین تہی دوستونکی دشمنی مجہسے رہی
قیس کو مکتب مین ہتی تہی آہ لیلی سے بحث
پیچتا آگ سنگ ہے اسکے [illegible] آ جب +

ماہ کنعان ہو تو اوسکو لیجیے
ہر وقت رہے طوق و رسن انکے ہمارے
بہلا کب چاہ رہتاب راجہ ہا تہراتی ہی
اور شب بڑہ گئی شامت آئی +
پاسے قاصد چہوڑا اور دست سوال چہوڑ
کیا قہر ہے تیغ نگہ یار مین گرمی +
سیہ اکہر ڈہانے کو نقش بوریا آنے لگے
اے مری جان غم جو ملتا ہے تو دل معلول ہے
کہیے باتو نہین اوسکو ہو پائی +

رفعت لا اعلم طفل سخن آغوش دایۂ کاغذ مین پہلتا ہے خامہ انکی صفت
مین خوش بیانی سے چلتا ہے

بلبل سے کہی تہی رو رو ہم ہوئی قفس مین
کچھ نہ آیا کسیکو یارب کسیکے بس مین

رسا تخلص لا اعلم قلم کے بخت نارسا جو الہی رسائی کیفیت حال کو نہ پہنچا

ہم بھی ہین رسا وفت کہ کیا اپنے سلیمان
ہے قبضہ مین ہر ایک پریزاد ہمارے

رضا تخلص لا اعلم نام انکا کچھ معلوم نہوا ارام پوری طور کلام اس صنع کا
سخن پہ راضی ہو رضا ایسا فرمایا

اب کوئی لحظہ مین مجنون پہ بلا آئی ہے
جرس ناقۂ لیلی کی صدا آتی ہے

رستم تخلص سید رستم علیخان نام قلم کا یہہ حال ہے کہ انکی تحریر لطیف مین
باوصف وہ نہ بانی لال ہے اسکے دبدبۂ سخن کے آگے رستم کا کلام زال ہے
زور آور دن کا اسکے روبرو یہہ حال ہے

کب تلک ہجر کے دن دیکہیں ہم دیکہیں گے
آستین اشک سے ہم راہ کو نم دیکہیں گے

رسوا تخلص لالہ آفتاب راے نام بعہد سلطنت محمد شاہ فردوس
مکانی جنون نے مزاج دماغ سودا انجیر کیا وحشت نے انکا دامن دل کہینچا

سوے صحرا اسے دیوانگی ذوق امیز کیا دختر رز سے اسقدر محبت رکھتے تھے
کہ ایک لمحہ جدائی اوس معشوق کی شاق محو نظارۂ جمال یار ایسے کہ دیدار
کے مشتاق ہاے میخانۂ جہان سے وقت رخصت تنگچکان مدہوش بادۂ محبت
کو جو انکے دوربین تھے وصیت کی کہ بعد انتقال لاش اس سرشار راوق
عصیان کو مے سے غسل دینا اونھون نے ایسی ہی میت کی دیکھیے قدرت
خدا کہ کفن سے ہرگز بوے شراب نہ آئی معبود مطلق نے اسطرح بھی
ہر مدہوش شراب غفلات کو اپنی قدرت دکھائی سبحان اللہ ذات غفار الذنوب
ستار العیوب کا کس زبان سے شکر ادا کیجیے کسطرح اوسکی رحمت بیکران
اور عنایت بے پایان پر جان نہ دیجیے گنہگارون پر رحمت ہے یہہ کمال محبت
ہے اگر ہر بال ہمارے بدن کا زبان ہو اور عمر خضر میسر ہو اور ازل و ابد
لاکھون بار شروع و تمام ہون تو بھی کم سے کم نعمت کا شکر ادا نکر سکین عجز
بندگی و بیچارگی ہم جیسے عاجز عصیان شعار جنکے بے ادبی کا کچھ ٹھکانا ہی
نہین بھلا کیا کر سکین یا رحیم مجھ جیسے گنہگار پر تری بخشش بے پایان
یا اللہ ایسے عاصی بیمقدار پر یہہ تیرا احسان شایان آمین رب العالمین جسکا
شکر بہت چاہیے اسے کمترین شوق سخن رسوا کرتا ہے انکی بدنامی سے
نہین ڈرتا ہے

کوسے جانان زمین پہ کہ اشک فشانی سے نم نہین
رسوا ابھی اس زمانہ مین مجنون کہین کہ ہم نہین

ایام جوانی ہو نشا ہو سر جو ہو
یہہ سب ہو پہ جانان مری آغوش مین تو ہو

ہے زندگی کا لطف تب اے شیخ خوش اوقات
جب ہات مین ساغر ہو صراحی ہو سبو ہو

رسوا کو کہا دیکھکے کل شیخ نے گستاخ
چل دور ہو فی النار ہو کافر ہو جہنمی ہو

رسا تخلص مولوی علیم اللہ نام وطن انکا مطلع خورشید عالم طبع کی
بحث نفی و اثبات منطق شاعری مین طالب علم فکر سے مدرسہ کاغذ
مین یہہ تکرار و گفت و شنید طبع رسا فہم ذکا

کب حوصلہ تھا دلکو ستمگر کی چاہ کا ۔۔۔ خانہ خراب ہوئیگا رو سیاہ کا

راقم تخلص غلام محمد نام راقم کو جب اور کیفیت اظہار نہو ئی تو فقط اس مثل کو پیش کیا طبیعت ناچار ہوئی

جب مین نے کہا تمنے ملاقات اڑا دی ۔۔۔ تو ادس نے ہنسی مین یہ مری بات اڑا دی

رضا تخلص سید محمدی نام شاگرد میر ضیا ذرہ فکر میر ضیا کے عکس سے یون چمکا

نقش شیرین کا تیشے سے ہو یہ سکا پیدا ۔۔۔ یہہ نہین ممکن کہ جا لے خاطر فرہاد سے

رضا تخلص میر رضا علی نام لکھنو انکی سکونت کا مقام سخن سے راضی بر رضا جو ایسا فرمایا

مت پوچھیو رضا کا کچھ حال غم تنہائی ۔۔۔ اک دل تھا سو کھو بیٹھا اک سر ہے سو سودائی

رضا تخلص میر محمد رضا نام عظیم آبادی قول بعضو نکا ہے کہ لکھنوی ایسا فرماتے ہین یہہ سخن زبان پہ لاتے ہین

اسکا کچھ انجام بھی سمجھا کہ تو نے اے فلک ۔۔۔ حسن ذرا فزون ہاں یہان عشق شور افزا کیا

رضا تخلص مرزا جیون نام وطن شاہجہان اباد صاحب دیوان میر نظام الدین ممنون انکا اوستاد

کون ہے وحشی کی اسکو اسقدر ہی یاد آہ ۔۔۔ سنگ ہے ابتک بہرا جو دامن کہسار مین

رضی تخلص سیف الدولہ رضی خان صلابت جنگ نام وطن شاہجہان اباد عرصہ قریب ہوا کہ رخت ہستی سرا ے دنیا سے بطرف منزل عدم باندھا رحمنا برضاء اللہ تا یوم تشادیہ سخن ایسا زبان پر آیا جو مرے امتحان پر آیا

دیکھ ٹک شمع کو عاشق کے ستانیوالے ۔۔۔ اسطرح جلتے ہین اور ون کے جلانیوالے

راقم تخلص لالہ بندرابن نام ساکن جہان اباد یا متہرا معلوم نہین کہ شاگرد مظہر ہین یا سجاد شعرا راقم انکے ترقیم کو یون رقم کرتا ہے انکے مضمون کو سلک غذسے منظم کرتا ہے

اب اور لگا ہونی ایجاد گلستاں میں || راتوں کو لگا رہنے صیاد گلستاں میں

رفاقت تخلص مرزا نگین نام رفیق سخن شفیقان شعرا سے بزم کانفرنس میں اس رفاقت سے ہم فن

برسوں کی ایک دم میں رفاقت چھوڑ دی || کیا ایسی زندگی کا بھروسا کرے کوئی

رغبت تخلص میر ابو المعالی نام وطن لکھنؤ طرز تحریر سخن میں یہ وضع ایسا کلام

یاد سے رالو نکو چھپ چھپ کر وہ آنا اپنا || چٹکیاں میری وہ لے لے کے جگانا اپنا

روشن تخلص روشن شاہ نام میرٹھ میں بلباس فقیرانہ بسر کرتے بریلی وطن چیلہ روشن چراغ طبع کا شعرا کے میلہ میں فرش کاغذ پر صدا سے یا علی بلند کرتے ہم سخن

آپ کرتے ہیں بار بار نہیں || ہمکو ہاں کا بھی اختیار نہیں

رفیع تخلص رفیع الدین خان نام شیو خان لکھنؤ سے ہیں تمنائے زیارت حرمین محترمین میں سر کو قدم کر کے اپنا کام کرتے ہیں واسطے طواف کعبہ ابروے لعبت مضمون کے جہاز کاغذ میں حاجیان شائق کے روبرو اس طرح احرام کرتے ہیں

نالوں کے ستانے سے حذر کر ظالم || عرش بھی آہ سے مظلوم کے ہل جاتا ہے

رنگین تخلص لالہ پرن لعل نام قوم کا تیسہ ساکن شاہجہان آباد ایام تزئین دست مزاج سخن حنائے فکر شعر سے پائیں شوخی رنگین

رنگین نہیں ہیں قطرہ شبنم سے باغ میں || باد صبا نے عرق سے بھرا ہے ایاغ گل

رفعت تخلص مرزا قاسم علی بیگ نام تلمیذ یافتہ شیخ قلندر بخش جرأت اور مہربان خان رند سے بھی فیض پایا مولد و منشا دہلی ریاست بزرگان مشہور مطہرہ چشم سخن ایسا مضمون رومال کاغذ سے لے کر پاک کرتے آیا

دیوار گلرخان کا سایا اگر پڑا ہے — زاہد بتا تو مجکو طوبے مین شاخ کیا ہے
ہے خیال نگہ یار سے آہون مین اثر — کیا ہے پیکان نکیلا یہ مرے تیر مین ہے
حضرت پیر کے قدم سے یہہ فیض ہوا ہے رقت — دم عیسی کی حلاوت مری تقریر مین ہے

رونق تخلص میر غلام حیدر خان نام ساکن عظیم اباد رونق اشعار رنگین مین انکی ایسی استعداد

رحم کر اید وست گاہے خاکساری پر مرے — نقش پا کیطرح تیرے راہ مین افتادہ ہون

رند تخلص مہربان خان نام علم موسیقی مین سازو برگ کابل امیر وقت ہمچشمون مین بترتیب مضامین سایل صاحب دیوان مرد خوش بیان کلام رندانہ طرز بے باکانہ یہ طور تقریر ایسا انداز تحریر

بہی کب تلک چشم تر جا ئیگی — یہ ندی چڑہی ہے اوتر جائیگی
دلکا گہبرانہ کہون یا کہ نفس کی تنگی — دیکھیے کیا کرے صیاد قفس کی تنگی
ہے مری جان کا یہی دشمن — رند اس دل کو خوار ہونے دے

رضا تخلص حمید الدین نام رئیس چاندپور سخن گو و طباع مشہور

آہ کیا دن ہے کہ ہم ساتھ تیرے او گلرو — دو قدم صحن خیابان مین چل بیٹھ گئے
اب یہ حالت ہے کہین چھپ کے تیرے کوچے مین — ہین گنہگار جو دیوار تلے بیٹھ گئے

رند تخلص لالہ گنگا پرشاد نام زلف سخن مین مشاطہ فکر جرأت سے ہاتشانہ اصل لکھنؤ کشمیر زاد رند مشرب کلام رندانہ

نہین پیکان پہ جو ہر نامہ وحشی تیر پہ لکھا — اشارا قتل کا قاتل نے کس تقصیر پہ لکھا

رنج تخلص میر محمد نصیر نام سلسلہ نسبت پیرون سجادہ نشین خضر شعرا سے بلا اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ علم موسیقی مین مشاق کمالات مین طاق فرمانروا ے ملک خوف و رجا برکت انفاس متبرکہ بے انتہا شہسوار ابلق جذب و سلوک یکہ تاز اشہب الفقر فخری دو ٹوک سخن عاشقانہ والفد عشاق کلام مشتاقانہ زخم جگر خدنگ مژگان کا مشتاق دست فکر مین

قلم کے آرنج ثمر مضمون ہے یا ترنج رنج کے کلام سے جی کو راحت ہے کیا نادر فصاحت ہے

یقین ہوگیا دیکھکر اوسکا قامت ۔۔۔ کہ بیشک قیامت مین دیدار ہوگا

رآزہ تخلص لااعلم اسم مبارک پردہ دار راز سخن سے حاصل نیاز رہتا ہے دہیان ایک قلم تا زلف کا ۔۔۔ صفحہ کو دے لکے رشتہ مسطر سے ہی غرض

رنگین تخلص سعادت یار خان نام شاگرد شاہ حاتم ذو الاحترام سیاح اشہار سیار ہر دیار عہد شباب مین سینہ محبت گنجینہ تودہ تیر مژگان دلبران ایام جوانی مین دل مشتاق منزل سپر شمشیر لعبان سمند خامہ بہ تصنیف رسالہ فرستا مہ عرصہ قرطاس پر جولان زاہد کلک بہ تحریر مثنویہا سے معرفت آگین بزاویہ درعہ تسبیح خوان پھر صاحب گلشن بیخار کی کج طبعی اور شوخی کا بیان آیا دیکھیے ان صاحب کے حقمین اونھون نے اپنی کتاب مین کیا تحریر فرمایا د چون دو اوین دیگہ بلی بہ ہزل و ریختی وغیرہ است کہ ایراد آن باین ذخیرہ نیساز د بنا بر آن از دیوان ریختہ و بیختہ باوقت تمام این ابیات گزیدہ شد الخ مخدومان والاجاہ غور ہے انکی تحریر کا یہ طور ہے انکے کلام کی اہانت کرتے ہین کس پردے مین فاش ظرافت کرتے ہین جو انکی تحریر کا حال ہے وہی انکے اوستاد و یاران ہم صحبت کا احوال ہے انکے اوستاد وغیرہ مانع نہوئے کیسے اچھا کہنے پر قانع نہوئے انکے اوستاد اور انکے دماغ مین تختہ بھرا ہے نہین نہین سودائے خام پک رہا ہے کلام میان رنگین بڑا رنگین کف کاغذ حنا ے عیش سے بکمال شوخی تضمین

داڑھی مین ترے جاؤن خالق ہے تو خلقت کا ۔۔۔ کب ہووے بیان مجھسے ذرہ تری قدرت کا
تو ہی وہ جوان جس نے پھر کر کے زلیخا کو ۔۔۔ یوسف کو کیا مفتون اوس چاہ سے صورت کا
اور حضرت عیسی کو بن باپ کیا پیدا ۔۔۔ مریم کا مرے والی شاہد ہے تو عصمت کا
سمجھے گی اوس سے صحبت کسطرح کچہ کہہ نہین سکتا ۔۔۔ وہ ہرجائی ہے اور بیشغل مین بھی کہہ نہین سکتا

رسا تخلص مرزا کریم الدین صاحب عالم عالم طبع انکے مضامین نادرہ کا محرم طبع رسا ذہن ذکا

جاتے ہین کوئے عشق ستمگر مین پینکہ
سرگرم یہان آج ہے بازار قضا کا

رجا تخلص میان غلام محی الدین خان نام ساکن حیدرآباد میان فیض صاحب جیسے شاعر انکے اوستاد

عشق کرتے ہین ہست عدم کے ہون درمیان
ایدہر سے کام ہے نہ تو اودہر سے غرض

ربط تخلص راے بالاپرشاد نام حیدرآبادی نظم سخن مین جو انکو ربط و ضبط ہے یہ میان فیض صاحب کی اوستادی

باریک تر ہی راہ عدم سے نہین قبول
تیرے تو یار ہوے کرنے نہین غرض

بیمار چشم ہون لب جان بخش کے سوا
عیسی کی تجکو چارہ گری سے نہین غرض

رہا تخلص غلام محمد خان نام کمین برادر عنایت حسین خان مشہور متوطن شہر دہلی شاگرد خلیفہ میر گلزار علی صاحب اسیر

شادی سے کبھی غم ہے کبھی وصل کبھی ہجر
ہر روز نیا ڈہنگ ہے اس چرخ کہن کا

الحمد ہی پڑہا شاکر یار نے لگے سنکر
کچہہ وصف کیا مین نے جو بیساختہ پن کا

شیر ہو باہون کو ہم پہ کردیا تو نے فلک
اچہا چہنا تیرا اے گردون گردان ہوگیا

پیکان جو ٹوٹ کر مرے سینہ مین رہ گیا
کہنے لگے کہ مفت گیا تیر ہاتہہ سے +

قدمون پہ مرے آپکے صاحب معاف ہو
پانو نکو چہو لیا ہو تی تقصیر ہاتہہ سے

جلے ہین دل سلگتے یاد زلف شمع رویان مین
یقین ہے قبر سے اپنے دہوان محشر تلک نکلے

دامن نہین ہم کہتے ہین گریبان نہین رکہتے
ہم کچہ خلش خار بیابان نہین سہتے

کس روز خیال مہ کنعان نہین رکہتے
کس روز ہم آبادہ زندان نہین رہتے

لکہا وصف کمر مین نے تو بولے +
تمہارے دام مین عنقا پہنسا ہے

جو یہان گوشہ نشینی سے ہین آزاد
او نہین ششدر ہیچ بوریا ہے +

حرف الزاء

زکی تخلص شیخ مہدی علی نام مرادآباد وطن لکھنؤ جیسا شہر انکا مسکن ہو رہے بے بدل اچھی فکر غزل پیشکار تحصیل حضور مضافات سہارنپور شخص ضعیف اور سن رسیدہ سیاح اطراف جہان دیدہ مرد دانا و عاقل بندہ کو ہے اون سے نیاز حاصل

جمال یار پہ ہمنے یہ ٹکٹکی باندہی + کہ اپنی آنکھہ کا تل اوسکے منہ کا خال ہوا
وحشت ہے آشکار زلیخا کے حال سے آنکھیں بیان کرتی ہین افسانہ خواب کا
نہ گرد راہ نہ بانگ جرس نہ نقش قدم اودہ اس قافلہ جاتا ہے زندگانی کا +
غبار قیس مین جان آگئی لیلا کی ٹھوکر سے اوڑا جاتا ہے مجنون ہنسکے ہر ذرہ بیابان کا
شعلۂ حسن کبھی برق جہان سوز نہو آفت جان زکی دل ہی کا آجانا تھا
دہوم دیوانی اوڑاتی ہین پریزادون کے شمع محفل کو لگا دیتے ہین پر اسکے پر
یہ جگر و لگا ہے اے سوز محبت ورنہ پھینک دیتے ہین شرر سینہ سے پتھر باہر
یوسف کا اپنے دہیان ہے تحریر خط کی وقت ڈر ہے کہ اونگلیان نہ قلم ہون قلم کے ساتھ
حسرت اے تازہ اسیران قفس آتی ہے دہوم سے فصل بہار ابکی برس آتی ہے
پیار کی باتین غضب ترچھی نگاہین چھپان مہربانی قہر ہے نامہربانی قہر ہے +

راز تخلص میر مظہر علی نام ملازم احمد علیخان شوکت جنگ راز دلکا پردۂ سخن مین راز و نیاز ہو کر بیان کرنے کا آہنگ

اگر کچھ بس بھی ہوا اپنا تو کاہیکو یہ خواری ہو بچا ہین اوسکو بھی ناصح ہوا الفت اختیاری تھا

زینت تخلص از ارباب نشاط ایک صاحبہ شاہجہان آباد کی ہین ... صاحب غریب مقتول شہید کشتۂ غمزہ اونکے تھے شاہد وفا سے ترک انکی وطن سے جبر آ غربت لکھنؤ کی حصول عاشقون سے اشارہ ابرو محبوبہ سخن کا چرچا ہے سخن کو ان سے زینت ہے یاران شائقین کو صحبت ہے

شب جہتا ہین تا صبح زینت + خیال یار ہے اور مین ہون +

راز تخلص میر برہان الدین نام ربط تحریر خط شکستہ درست ل ازانکا راز سخن

نونہالان شائقین کشادہ خاطر کے روبرو چیت

چرخ کے کیسے انقلاب ہوئے + | پھر کبھی ہم نہ کامیاب ہوئے

زائر تخلص میر حیدر علی نام کشمیری یہہ بھی اونکی نظم تحریری

ایکدن پہلے ہی دنیا سے اوٹھانا ہمکو | یا الٰہی شب ہجران نہ دکھانا ہمکو

زمان تخلص سید محمد زمان نام امروہا وطن دیکھنے مین نہ آیا ان حضرت کا مجموعۂ سخن کلام ایسا فرمایا جو لکھنے مین آیا

عارض ہی گل کا صاف دلیکن جھلک نہین | نرگس کے چشم ہے یہ نکیلی پلک نہین

زکی تخلص جعفر علی خان نام بندہ اور کیفیت سی محروم دقت ارقام کلام ایسا ارشاد کیا سامعین کا دل شاد کیا

عشق مین نسبت نہین بلبل کو پروانے کو سا | وصل مین وہ جاندی یہہ ہجر مین جلتے رہے

زخم تخلص بسم اللہ خان نام حیدرابادی دیکھی انھون نے میان نصیب صاحب کی اوستادی انکی تیغ قلم تیز ہے سپاہی فکر کا جو ہر خونریز ہے زخم دل سخن مرہم اصلاح سے مندمل ہو جسکے سننے کے لیے ہر مشتاق کا بلبل دل ہو طبیعت کا شاعر بسم اللہ خوان جسکے صحیفہ کا یہہ عنوان

واہ وا اپنے رہوا سے شیر واہ + | سے تمنے آہوگیری اچھی یاد کی ++

حرف السین

سامان تخلص میر محمد ناصر نام ساکن کانپور معلوم نہوا انکا کچھ اور تذکرہ ہر چند خامہ بے سر و سامان ہے اسیر کیا تحریر ہے کیسی شان ہے

رقیب اسطرح جلتے ہین ہمین دیکھ | مگر رشتہ مین ہین اوس شمع رو کے

ساقی تخلص مرزا محمد جان بیگ نام ابتدا انکے قپچاق جو ایک صحرا ہے ترکستان مین شہرہ آفاق انکے والد نے کشمیر جنت نظیر مین ریاست اختیار کی پھر دہلی مین رہے اور حضر شعرا سے بیعت ایکبار کی دونوں زبانون مین شعر کہتے شاہدان مضمون سے خوش رہتے اسنے ترک کشمیر کی دہلی مین

نہ کی تمام ہوئی جسکے صفحۂ کاغذ پر یون تحریر کلام ہوئی

مرغان قفس ڈنکو پھڑکتے ہین ولیکن ‖ دن رات تڑپتے ہین گرفتار تمھارے

سبحان تخلص عبد السبحان نام سبحان اللہ آبرو اسکے اوستاد کامل الحمد للہ

جان و دل سے قبول سب جانا ‖ پر گلی مین ترے نہین آنا + +

سائل تخلص مرزا محمد بیگ نام دہلوی نژاد پہلے شاگرد شاہ حاتم پھر حضرت سجدہ گاہ شعرا سے مشورہ سخن باہم سخن سے طبع سائل طبع پر سخن مائل

وہ حمایل ہو گیا دست شکستہ کیطرح ‖ آہ اپنا جسکو مین نے قوت بازو لیا

سعادت تخلص مرزا اسمعیل نام پسر مرزا علی اکبر پیدائش دہلی ابتدا ایران شاگرد قلندر بخش جرأت نظارہ گیان ہوا دار گلستان بخزان سفینہ بے کینہ کی خدمت مین گذارش ہے کہ پھر صاحب گلشن بیخار کی دیکھیے حرکت یہہ فقرہ اسکی نسبت ہے جسکی یہہ عبارت ہے کہ فی الجملہ طبعش ہموارہ علوم بیشو دانکی حجت یہہ ہے بیٹے کی نصیحت یہہ ہے کسیکو برا نکہو بلکہ اچھا کہو

ناقۂ لیلی جو ٹھہرا دیکھے مجنون نے آہ ‖ بول گیا تیر ابھی بیابان سے ساربان دل لگ گیا

سخن تخلص حکیم مرزا محمد حسین نام مولد دہلی اصل کشمیر بعلم طب سے آگاہ فارسی مین شاعر تحریر نسخۂ شراب الصالحین سخن ظاہر ہوتا ہے تجربات کلام سے پیرستان سخن کو میخانۂ کاغذ مین سرور آتا ہے اسکی کیفیت تمام ہے

جو ہمین جان نکلی وہ ہمین آن نکلا ‖ بھلا مرتے مرتے تو ارمان نکلا +

سرسبز تخلص مرزا زین العابدین خان نام نہال سخن کی چمن کاغذ مین بے لطف سے ہوتی ہین ڈالیان تمام سرسبز ہے حدیقۂ سخن جس مین پھول مضمون کا گلشن جسکے ثمرے باغبان نہال ہے دور خزان پامال ہے تختۂ کاغذ مین یہہ گل ہے طاہر فکر جسکا بلبل ہے

قسمت سرسبز رو تا ہون تی ہر جب یاد ‖ وہ صورت مجھے پیاری پیاری کیسی

سجاد تخلص میر سجاد نام مولد و منشا فخر دہلی غربت سے جب وطن مین آئے
شوق سخن یہہ تھا کہ تا قیام ہمیشہ مشاعرہ مین شعرا کو بلاتے اب یہہ انجمن
سے گئے اور یہہ سخن ہے

خواہ خط اور خواہ ابرو خواہ مژگان خواہ زلف	ایکدل رکھتے ہین جو چاہے سو لیجائے آوے

مخمور تخلص لالہ دیوانی سنگہ نام قوم کا کایتھہ اسکے سخن کی یہی ہے
بہر حال نہایت

طوفان نوح آگے ہے تا اب پھر نظر مجھے	گریبان رکھے ہے جون ترے یہہ چشم تر مجھے

سراج تخلص سراج الدین علی نام مصباح عقل و دانش سے روشن ہوا
شعلہ عشق بہت تر ساختہ تن پہ شرر افگن ہوا پیر دلمین چراغ محبت اوس
بت کا روشن ہوا خدا کی شان صرف برق حسن انکا خرمن ہوا آخر الامر چراغ
دل پر وقع معرفت ہوا کو ترجم واللہ کا دامن ہوا حکم ملاقات شمع و پروانہ کا دلمین
مسکن ہوا افراط الفت پر شمع اوس نور شمع و پیر کی پروانے کو وصل کی پروا انکی
کو اچھا بالکل کر دیا سراج نے مانند پروانہ اوس شعلہ شمع حسن پر تصدق ہو کر
اپنا چراغ ہستی گل کر دیا عاشق کو نہ وصل کی توانائی نہ ہجر کی طاقت آزمائی انکو
شاعری سے اس مین شمع جانگدازم تو صبح دلکشائی * سوزم گریست نہ بینم پیرم چہ
بیخ نمائی * نہ یکدیگر بہم دو را آنچنان کہ گفتم * نہ تاب وصل دارم نی طاقت
جدائی * وہ شمع سر بشعلہ ہوئی سر بانند وہ پریشان کر کے بخاطر جمع ساتھہ
چراغ روح سراج کے ہم جلوہ ہوئی آتش عشق نے دونو کو ایک آگ مین
جلایا اور درمیان سے اوٹھا پردہ دوئی سراج عشق حقیقی ہمراہ دست
جب وصل ہوا تو آپ دشمن آپ دوست عاشق کا چراغ زندگی باد اجل نے
بجھا دیا معشوق کی شمع عمر گداختہ دل سوختہ تن کو سوز عشق نے جلا دیا
معشوق مانند شمع اشک ریز عاشق صورت پروانہ جلنے مین تیز شکر ہے کہ
مین سوا اسکے اس غزل کے اور کچھ کبھی سماع شاعر مین نہیں پہنچا سراج کا کلام

کحل دوات مین میل خامہ کو کحل الجواہر مضمون سے آلودہ کرکے واسطے حصول بصارت معنی کے یون چشم چہار کی معشوق سخن سعید ہے عاشقونکو دید روز عید ہے

بیمار غمی اوس سے ملنے سے بہتر کیونکر ہوا | اب پری کو نہین خوش آتی ہے انسانکی بو

سکندر تخلص خلیفہ محمد علی نام پنجابی شاگرد محمد شاکر ناجی لاکلام وشعر کہنے کا شوق تھا پہر شراب پینے کا بہی ذوق تھا سیر دہلی کرکے حیدرآباد پہنچے اور وہین انتقال کیا مین نے اونکا بیان تحریر حسب حال کیا سکندر فکر پہری حقیر شوق سے طرف ظلمات مضمون کیا تیرہ فکر طبع سوے سینہ داراسے مضمون پر خون کیا طبع نعیمی کی سکندر سے ملک سخن پہ زور آور ہے

سحر گہی پر اچمن مین کونسا خورشید رو یار آیا | کہ شبنم گل کے منہ پر اب تلک پانی پہر گئی ہے

سعادت تخلص سعادت علی نام امروہا کے ساکن اور کیفیت معلوم نہین کہ کیسے تھے اور کیا سن سخن کو سعادت ہے انکی نیک عادت ہے

یار ہے جو رقیب لڑتے ہین + | یہ بھی اپنے نصیب لڑتے ہین +

سلطان تخلص نواب نصر الدین خان نام خامہ اسکے بیان حال مفصل مین ناتمام مضمون اس سلطانکی رعیت ہے لشکر سخن پر نصرت ہے

اوس لب سے کیا لعل کا جب رنگ برابر | دیکھا تو نہین اوسکے یہ پاسنگ برابر

سلیمان تخلص لا اعلم یہ انگشتری سخن براے تسخیر جنات مضامین لوح کہن

نکلے ظالم سے ملا دیکھیو طرار ہی دل | کچھ بھی وہ ہر گز نکلیا بل دو جگر دار ہی دل

سلام تخلص نجم الدین علی نام ساکن جہاں دہلی اور کسی حال سے عاصی کو آگاہی نہ ملی شاہد سخن کو سلام کلام سے کلام لاکلام

حدیث زلف چشم یار سے پوچھ + | درازی رات کی بیمار سے پوچھ +

سرعت تخلص اسکے احوال سے سرعت کی تو بندہ نے بھی تفتیش مین نہ جرات کی

موجین مارین کہ قلزم عمیق مین چشمہاسے حباب دیکہہ ہارین کلام اونکا وہ
نخل ہے کہ ثمر اوسکا مزا اثمار اشجار خلد کا دیتا ہے ایک ایک مصرعہ موزون
سے شاخ طوبی کیفیت فضاے بہشت لیتا ہے خنجر مصرعہ کا جو زخم کہائے
تو ہر مرتبہ مزا شہد شہادت کا پائے اور نشان زخم نظر نہ آئے تو کسیکو
کیا دکہائے روشنئے شمع فکر اونکی آذر مشعل وادی ایمن ایک دودمانسے
ہین طائر مضمون اور طوطی سدرہ ایک آشیانسے ہین مرغ مضمون شاخ
مصاریع پر اس رنگ سے نواسنج جسکی نغمہ پردازی سے بلبل ہزار داستان
کو رنج طوطی تصویر سخن گلدستہ کاغذ پر اس وجہ سے دستان سرا ہے
کہ ہیچ عندلیب باوصف اعجاز گویائی گنگ بے سر و پا ہے دام ابیات
مین مرغان مضامین بہزار شوق شکار ہوتے ہین صیادان طیور سخن اسکے
فکر طبع کے پہندے مین گرفتار ہوتے ہین اگر مرقع بہزاد مین تصویر جیسی مضمون
خامہ جادو نگار لکہے تو ہر تصویر ذی روح اور گویا ہوکر محو حیرت ہو رہے
کلام اونکا وادی کاغذ مین گم گشتگان دشت سخن کو خضر ظلمات مطلب ہو
سخن کی اور اونکی کثرت الفت سے ایک صورت ہو گئی یہی سبب ہے کہ
قصیدہ غزل سے بہتر ہے پر غزل جو بہتر قصیدہ سے نظر حقیر مین غزل چشمۂ
خورشید اور قصیدہ جوی شیر سے سفید امکان نہین کہ غزل مین
شعر بے لطف ہون اور قصیدے مین باکیف ایک ایک سے بہتر اسپر حسد و عیب
لگائے ہزار حیف طبع نیازمند کو طرز کلام اونکا نہایت پسند مذاق معانی
سے خواہش شوق خورسند اگر عنان کمیت کلک طرف ساحت صفت پہیری
تو نرگس کو ہما سے افضل تر بنایا اور جو باگ شبرنگ قلم سمت عرصۂ ہجو
معطوف کی تو عنقا کو پشہ سے کمتر کر دکہلایا صاحب گلشن بیخار کو کیا ہوا ہے
جو سودا کی بابین یہ فقرہ لکہا ہے مرزا از اقسام شاعری در مثنوی فکر معقول ندا شت الہ صاحبو
جس شخص کو یہ قدرت حاصل ہو کہ جس طرف کو طبیعت مائل ہو تو یہ تو آفتاب طبع سے مہر کو

سایہ سے بدتر کر دکھائے جو دست فلک سے سایۂ دیوار کو رشک ظل ہما بنائے کیا مثنوی ہی یہ کہہ سکے کیونکہ میرا جی رہ سکے کلیات میں ایک مثنوی دیکھنے میں آئی واہ اللہ اللہ سبحان اللہ کیا کیا شعر اوس میں لکھے ہیں کہ اونکی کیا تعریف ہو کس زبان سے اونکی توصیف ہو غرض کہ وہ صفا اونکا جسقدر کہیے زیبا سوداے سخن شاہ سخن شاہ حاتم سے خریدا اصفر اور احباب شائق کو سوداے شعر اسدم سے دیا سودا نے اوٹھانے والے محبت سے کے جو دعوے سخن کرتے ہیں اون سے یون کام لیا

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا
موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا

پڑہیے درود حسن صبیح و ملیح پر
جلوہ ہر ایک میں ہے محمدؐ کے نور کا

نور اخذ ہنر کرنے میں اپنا میں گنوایا
چون آئینہ جوہر نے مجھے عیب لگایا

جلوے سے ترے ہم ہیں صنم بزم جہاں میں
گر شمع نہووے تو شب تار ہے سایا

کام آب کا لے خاک سے بھی روشنئے طبع
آئینہ نے منہ خاک سے پھر عمر ڈہلایا

کچھ کبر سے خاطر میں نہ لایا ہمیں کوئی
رتبہ کسی خاطر میں ہمارا نہ سمایا

صیاد خرابات جہاں میں ہوں کہ جس نے
نام اپنے بزرگوں کا خم سے میں ڈبایا

میں ننگ ہوں تا کہ قبیلے میں سے کوئی
میراث کے لینے کو بھی وارث نہ کہایا

رونے نے کیا حال دل اوس شوخ پہ روشن
سودا نے دیا عشق کا پانی سے جلایا

مجھ صید ناتوان کی احوال کو نہ پوچھو
محروم ذبح سے ہوں مردود ہوں قفس کا

زخم دل پاوے مرے شور سخن سے التیام
چاک سلتا ہے زبان شمع سے گلگیر کا

گل مرے مشہد پہ کب بھیجے ہے وہ ابرو کمان
طرح غنچہ کی کھلی جب تک نہ پیکان تیر کا

جائے گرد کاروان ہو جائے ہے صحرا میں دود
ورنہ کیا حاصل جرس فریاد سے تاثیر کا

سودا جو کبھی گوش سے ہمت کی سنے تو
مضمون یہی ہے جرس دل کے فغان کا

ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہے راہ
دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہاں کا

اسقدر بنت العنب سے دل ہے سودا کا بھرا
زخم سے دیکھے نہ دیکھا منہ کبھی انگور کا

مے پرستی ہی میری باعث آمرزش خلق
توبہ صد قوم ذکی ہے میری میخواری سے

تنزلین بھی ہم ہرگز ترقی سے نہ کم ہوتے
جو ہوتے کوہ سے پتھر تو پتھر سے صنم ہوتے

جون پچھڑی کی شاخ نہ پانی مین ہو نہین کیسے سیر
دی آگ باغبان کہ میری بیل پھل سکے

سرگشتگی نصیب کی مرتیئے تو سنجا سے
اوٹھتے ہی گرد باد ہمارے غبار سے

اتنی ہی بعد مرگ بھی پاس شکست دل
ٹوٹے نہ آئینہ مرے سنگ مزار سے

شربت سے ہے مجھے زہر غم ہجر کہ میرے
گھٹی جو بنے روز تولد تو وہ سم سے

بازار محبت مین بنوت کا بہا کیا
اک زن نے لیا مول ہنے چند درم سے

غفلت مین زندگی کو نکھو گر شعور ہے
یہہ خواب زیر سایۂ بال طیور ہے

سودا اسکے جو بالین پہ گیا شور قیامت
خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

سوز تخلص محمد میر نام طور الشعر الملک مالوفہ لکھنو تیر انداز انکا گوشۂ خاطر مین کسب کامل تحریر اقسام خطوط مین نازک انکی اناال اے منصفان زمان اور سیر کنندگان گلشن بیخار و گلستان بیخزان منصف ہوکر انصاف کرنا اور دیکھنا انکا بیان مولف گلشن بیخار کی تحریر پہ نظر کرنا انکے نسبت یہ عبارت ہی جسکی عاصی کوسب کی حضور مین شکایت ہے (وکلامش از جادۂ مستقیمہ بر کران الخ جائے انصاف اور غور ہے میر سوز صاحب کے ساتھہ انکا یہہ طور ہی جو ظاہر حال انکا مانند باطن پاک ضمیران صاف اور باطن آلایش حسد و بغض سے پاک اون سے یہہ لاف انکی شراب سخن وہ تیزاب ہے کہ مذہب شعرا مین روا جس سے سامع مست و بیہوش ہو الکلام مانند صراط المستقیم مستحکم ہمکو اس بات کا حد سے زیادہ غم کہ صاحب گلشن بیخار نے ایسے بھی گستاخی کی جو ایسی بیہودہ عبارت لکھی اگرچہ جوش طبع یہہ کہتا ہے کہ کچھ صفت میان شیفتہ صاحب کی لکھون اور بتقریب شایستہ اوس عبارت کو زیب دون مگر بخوف ضد ابا زرہا اس مشورہ مین دل بہت گداز رہا صد حیف کہ یاران ہم جلیس نزدیکی مومن و انیس وہ کون مرزا اسد صاحب وغیرہ خصوصا

مومن خان جنکو باوجود متانت مرتبہ شناسی و رتبہ دانی کہان اور یہہ بھی ایک طرحکی چالاکی ہے اونکے دلومین ایسی بے باکی ہے اپنے نزدیک و در ہین ہوشیاری کی پیش خود عیاری کی میدان خالی پایا کوئی بہرا ہوا مقابلہ کو ہات نہ آیا یہہ سمجھے کہ زمانہ بہرا ہے ایک ایک آفت دہرا ہے سو دیکھیے انہون نے اپنے کو بلند کھینچا بڑے بول کا سر نیچا دوڑ چلے تو آخر گر پڑے کیا ہوا جو میان شیفتہ کو بیوقوف بنایا خود دکہا چاہتے تھے بہرا .ن سے بہرا کہوایا ایسی چالاکیان ہمکو بھی یاد ہین ایسون کے ہم بھی اوستاد ہین عاقل کو نکتہ کتنا ہے غافل نادان لاجواب ہے آدم بمطلب کلام طور الشعرا ہین وہ گداختگی ہے کہ سنگدلونکو موم کرتا ہے وحشیان صحرائی کو رام موسئی مضمون وادی کاغذ مین ایمن ہوکر عصاے قلم سے ساحران باطل فن کو ہناتا ہے غلام سخن جو ہم جانسوز ہے باسوز ہے اور بے ساز ہے نے باوصف بے مغزی سوز دل پیدا کرتی ہے ایسی آواز ہے سناتے ہے کہ پہلے میر تخلص تھا سبب تبدیلی تخلص معلوم نہوا انکی سوز دلی نے خس و خاشاک دشمن صحرا سے کاغذ مین جلایا کلام سوز عدو کو آتش حسرت مین جلاتا ہے غیر جو باسانہ انکے جلتے ہین اونکے یون دہوئین اوڑاتا ہی

ہند سے گر چشم ظاہر دیدہ بیدار ہو پیدا
در و دیوار سے نقش جمال یار ہو پیدا

تڑپتی کیون ہے ای بلبل کمال اتنا تو پیدا کر
کہ تیرا اشک جس جا گرے گلزار ہو پیدا

یہان تک کفر دل مین چاہیے گر خار گلشن ہو
بجائے ہر رگ گل رشتۂ زنار ہو پیدا

قتیل خنجر مژگان ہون ایسا کیا تعجب ہے
کہ میری خاک سے سبزے کی جاگہ خار ہو پیدا

مسیحائی ہے تیری تیغ مین کیا سوز کو ڈر ہے
کہ سو سو بار ہووے قتل سو سو بار ہو پیدا

پور پور انکے ہین اعجاز مسیحائی سے
چٹکیان لے لیکے مردونکو جلا دیتے ہین

خواب مین بھی یہ دیدے روتے ہین
نرد چشمین ہین خوب سوتے ہین

برق طپیدہ یا شرر جہیدہ ہون
جس تنگ ہین ہو نہین غزال رمیدہ ہون

اے آہ و نالہ مجھسے نہ آگے بڑھو کہین — بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون
اے اہل بزم مین بھی مرقع مین دہر کے — تصویر ہون ولی لب حسرت گزیدہ ہون
جنازے والو نہ جھپکے قدم بڑھائے چلو — پیادہ اسکا کوچہ ہے ٹک کرتے ہای ہای چلو
قیامت حشر کو ہوگی خوشی تیرے شہیدانکو — کوئی کھینچے ترا دامن کوئی پھاڑے گریبانکو
مثل نے ہر استخوان سے درد کی آواز ہے — کچھ نہین معلوم یارب سوز ہے یا ساز ہے
ایکبارگی دیکھتے ہی ہوگئی دلکی پھڑک نکلی نہ سانس — کس شکار انداز کا یہہ تیر بے آواز ہے

سہراب تخلص سہراب بیگ نام دہلوی الاصل دستگاہ تمام شاہجہان آباد سکونت کا مقام شاگرد نصیر روشن ضمیر والا احتشام اسفندیار سخن کارزار نظم شعر مین اپنے عہد کا غلغلہ یلان سخن فہم سے زور آزماتا ہے جس سے گردان جنگی معرکہ نظم کا زہرہ پانی پانی ہوا جاتا ہے

کس دن نہین خیال دہان و کمر نہین — عدم کو لیا ہے روز جو سیر عدم نہین

سپہر تخلص میر غلام رسول نام مرادآباد کے رہنے والے فکر سخن مین انکا مطلع سبک ایسا فرمایا جو براے زیب دفتر آیا

خوبرو دلون کے لوٹنے سے نہ باز آئینگے — یہہ تو ہے خو نہین جائینگے مگر جان کے ساتھ

سوزان تخلص مرزا احمد علی نام بیان مضمون عشق سے زبان خامہ سوزان و ناکام انکے سوز سخن سے سینہ سرد ہے دشمن ناکام کی آبرو گرد ہے

فرقت مین اسکے سوزان ناحق کو جان دی ہے — اوس بیوفا کو عشق ہے مرنے سے کیا سبکے

سپہر تخلص حکیم قطب علی نام وطن سکندرآباد مزاج سخن عندلیبان مشتاق کے واسطے اوستاد

جاو دیکھ سے شور مین سپہر کا سخن — دیکھو سکندرہ بھی بنگالہ بنگیا

صبا فرصت تخلص میر مجاہد الدین نام تلمذ یافتہ ممنون تخلص جنکا اچھا کلام یون فرمایا ایسا سخن زبان پہ آیا

مثل نسیم صبح پھرا مین تو ہر کہین — پر وہ گل شگفتہ نہ آیا نظر کہین +

عشق ابرو مین مہ نو سے یہ جی گھٹا ہوا	دیکھکے سمجھا مین اہلی کا کتارا چاند کو
بھولکے عارض سے اوسکے کی جو اوسنے ہمسری	چاند ماری کہہ انے ہمنے مارا چاند کو
تمہارے حسن و زلف و رن دکس کس کو نہ شرمایا	فرشتے کو پری کو حور کو یوسف کو غلمان کو
تمہاری چال نے عالم کیا تہ و بالا	زمین فلک پہ گئی آسمان ہین کرتلے
اللہ رے ہی دستگیری دلدار کا اثر +	دزدِ حنا ہوا یدِ بیضا کے سامنے

سرعت تخلص لا اعلم انکے احوال سے سرعت کی تو بندے نے بھی تفتیش حال مین نہ جرأت کی سرعت کا کلام دیر پا ہے کیا خوب لکھا ہے

جو کہے ترا عشق جانا ہوا ہے +	تو کہتا ہے چل بے دیوانہ ہوا ہے

سعید تخلص سعید الدین خان نام نبیرۂ حافظ ابو المؤید خان مرحوم کہ سابق شاہجہان آباد مین لال کوے پر اونکی ریاست مفہوم ایسی چالاک کہ بدو طفین بھی املاک حافظ صاحب مرحوم اور جد امجد مخدوم آپسمین دوست تھے دو مغز و یک پوست تھے سن بارہ سو بیتالیس ہجری مین عاصی ہمرکاب والد ماجد مرحوم دہلی گیا شرف ملازمت حافظ صاحب سے فیضیاب ہوا حضرت شیخ فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد مین بزرگ و بزرگزادے سخن مین اوستاد ہین سخن سعید ہے جسکی یہہ تقلید ہے

یا کعبہ کو یا سمت تری گھر کے کرے منہ	ایکمرے سے دو گدہ مین ہے دل قبلہ نما کا

سلطان تخلص سلطان خان نام رئیس اعظم عظیم آباد انکے دریافت حال سے دل جو یا ہوا شاد سخن کے بادشاہ ہین رکھتے مضمون کے سپاہ ہین

عشرت نہین نصیب مین حسرت تو ہے نصیب	پہلو مین داغ ہے جو وہ رشک قمر نہین
جسجا ہجوم بلبل و گل سے جگہہ نہ تھی	دان ہاے ایک برگ نہین ایک پر نہین
کیون کر بہار گل کے نہ دو ایکدن رہے	کچھ زخم دل نہین ہے یہ داغ جگر نہین
دنیا سے میرے ساتھ چلین نامرادیان	حسرت چھٹ اس سفر مین کوئی ہمسفر نہین

حرف الشین

شاد تخلص لااعلم زنار دار سکندر آبادی برہمن سخن نے پوتھی فکر شعر کی مہاراجان شان الفیز کو یون سنادی سامعین کا دل شاد کیا دیر دل مین عشق بت بنیاد کیا

اوس رنگ سے چینی کا پڑا جس زمین پہ عکس ۔ چینا کے پھول اوگتی ہین وہ ان سے بہار سے

شاداب تخلص لالہ خوشوقت رائے نام انکے ادب دینے والے شیخ محمد قیام الدین قایم جنکا چاندپور مقام آبیاری فکر سے نہالان مضامین چمن کاغذ مین شاداب سرو مصارع خیابان طبع بلند مین سیراب

جبتلک ہو کام مژگان سے تو ابرو مت چھوڑنا ۔ تیر کے ہوتے کوئی کھینچے بھی ہے تلوار کو

شاد تخلص آلہ یار بیگ نام متوطن کیان شاگرد مصحفی خاطر محزون کو زاد طبع سے یون شاد فرماتے ہین خدنگ مضمون معرکہ شعرا مین اماجگاہ کاغذ پہ اسطرح لگاتے ہین

اگر چاک سینہ کو ہم وا کرین ۔ تو ہنگامہ حشر بپا کرین

شاد تخلص لااعلم متوطن پٹیالہ کلام ایسا شاعرانہ سخن دلشاد ہے خاطر محزون آباد ہے

پائے جو کہین دلکی مرے تک خبر آتش ۔ پھر رشک سے لوٹا کرے انگارون پہ آتش

شاد تخلص میر احمد حسین نام متوطن شکوہ آباد خاطر محزون سامع مضمون خوش سے شاداب ارشاد

لب ہلا کبھی بس ایسی بھی رعنائی کیا ۔ کام آویگی قیامت مین مسیحائی کیا

شادان تخلص میر رجب علی نام مرد درویش شاگرد بجھو ریحان آشفتہ آزاد کیش طبع سنج آگین انکے کلام سے شادان خاطر غمگین لطف سخن سے فرحان

دل نہ بچے آہ شادان طفل ابتر کو کبھی ۔ یاد ہے مجکو یہ نکتہ حضرت استاد کا

شاکر تخلص شاکر شاہ مطالب مضمون سخن سے آگاہ الدپر صابر و شاکر

علم شعر سے یون باہر طبع گدا گر ہی پر حرف سوال لب پر ہے

اوسکی آنکھون نے نہ ایک خلق کو بیمار کیا	زلف نے بھی دل عالم کو گرفتار کیا

شاہ تخلص شاہ سعد اللہ نام دل شگافتہ فقیر روشن ضمیر دست بپاے قناعت بستہ گداے فکیتکیہ کاغذ بین یاد حق سے مشغول سوال خاصا جواب معقول

کیسی ہے اسقدر آنکھون مین خوبصورت یار	کہ رہگیا نظر آنے سے خوب و زشت مجھے

شاکر تخلص محمد شاکر نام شاگرد محمد علی حشمت اوستاد کے ہاتھ سے پاے سخن کی دولت طبیعت حاضر سخن پر شاکر

کیا پوچھے ہے حال بلبلون کا	جو او پہ گذرنے ہو گذر لے
گلچین تجھے کیا تری بلا سے	گل توڑ کے تو تو گود بھر لے

شایق تخلص محمد ہاشم نام قباے سخن مقراض اصلاح میر عزت اللہ عشق سے قطع علاقہ ہنر خیاطی مین پارہ نان براے ما یحتاج جمع اس بیونت کا کلام ہے جیسی بڑے قطع و بہید والون کے ٹانکے ادہیڑتے ہین بڑے بڑے عاقل انکے خیاط خامہ سخن کے پانون پڑتے ہین کلام سننے کے لایق بندہ بھی جسکا شایق غنچے کیطرح زبان خامہ تیز گلے کرنے مین گلہ ہے

سراپا اوس پریوش مین لطافت ہی صفائی ہے	تصدق ہین ہم اوسکی جسنے یہ صورت بنائی ہے

شایق تخلص پیر محمد نام شاگرد ہاشمی کے لایق بعدہ کسی سبب سے جرأت جیسے اوستاد کے شایق

تماشا دیکھکر جراح کے مرہم لگانے کا	ہمارے زخم ٹانکے توڑ کر کھل کھل کے ہنستے ہین

شایق تخلص میر حاجی نام بشوق صوری حصول خاک نہوئی ایک عمر دلکو پارہ کیا اسے غم مین گاہ کشتہ گاہ زندہ ہو کر گذارہ کیا اخلاق حمیدہ حلم پسندیدہ نسخہ فکر یونی طبع میر ہدایت علی کیفی سے شمس اعلیٰ ہوا ایک عالم انکے کیمیاے فکر کا چاہنے والا ہوا

[illegible]	احباب ایسا کوئی نہ دیکھا یہان مہمان بیٹھے ہین

شایق تخلص محمد نذیر الدین نام انکے جملہ حال سے شایقین محروم الاکلام جسکے سب شایق اور سب پر فایق

چین اس دل کو نہ اک آن ترے بن آیا		دن گیا رات گئی رات گئی دن آیا

شرف تخلص شرف الدین نام زیادہ تر شوق تصنیف مرثیہ و مناقب اور کبھی طبیعت طرف غزل شعر راغب کلام سکو اسنے شرف گویا تیر بہدف ایسی گفتار ہے جسکی یہہ تکرار ہے

اب دن پھرے ہمارے یہہ ہم پر عیاں ہوا		وہ مہ جبین جو رات کو پھر مہربان ہوا

شرف تخلص میر محمدی نام سخن کو فیض طبع سے مشرف کیا روے شوق ذہن اپنا بدل مضمون کی طرف کیا تن شاہد مضمون پہ شرف تشریف ہے تشریف کا شرف نامہ جادو نگار سخن لطیف ہے

یک صفائی قلب بس ہے بہر تسخیر جہان		خاتم دست سلیمان ہے نگین آسمان

شرف تخلص مرزا شمس الدین نام مصرعہ سخن سے طبیعت انکی لطیف الکلام گوہر مضمون کو صدف طبع مین شرف جیسے شرف آفتاب یکتا الم تعرف

مژگان ادہر سکے برچھی ہین یا خنجر ہین یا بھالے ہین		سینہ سپر یہان ہم بھی ہین سب اپنے دیکھے بھالے ہین

شریف تخلص مرزا شریف بیگ نام مرد شریف فکر سخن مین طبع لطیف ایسا کلام

شریف رونے پہ آجاہین گر یہ دیدۂ تر		تو آبرو نہ رہے کچھ گھٹا برسنے کی ++

شرر تخلص مرزا صادق نام تارک دنیا طالب عقبی سخن انکا سنگ طبع سے یون شرر ریز ہوا مضمون دلمین نہان جیسے سنگ مین شرر نہان گفتگو شعلہ انگیز کلام گرم شرر خیز

گئے دونو جہان کے کام سے ہم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے		نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے

شرافت تخلص مرزا اشرف علی نام لکھنو جاے سکونت مکرر شعر کے شاگردی مین سیر مضمون سے مضمون طرز مین شرافت سے سخن مین لطافت ہے

طرز تحریر یہہ انداز تقریر یہہ

چمک کے برق نے کی ولیہ شعلہ باری رات | نظر مین بھر گئے دامن کے وہ کناری رات

شرر تخلص مرزا جعفر علی نام دہلی مسکن مقام حیدرآباد اس شاعر ذی رتبہ کا جاسے مدفن سنگ طبع سے شرر مضمون شعلہ زن طبع گرم سخن کی کہلیان پر برق افگن

اے عشق جگر سوز شرر کی تجھے سوگند | اک شعلۂ جانسوز کہ مشتاق فنا ہون

شرر تخلص مرزا ابراہیم بیگ نام انکے سخن پر نوازش حسین خان نوازش کی نوازش سنگ خارا سے سخن کے لیے بیستون کا غذ مین تیشہ طبع کی کاوش زبان قلم رشک تیشہ فرہاد ہے کلام شیرین کی تلاش مین برباد ہے

شربت کے کسیے گھونٹ اب تو پیتے ہیو شرر ہر دم | یون وس شکرین لب کی اب گالیان کھاتے ہو

شعلہ تخلص امرناتھ نام کشمیر وطن جاے پیدایش لکھنو کا دامن آتش شعلہ زبان گرم جس سے شعرا کی انجمن شاعلا وبالی ہے فکر مضمون فانوس خیالی ہے شمع رخ شاہد سخن کا پروانہ ہے جلوۂ حسن محبوب پر دیوانہ ہے

ہم اسیرون کے بھی کچھ ہے اندمال زخم کا | باغبان پھول ایکدو رکھدو قفس کے چاک مین

شفیع تخلص محمد شفیع نام نادر سخن تحفہ کلام ارشاد کیا خوب ہے جو ہر طبع کا مرغوب ہے

شام کو جب یاد تیری بات آتی ہے ہمین | نیند کا فرہون جو ساری رات آتی ہو ہمین

شفا تخلص حکیم یار علی نام بیمار سخن کو معالجہ حکیم طبع سے شفا نسخہ قرابادین طبع کا مریضان مضمون نظم کے واسطے دوا

جون ڈانک کو ہر ہیرے دو نا لگے ہے یاقوت | چمکا ہے رنگ پان سے جو ہر ترے لبون کا

شفیق تخلص منظر علی نام ادب یافتہ ثناء اللہ خان فراق سخن کو انکا انکو سخن کا کمال اشتیاق سخن الکا رفیق شفیق یہ سخن کے دوست دلی بتحقیق

جاتی چلی بہار ہے یون ہین ہزار حیف	آتا نہین چمن مین مرا گلعذار حیف

شکوہ تخلص میر شکوہ علی نام سخن مین اپنے شکوہ یون جتاتے ہین جلوۂ شان طبع اس خوش وضعی سے دکھاتے ہین

کبھی جو روتے تھے خون جم رہا ہی آنکھون مین	نہ دم مین دم ہے نہ اب نم رہا ہی آنکھون مین

شکوہ تخلص محمد رضا نام ساکن لکھنؤ شاگرد مرزا قتیل شکوۂ سخن سے انکے کلام بہتر کہ ہے یہہ دلیل

عجب طرحکا الہی عذاب ہے دل کو	نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دلکو

شگن تخلص لالہ رادہاکشن نام مراد آباد انکا جاے مسکن و قیام برہمن سخن بتکدہ کاغذ مین اصنام مضمون کی پوجا کرتا ہے پوجاری فکر کا مشاعرے کے مندر مین بتان مضمون کے پانو پر خدا واسطے سر دہرتا ہے شکر ہے نہ شکایت شکایت کیا شکر کی حکایت

گھر سنبھال اپنا کہ دیوار مژہ پانی مین ہے	دیکھو تو اے چشم سیل اشک طغیانی مین ہے

شکیبا تخلص شیخ غلام حسین نام مزاج طبع مضطر مرشد شعر اسکے شکیبا ہوا تو بھی حیران و ششدر یہہ کلام ہے جس کا ایسا انتظام ہے

پر یہہ غم ہے اعتبار دست قاتل اوٹھ گیا	نیم بسمل اوسنے گر چھوڑا شکیبا غم نہین

شگفتہ تخلص مرزا بیدار بخت نام عرف مرزا حاجی طبع رسا گو سخن سنجیدہ ہے اسطرح شگفتگی و خوش مزاجی گل مضمون پژمردہ نسیم طبع سے شگفتہ صدف کاغذ مین نیسان طبع سے جو قطرہ ٹپکا وہ در ناسفتہ

مین جلد باز ہون وہ تغافل شعار ہے	مشکل ہے میرے اوسکے ہو صحبت برآر

آشفتہ تخلص لالہ بدہ سنگہ نام حدادی پیشہ اوستاد انکے بہو رنجان آشفتہ ہمیشہ دست فکر داد دی آشفتہ نے آہن مضمون کو موم کیا تو عاصی نے انکا حال اس طرح مرقوم کیا

پر شعلہ رو بچہ کا اپنی شرارتون سے	پروانہ وار جلکے گو خاک ہوگئے ہم

شگفتہ تخلص مرزا یوسف علی نام یون شگفتہ ہوئے اونکی خاطر گل اندام چمن سخن کی ہوا نسیم جنت سے غنچۂ خاطر جس سے شگفتہ بہرصورت ہے

آنکھین چرا کے شب وہ بہانے سے اوٹھ گیا
حرفِ مروت آہ زمانے سے اوٹھ گیا

شوق تخلص منشی شیخ الٰہی بخش نام انکے بزرگ پنجابی کہلائے یہہ نخر دہلی مین مطموبہ عدم سے جلوہ گاہ ہستی مین آئے کٹرہ عمر خان محلہ تاج گنج سکونت کا مقام زیر سایہ روضہ منورہ ممتاز محل قیام منشی ازل نے رشیۂ تحریر نامجات مرزا مظفر بخت خلف مرزا جوان بخت انکی قسمت مین لکھا متانت و قناعت چستی و چالاکی طباعی وجودت مزاج انہین با ہر تحریر و تقریر ہے دیکھا دیوان فارسی بانواع شوخی و ناز ترقیم فرمایا علی ہذا القیاس دیوان بزبان ریختہ ریختہ خامہ پایا نثر مثنوی نلدمن بزبان ریختہ انشا قوانین سلطنت بہمین زبان آویختہ ہنگام ورود جدید دہلی فرخ آباد سے جو ہوتا تو مجلس مشعروہ کی مضمون سمر زلف بکھرتی مضمون کا نہایت شوق شوق کو اپر فوق

دیکھا ترے مقتول نزاکت کا جنازہ
اک برگ سمن مرگ کے دن اوسکا کفن تھا

عنان سنبھالی ہے رکھتے ہین نقش سر کشی کے
سمند تیز خرام اپنا ہر زہ پو نہ ہوا

نخل ہوی ہے مگر اپنے نصیبے کا درخت
نہ کبھی پھولتے دیکھا ہی نہ پھلتے دیکھا

آوارہ و سرگشتہ بہ خاک ملامت
یہہ شوق وہ رسوا ہی کہ مین کہہ نہین سکتا

جیسے دیکھا آہ وہ رشکِ طلوع آفتاب
صبح محشر ہو رہی ہے ہمکو سطوع آفتاب

ہاتھ پہونچ کر ملا ہات نہی دستون سے
اس زر و سیم کو کچھ دن سے لقا یا برکا

سواد زلف ہے واللیل کی صورت نمایان ہے
قیامت ہی وہ قامت بسم اللہ کیصورت

دہن سے ہے آنکھین ہین نالان سورہ یسین
یہ بیت اللہ معنی ہی دل آگاہ کی صورت

برق نے وہ ہے قربان ہو کنار لکی لیے
دور دامن کا ترے ناپ لیا دست بدست

نکل آوے کہین گھر سے وہ میرا خورشید
دلسے ہوجاے غرض رات کا در داو نہم صبح

ہاتھ پہ آنکھ کیا حملہ ہماری +
جون قطرہ نہ دیکھا سرو سامان نفس چند

موج روان اشک سے زنجیر پاے شمع ۔ گلگیر لیکے کیجے تدبیر پاے شمع
جاناہنگ جلبون کا نہین کیمیا سے کم ۔ خاک وجود شمع ہے اکسیر پاے شمع
مکھڑا صنم کا اور گل تر دو نوا ایک ہین ۔ میری بھی آہ و باد سحر دو نوا ایک ہین
مطلوب دو مکان ہون اگر تجکو ایک سمجھ ۔ آنکھون مین میری اکبہ گھر دونوا ایک ہین

شوق تخلص محمد بخش نام سخن کا شوق ہر اہل سخن سے سخن مین شوق بیہ
شاہد مضمون کا شوق اللہ رے شوق یہ ذوق

الیشوق اوچھا ہے وہ شیشہ کو لٹتے ہین ۔ منظور کیجئی جو اوسے دلشکنی سے ہے

شوق تخلص جوہر بیگ نام لکھنؤ مسکن شاگرد مصحفی مشہد مقدس
اونکا مامن

ہمارا حال زار الیشوق وہ آکر اگر دیکھے ۔ یہ کیا ممکن کہ جو آنسو نہ چشم زار سے ٹپکے

شوق تخلص مولوی قدرت اللہ نام صاحب شوق طالب علم طبع کو ہمیشہ
نظم کا ذوق

ایخدا یون بھی کبھی تیری خدائی ہوگی ۔ کہ مجھے اوسکی جدائی سے جدائی ہوگی

شوق تخلص لا اعلم دہلوی ادب یافتہ سجدہ گاہ شعرا نظم سخن کو بصد ذو
و شوق یون آراستہ کیا

دامن کو تیرے خون نہ ہے بن بھرے ہوئے ۔ چھوٹے نہ اپنا عشق کو قاتل مرے ہوے

شوق تخلص حسن خان نام شاگرد سراج الدین علیخان آرزو معشوقہ
سخن سے ہر ایک شائق سے جلوت بزم مین یہ گفتگو

دیکھا او یار اے پیارے کہ مین فرقت سے گذرا ۔ مرا فرداے محشر آج ہی مین گل سے در گذرا

شوق تخلص روشن علی نام ستار نواز علم موسیقی مین داؤد آواز شاگرد
تیراندازی کام انکا ہمیشہ سخن بازی

عقدۂ دل نہ کھلا ناخن تدبیر کے ساتھ ۔ آخرش کام پڑا پنجۂ تقدیر کے ساتھ

شوق تخلص غلام رسول نام دہلوی حافظ قرآن مجید تا دیب اطفال ان

وسیلہ آب و نان شاگرد نصیر حافظ طبع کا ذریعہ نجات حفظ قران دل بہر صورت حفظ قران پہ مائل پہ بارہ نظم بھی بڑے مدو شد سے گردن میں حمائل قاری طبع کے وقت پنج آیت وہ حالت اور ناظم شوق کے بزم کاغذ میں یہ صورت لکھا ہوا تھا

لکھا ہوا تھا یہ اوس مہ جبین کے پردے پر | نہیں ہے کوئی اب ایسا زمین کے پردے پر

شور تخلص محمد بیگ نام مولد دہلی اصل ایران میدان پیکار میں تیر اسل اثیر قربان سخن نمکدان کاغذ میں شور انگیز ذائقہ چاشنی کلام حلاوت سے بیز طبیعت پر زور نظم کا جہان میں شور شمشیر زبان معرکہ شعرا میں جنکی تب انکی تعریف بندے نے رقم کی

غضب انکھیں ستم ابرو عجب منہ کی صفائی ہے | خدا نے اپنے ہاتھ سے تری صورت بنائی ہے

شوق تخلص یوسف علی نام شاگرد غلام علی عشرت ساکن بجنور الکاسنے میں آیا کچھ اور وضع کا طور شیطان دشمن قدیم آدمی گنہگار مقیم الصاحب بنارس میں کسی غیر مذہب یا کسی راہ پار انی صراط مستقیم سے بہکایا اور ایمان دل نے راہ راست کو بھلا کر یہ طریق بتایا نعوذ باللہ غفور الرحیم ہر مسلمان کو اپنے فضل سے مکر شیطان سے بچا کر نگاہ میں رکھے ہدایت کی راہ دکھلا کر دشمن قدیم کے بدی سے پناہ میں رکھے میرے تئیں یہ حال ہوا اونکو ایسا خیال ہوا اب بھی اونکا وہی کام ہے مسیح نام ہے کہتا ہوں میں بار بار توبہ توبہ ہزار توبہ ایمان سخن انکے نے طریقہ شریعت نبوی چھوڑا افسوس ہے کہ اسلام سے یک لخت منہ موڑا اونکا پادری طبع گرید کاغذ میں مذہب عیسوی کی بندگی یوں پڑھتا ہے صاحب فکر بیکل قرطاس میں دین عیسائی کیطرف اس طرح پڑھتا ہے

مجھ میں اور ان میں ہے معرکہ آرائی آج | سرخ رو رکھیو تو اے دیدۂ خونبار مجھے

شوق تخلص لالہ بھگی لعل نام اور تحقیقات سے بندہ ناچیز کا کام یوں فرمایا جو لکھنے میں آیا

کہین وہ شوخ بھی آجائے انکو ہین تماشیکو | مبارک جب مجھے اے شوق ہو دیوانہ پن اپنا

شور تخلص غلام احمد نام پسر محمد اکبر شاگرد حکیم مومن خان شوریدہ سر انکے سخن کا شور ہے طبیعت کا زور ہے

کیا قیامت ہے کہ روز حشر ہے ہر روز ہجر | تھا قیامت کے لیئے یارب مقرر ایکدن

شہرت تخلص امیر بخش نام خلف عیسی خان حیدرآباد مین بسر کار دیوان چند و لعل بوسیلہ شاعری زر کثیر حاصل کیا عنفوان شباب مین غنچہ عمر انکا صرصر اجل سے پژمردہ ہوا شاگرد اسد خان فراق نے انکو اپنی شاگردی مین داخل کیا زمانے مین اونکے سخن کی شہرت ہے نظم سخن مین ایسی صورت ہے

حیرت پڑی ٹپکتی ہے شمع مزار سے | آئینہ کو جلا دو ہمارے غبار سے

شورش تخلص میر غلام حسین نام عظیم آبادی شاگرد میر باقر علی حزین انکی شورش کلام سے خوان نعمت سخن نمکین

رقیب اگرچہ بہت برخلاف ہے شورش | ہوا کرے ہمین سے یار اپنے کام سے کام

شہامت تخلص شہامت علی نام مشرقی سخن کی صفت یون لکھی مرد خوش کلام صاحب نیک انجام

یاد حق دل مین نہو گر تو ہو غالب نفس شوم | بوم ہو جاتا ہے وارث خانۂ ویران کا

شہرت تخلص انکے سخن کی اس سبب شہرت ہے کہ اوستاد کلام طبع جرأت ہے اپنے گفتگو سے جو ہر دو بدو ہے

دل ڈھونڈتے ہو پاس مرے دل سو کہان ہے | ایک شعلہ آتش ہے کہ پہلو مین نہان ہے

شہید تخلص لا اعلم معاصران سجود شعرا اور مرشد شعرا شہید سخن کا تیغ طبع سے خون بہا

شہید آخر مقدر تھا ہمین حسرت ہی جی دینا | ہمارے سر پہ آکر پھر گیا جلاد یا قسمت

شیدا تخلص لا اعلم مرادآبادی سخن پر شیدا انکے کلام پہ کمال کا شوق شائقین کو پیدا اداہ کیا مضمون جیسے زمانہ مفتون

کہتے ہو کیون سبک تم ورنہ مجھے اوٹھا کر
کیا میرے بیٹھنے کا خاطر پہ بار گذرا

شیفتہ تخلص لا اعلم شاعر قدیم سخن پر شیفتہ کلام منظوم پر بدل و شیدا اتم فریفتہ ایسی ترقیم ہے جسکی یہ ترمیم ہے

عید کے دن بھی نہ دیکھا اوس ہلال ابرو کو
چاند دیکھا ہے لیکن منہ نہ دیکھا چاند کا

شرر تخلص لا اعلم آرامگاہ طبع بدایون طبیعت ایسی موزون معانی سخن سے یون جلوہ گر جیسے سنگ سے شرر

گل کھلائیگا بہت خال سیاہ رخ یار
سبزۂ خط بھی اسی تخم سے پیدا ہوگا

شفق تخلص لا اعلم لکھنوی ابر مضمون سپہر کاغذ پر ایسا دہوان دہار گھرا جسکی خوشی سے چہرہ گردون پر شفق شامکو پھولی اور رنگ پہرا قوس قزح سخن کی فلک کاغذ پر رشک ابروے مہوشان آفتاب سخن سطح سپہر قرطاس پر اس جلوے سے نمایان

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسینے جلا دیا
اوسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجھا دیا

شعوری تخلص لا اعلم جوالاپوری معتقد بین سخن سے حضوری شاعر طبیع عاقل ہے اس شعور سے ناقل ہے

پھرتا ہے چار پہر مضطر آفتاب
روشن ہے یہ کہ تجھ پہ ہوا تیغ آفتاب

شہیدی تخلص مولوی کرامت علی نام لکھنؤ مسکن بعلم حساب والی اقلیم اوستاد دبیر فلک کے ہمفن علم عروض مین یکتاے زمانہ پایۂ سخن گران مایہ ایسا ہی صرف بے باکانہ آشفتہ انداز شاعر طناز سعادت جو رہبر ہوئی تو عزم سفر مدینہ کا انکے سر ہوئی علالت طبیعت نے اس سفر سخت مین انکا ساتھ کیا اشتداد مرض نے انکے بہت تنگ کیا ہمراہیون سے پوچھا مدینہ طیبہ کتنی دور ہے اسکا دریافت کرنا جلد تر منظور ہے جب سنا کہ درخت وہان کے نظر آتے ہین لبوں پر یہ شعر پڑھ کر گویا آپ سے تمنا سے درختوں پر تیرے روضہ کے گیا ہے نفس جس وقت لوٹے طائر روح مقید کا یہ شخص پیشکش فی الرسول

آرزو جناب درگاہ الہی مین قبول اللہ تعالے کل مسلمانون کو زیارت طیب روضہ مقدس اوس فخر آدم شفیع امم صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب کرے اور خدا تعالے اس دعا کو قبول کرے شفاعت امت گنہگار کو مقرر اپنا حبیب کرے مرہم مداد کاغذ کے سیاہی پر جا کے داغ دل سخن پر لگائے تو التیام زخم جگر شہیدان نتایج فکر سے راحت پائی غازی فکر خنجر مژگان قاتل کا فر کا شہید ہے زخم پر زخم دلبر کھاتا ہے لیکن وہ مزہ پاتا ہے کہ ہر لحظہ مشتاق دید ہے عالم فکر کا مدرسہ کاغذ مین یہ مسئلہ ہے نفی واثبات عدم وجود کا مقابلہ ہے

طلوع روشنی جیسے نشان ہے شہ کی آمد کا | ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا
ادہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق سے شامل | خواص اوس برزخ کبری مین تھا حرف مشدد کا
تمنا ہے درختو نپر ترے روضہ کے جا بیٹھے | قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا
میلا سینہ ہے بیشہ بود و باش شیر وانکا | فزائے لامکان سے قرب ہے میری نیستانکا
شہید ہین تو کیا ہون لیکے بوسہ سنگ اسود کا | کیا خوشنود اوس بت نے خدا کو ایک بوسہ مین

رومال معطر ہے محبت کی جو بوسے + | یہ ہمنے لبسایا ہے شہیدی کے لہو سے
در پردہ ستم ہیپہ وہ کر جاتے ہین کیسے | گر کہیے گلا صاف مکر جاتے ہین کیسے
وہ روز تو آئے وے بتا دینگے شہیدی | بن آئے کسی شخص پہ مر جاتے ہین کیسے

شیدا تخلص نواب معین الدین خان کالپی وطن شاہد سخن پر شیدا ہو کر سیکھا شاعری کا فن

استغنا نازک ہے مزاج ایسا قاتل تیرا | کہ تڑپتا نہین دل کھول کے بسمل تیرا

شیدا تخلص خواجہ جنکا نام اصول الکا کشمیری شاگرد شاہ محمدی بیدار علایق روزگار مین ہمیشہ علاقہ بندی کے علاقہ سے سروکار جوشن سخن رشتۂ فکر سے گوندہا اور بازو سے لعبت مضمون پر باندہا حسن لگارہ سخن پر شیدا عشق شاہد مضمون بدل پیدا

جا کا نچین باتون کے بہانے لیا بوسہ
دیوانہ ہون شیدا یہ بڑا کام کیا ہے

صاحبو اس تحقیقات صاحب گلشن بیخار کو ملاحظہ فرمائی کہ یہہ شعر جو بنام شیدا لکھا ہے حقیقت مین اوستاد کے یہان کا لکھا ہے اور جن صاحب کو دیکھنا ہو تو ملاحظہ کرین دیوان بیدار اور یہی ہے ہر مناظرہ مین میری گفتار وہ مطلع یہہ جس پر مخاطب پر تحسین و زہ

جا مین مشتاقون کے لب پر آئیان
ہائے ظالم تیری ہے پروا ئیان

شگفتہ تخلص حافظ عبد الصمد نام شاگرد مجبور تخان آشفتہ ہین اور حافظ کلام اللہ پارے حشم سے طے کرتے ہین بطریق اولے شرع شریف کی راہ منزل سخن طے کرتے ہین اس قرأت سے تلفظ کلام ادا ہوتا ہے مطلق حفاظت سے

بے سبب کا کل مشکین کو پریشان کیا تھا
منہ چھپانا تھا اگر تو یہہ بہانہ کیا تھا

شیفتہ تخلص نواب محمد مصطفی خان نام مولف گلشن بیخار ہے ای چہرہ آرایان عرایس سخن اے معاینہ کنندگان شاہدان مضامین نو و کہن یہہ مقام تکرار ہے کمال موقع کا وقت آیا شاہد مدعا نے منہ دکھلایا ملاحظہ فرمائی کہ میان شیفتہ صاحب کس شوخی اور لطافت و متانت سے حال اپنا اور اپنے اشعار اپنے تذکرہ مین تحریر فرماتے ہین چونکہ بدون مستطاب اونکی عبارت کی کیفیت او رکمیت مفصل اور درست و دروغ کیہ کا معلوم نہو تا لہذا انشا اونکی جو اونھون نے بنام خود تحریر مجالہ کی ہم وہ بھی لکھنے پر آتے ہین شیفتہ تخلص راقم آثم از کم زینہا ئیز است کہ شعر میگوید اگر ز زادہ اما با میدکرم ارباب کرم کہ عیب را ہنر بیند اند و خطا را صواب انگارند لختے از گفتار خویشتن کہ ناخوشتر چون کہ داراست مساع خراشی میکند شنیدہ ام کہ در روز امید بیم ٭ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ٭ تو ہم از بدی اندر سخن ٭ بخلق جہان آفرین کار کن ٭ پیش از عرض اشعار اقرار

گذارش کیفیت خود همی نماید که فقیر از اوان صبا باین شغل مشغوف بوده اکثر عمر گرامی را رایگان داد چون ربطا باین فن از دیگر اشغال عالیه و فنون شریفه باز میدارد اکنون دیرگاه است که سر و کارم نیست مگر بتحریک مخلیان گاسے از واردات جدیده اتفاق سے افتد و آنهم بعد سالی نه گدایی چنانکه پاس هجوم دلهٔ مشتاقان ریخته وقتے بغور فکر ریخته مضطر میکند همچنان رعایت جوشش شوق آرزومندان پارسی گاه عنان دل را بپارسی میکشد و در هر دو سخن اگرچه ادائے خاص با من است اما طبع با هر روش چنان مناسب افتاده که بهر شیوهٔ سخن میکنم که همانا همان طرز خاص منست و این سخن را اگر مجموعه نظم و نثر من بینی مسلم میدارد و هر آنچه در قدسی خمخانه بخشش من داشتند از دست ساقی مصطبهٔ سخن مومن خان بکاسه ام ریختند انچند بیت از خیالات پریشان خود که جمعیت دیوان گرفته عرضه میدهد الخ دیکھیے ابتداے عبارت مین کیا عجز و کسر نفسی بیان کرتے هین اور تتمه مین کیا کبر و نخوت پر احسان کرتی هین سے ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا چه هان هان خوب لطیفه یاد آیا وه دعوے انکا اس راه سے زیبا او فریب پایا که هر گاه همنشینون اور همشهریون اور استادون کو اپنے تصنیفات نظم و نثر اور طبع نادره پر یه حوصله هو که نثر مین سعدی نے گلستان اور نظم مین نظامی نے خمسه پریشان جمع کیا هم اسے ناظم و ناثر هین که ایسے بهتر کتابین کہه سکتے هین پهر کیا گله هے پر زبانی دعوے سنے مین آیا کسی کو اس خام خیال مین پکا نپایا خدا کی قدرت میان شیفته صاحب نے اپنے نسبت کی عبارت مین یه فقرے تحریر فرمائے اور کلمات ناشایسته و بیجا بزرگون کی نسبت اپنی زبان پر لائے سے اما طبع با هر روش چنان مناسب افتاده که بهر شیوهٔ سخن میکنم که همانا همان طرز خاص منست الخ اگرچه یه نیاز مند جانتا هے که الحق یه شراب علم کے نشے مین مدهوش هوگئے یا غرور کوپی کر او سکے لهرین هو هوگئے انسان خاکی بنیان کو لازم هے که اپنے رتبه پیدایش کو خیال کرکے

کہ کیا شے ہے کہان رہی کیونکر رہی کیا خوراک تھی کدہر سے نکلی یہہ آدمیت
نہین کہ جب اللہ نے اپنے فضل بے پایان سے دولت وحشمت لباس خوب
خاصہ خاصہ کہانے کو سواریان چڑہنے کو آدمی خدمت اور خوشامد کو عنایت
فرمایا اوسوقت گہر سے نکلے یعنے جامہ سے باہر ہوگئے آپ شہنشاہ کے برابر
ہوگئے تو اونکے نزدیک وہ دوربینی ہے لیکن حقیقتاً قرب عقل عقلا نکتہ چینی سے
اگرچہ کمترین جانتا ہے کہ یہہ تقریر باعث تکدر خاطر ہوگی الا اگر اب بھی
منصفی پہ دل کہولکر بانٹہین تو معقولی ظاہر ہوگی اور جواز راہ سخن پروری یہہ
بات ہے کہ صریح حقہ ہے اور ہمارے ضد و جہالت کی اوسکو کٹورا کہتے ہین
تو اب تمام زمانہ حقہ کہے اور آپ کٹورا کہتے رہتے تھے بس عین جہالت سے
حاصل اس سے ندامت ہے ایمان کی تو یون ہے کہ مین انصاف کو چھوڑونگا
اور منصفی سے ہرگز منہ نہ موڑونگا باطن اب اپنا کام کر اپنی کتاب کا انجام
کر مومن خان انحضرت کے اوستاد ہین انکے کلام پر اونکے صاد ہین طرز
سخن کا ایسا انجام ہے گویا ہو بہو اوستادہی کا کلام ہے سمجھنے کی بات ہے
اس دام مین دانا کہ [illegible] بات یہ ہے انصاحب نے اکیسو تینتالیس شعر اپنے
تحریر فرمائے اور مولف گلدستہ نازنینان بھی وہی شعر اپنی کتاب مین
انکے نام پر لائے فقرہ گلدستہ نازنینان براے شنیدن تحفہایان سے
حکیم محمد مومن خانصاحب سے اصلاح اشعار لی [illegible] انکا دیوان دیکھنے مین
نہین آیا الخ جب خاص شاہجہان آباد والونکو دیوان تو کیا بلکہ سوا
ان شعرون کے اور سننے مین نہ آئے اور یہی ہر ایک کو سنائے جو چلتے چلتے
ٹہوکرین کہاتے ہوئے یہان پائے معلوم ہوتا ہے کہ کل یہی شعر انکے ذہن
رسا سے آئے یا جیسے امرا شاعر ہوا کرتے ہین اپنے اوستاد سے کہوائے چونکہ
اور شعر انکے کہین دیکھنے سننے مین نہین آئے لہذا از انجملہ بندہ نے بھی یہی
زبان خامہ سے پڑہوائے طبع انکی شاید شاہد مضمون پر شیفتہ او رخلق اللہ

کی بدگوئی پہ فریفتہ

گھبرا کے اور غیر کے پہلو سے لگ گئے — دیکھا اثر یہ نالۂ بے اختیار کا
یہان عجز بے ریا ہے وہان ناز دلفریب — شکوہ بجا رہا گلہ بے سبب تلک
ازبس کہ دیکھ جلوہ ترا جل گئی بہار — شعلہ اوٹھے زمین چمن سے بجاے گل
طوفان نوح لانے سے اے چشم فایدہ — دو اشک بھی بہت ہین اگر کچھ اثر کرین
دشمن نواز یار جفا بوالہوس پرست — کس سے جفاے یار کا یارب گلہ کرین +
نیرنگیون نے تیری یہ حالت تغیر کی — امید زندگی کی کبھو سے کیہ نہین
دیکھکر چشم غضب کو اوسکی مین نے رو دیا — چاہیے پانی ملا لینا شعلہ ابھی تیز ہو +
آہ و زاری نارسا شوق اسیری بے اثر — کون لائے آشیانے تک مرے صیاد کو
تھی کیسی مرگ و حسرت دیدار مین نزاع — وہ ایکدم مین آنکے جیسے گئے اوٹھا کے چلے
ایجان لب پہ آکے ٹھہرنے سے فایدہ — رہنا ہوا تو رہگئے چلنا ہوا چلے +
تنگ مہمانی دشمن بھی کیا ہمنے قبول — شیفتہ لیکن نہ آئے وہ کسی تدبیر سے

شیفتہ تخلص احمد خان نام شاعر تیز طبع خوش کلام مولد و منشا شہر دہلی جوان سبزہ رنگ طرار وضع دار جوانانہ روش بے باکانہ انداز شاگرد میر گلزار علی اسیر نیازمند سے کمال رابطہ ہموار در نیولا گوالیار مین کسی سردار کی ہمنشینی و مشیر اس روش اپنی اوقات بسر کرتے ہین ہر ایک بد وضع سے جو کسی کا بدگو ہوا وس سے الگ سرک کر قدم دہرتے ہین ہین اگرچہ میرے خورد ہر سخن مین مجھسے اچھی دست برد وہ کیا بلکہ کل شعرا میرے اوستاد ہین بندہ سب کا خادم ہے ایسی خوشامدین یاد ہین میان شیفتہ صاحب کا ساتھ ورد زبان ہین برنگ سبزہ سربلند ہین پائمالی منظور نہین عاصی کے والد ماجد مرحوم اور انکے والد مغفور حضرت میر ضیاء الدین صاحب جے پوری کے مرید باہم اخوت دینی اور رابطہ محبت یکجہتی شدید اس صورت مین وہ نیازمند کے چھوٹے بھائی دونین باہم کمال محبت سمائی حسن شاہد سخن کے شیفتہ جمال معشوق مضمون

کے فریفتہ

کثرت نے ذکر یار کے چپ کر دیا ہمین / گویا ہوئے جو حد سے تو خاموش ہوگئے
نظارہ جمال کی کسکو مجال تھی + / بہتر یہی ہوا کہ وہ روپوش ہوگئے
جو شخص بھولے آپکو پایا اونھون نے کچھ / ذاکر وہی ہین لوگ جو خاموش ہوگئے
کس شمع رو کی یاد مین اے شیفتہ ہم / مثل چراغ صبح جو خاموش ہوگئے
کھلا نہ آج تلک دلکی آرزو کیا ہے / یہ جانتا ہے کسے اسکی جستجو کیا ہے
نہین ہوئی ہے جو دست جنونکی چالاکی / یہ چاک کیا ہے گریبان یہ کیا رفو کیا ہے
تمھین بتاؤ قیامت کو کیا وہ دیکھے گا / نہ دیکھا جس نے قریب رگ گلو کیا ہے
عجیب حال کیا جذبہ محبت نے ++ / خبر نہین ہے کہ مین کیا ہون اور تو کیا ہے
نہین ہے رنگ تمھارا تو کیا ہے گلشن مین / تمھارا فیض نہین ہے تو گل مین بو کیا ہے
صدف کو بات یہ روشن ہوئی ہے گوہر سے / گرہ مین نقد نہووے تو آبرو کیا ہے
بلند ہین ہوس سے خون کا فوارہ / نہ اتنا جوش پہ جب ہو تو پھر لہو کیا ہے
بہک نہ شیفتہ ہو اسقدر نہ دیوانہ / زبان سنبھال یہ بیہودہ گفتگو کیا ہے
آبرو چاہے تو کر سکے قناعت حاصل / بندہ اسکے ہون جو حد سے کہ گذر دیتے ہین

شاد تخلص میر افضل حسین نام متوطن میرٹھ سن بارہ سو ساٹھ ہجری مین جب دہلی مین تشریف لائے عہدہ سررشتہ داری محکمہ کرا سے مین سرفراز خاطر غمگین کو کلام سے یون شاد کرتے ہین اور نیاز مند کو اونکی خدمت مین نیاز نہ نے جو کچھ امداد کیا تو ایسا ارشاد کیا

میری حسرت سے آرزو اونکی / مژدہ اے یاس کیا تجھے غم ہے

شہرت تخلص مرزا حاجی نام سخن کی اون سے اونکی سخن سے شہرت تھا سخن تا باب فکر رسیدہ اور شہرت جریدہ

اے آہ اوسکے دل مین نہ تاثیر کی تو کیا / کچھ چرخ ہفتمین پہ تو جانا ہنر نہین
کیا وہ جگر حسین نہین داغ ہا نگار / کیا دل وہ بیقرار جو آنسون پہ ہر نہین

شمر تخلص مرزا غیاث الدین نام صاحب عالم انھون نے براسے تحریر نظم یون اوٹھایا قلم سنگ مین شمر رہا پہلو مین جگر فکر مین مضمون ثریا بغل مین دل مضطر

جھک جھک کے لگاتا ہون مین آنکھوں سے اپنی وہ
جو خاک پہ ہے نقش تمھارے کف پا کا

شور تخلص جارج جنس نام قوم فصارا صاحب سخن انکا کرسی کاغذ پر اس شور سے پکارا شاہد سخن کی سنگین نگاہ سے قوت عاشق پر ہر دم دل کیا پرواہ ہے

رکھنا شمر کو سوز تو راہ فنا مین ساتھ
تجھ دل جلے کا ایسے سوا ہمسفر نہین

شمس تخلص ولی اللہ نام مشاہیر شعراے دکن سے ہین زمانہ عالمگیر مین دہلی مین تشریف لائے شاہ جم جاہ نے انکی بہت عزت کی زبان دکنی مین دیوان درست کیا اور بہت شعر فرمائے آفتاب سخن سپہر کاغذ پر اس جلوے سے چمکا خورشید مضمون نے فلک قرطاس پہ ذرات مشتاق کو نور حسن دکھایا

مرے دل کی تجلی کیون رہی پوشیدہ مجلس مین
ضعیفی سے ہوا ہے پردہ فانوس تن اپنا

نہ ہووے چرخ کی گردش سے اسکی چال مین گردش
بجا ہے قطب کے مانند استقلال عاشق کا

شاد تخلص منشی رام پرشاد نام قوم کایتھ شاگرد شاہ نصیر دہلوی جوان نو سخن مین اوستاد ہین درینولا جبکہ دہلی مین خاطرہاے غمگین سامعین مجلس مشاعرہ مین یون شاد ہین

آفتاب حشر پر لوٹے جبین یار کا
روز رستاخیز سایہ ہے قد دلدار کا

گردش افلاک سے بہتی چلی جاتی ہے خلق
آسمان اک تیلیا نرگا ہی تمھارے کا

ابرو کی جب صفت مین یہ فہم رسا لڑا
مصرع ہلال کے مصرع سے جا لڑا

ذرات کے ملک معنی سے لقا اس طرح جلا لگا
عطارد طفل مکتب ہے ہر طفل دبستان کا

آنکھیں باندھ لیتا ہون پر یہ دیوان معنی
ہر تنگ چشم روزن قصر مضمون تکتا لگا

بیت ایسے شاد کے اشعار پر مضمون داستگو
خدا جانے کہ دلکو بھی مرض پیدا ہوا ایسا لگا

کیا شب تار سے تشبیہ ہماری دن کو	تاب خورشید نہیں ہجر جو ادبھارے دنکو
منہ جو کھولے وہ شب تار میں دن ہوجائے	رات ہوجائے جو زلفیں وہ سنوارے دنکو

شائق تخلص محمد مرزا نام حیدرآبادی فرزند حسن مرزا متخلص بہ قصد شاگرد فیض سخن کار رہبر و سامعین کے معرکہ سخن سنجا نہیں قصد لعبتان معانی کا شکر ہے نہ شکایت محجوبان سخن کا ذکر ہے اور حکایت

حاضر کروں ابھی جان و جگر سمیت	گر آپکو میرے دل مضطر سے ہے غرض

شاد تخلص رائے دیبی پرشاد نام وطن حیدرآباد فیض کلام میاں فیض سے اصطلاح ارشاد لطف کلام سے خاطر ناشاد شاد خرابہ و شوق خاطر بہر نمط آباد

شیر پر پڑھتی ہے شیریں فاتحہ	آج برسی ہے میاں فرہاد کے

شاکر تخلص لا اعلم چونکہ اسم و رسم سے بندہ بیخبر تو بس کیا اسی شعر کی تحریر قسمت پر شاکر وظیفہ نظم کے ذاکر

گریہ اشک ندامت کو میں روؤں کیونکر	میں تو دھو دونگا تجھے دامن تر اپنا سا

حرف الصاد

صاحب تخلص مظفر الدولہ نام ممتاز الملک نواب ظفریاب خان بہادر پسر شمرو فرانسیس صاحب نام نظم کلام میں الصاحب کے اوستاد خیراتی خان دلسوز یک نظم کے فیروز کلام انکا معجز نظام دنیا کے ہنگامہ سے جلد انکا دل گھبرایا تو آخرت کے طرف واسطے چھاونی کے ڈیرا ڈالدیا شراب سخن کاغذ کی منبر پر سے کباب طائر مضمون تیر پر سے

ہے زلف حلقہ زن خط دلبر کے آس پاس	یا اتر رہا ہے فوج سکندر کے آس پاس

صاحب تخلص امتہ الفاطمہ بیگم ایک عورت خانگی یا فاحشہ خواہ مخواہ مومن خان صاحب جسکے بذریعہ دشنہ نگاہ اور قتیل خنجر مژگان انکی خون کا پیاسا اوسکے نگہ کا پیکان اڑایا کیا مقام آیا مگر افسوس کہ ایسا موجب ناملایم

ادب سے لینا ایسے نام کا ہم ہیچم سے ہے پر تحریر عبارت مناظرہ ہے ایسی مقام پر
مقدم ہے انکی نسبت صاحب گلشن بیخار یہہ عبارت تسوید فرماتے ہین
اور کیسے تلبیس کے رنگین مضامین کی تمہید اوٹھاتے ہین ۔ صاحب تخلص
نامش امتہ الفاطمہ بیگم مشہور بصاحب جی کہ ماہ آسمان نیکوی است آفتاب
صفت از مشرق بجانب مغرب آمدہ با مومن خان کارش افتاد سالہا ست
کہ بازیب لکھنو رفت مثنوی قول غمین نام کہ از مصنفات خان معزالیہ است
شرح نسخہ حسن وجمال ہمان موزون قد است القصہ بفیض صحبت شان
دلش بشعر و شاعری میل کرد از موزونی قامت بموزونی طبع گرائید
واز آرایش زلف پریشان بموشگافی اشعار پیچید از دست الہٰی صاحبو انکی
تعریف کرنے کو دیکھیے اور مومن خان کے اونپر مرنے کو دیکھیے چند ماہ کی صحبت
مین ایسا شعر کہنے لگین شب و روز خان موصوف کے ہم بزم رہنے لگین
بھلا ایسے مبالغہ سے کیا یہ تقریر لا حاصل مدت قلیل کی صحبت مین بلکہ شعر
گوئی کا حاصل شاعر کی بغلمین سونا اور مضمون پیدا کرنے کے قابل ہونا بہتیرے
سے شعر کہوانا مشکل یہہ دقیقہ اوستادونکی فہمید کے قابل اونکے مسودہ
فکر شعر اول کا حال نظر آیا اونکی لوح مشق کا جلوہ کسی اہل قلم کو نہ کھلا یا اگر وہ
پہلے سے علم شعر گوئی سے آگاہ تھین تو اونکے مستعین ہونے کا کیا عجب اونکے
اوستاد جی مومن اور اوستاد بھائی میان شیفتہ کو اتنا فخر کرنے کا کیا
سبب فی الحقیقت وہ ایسی تھین یا حامد کا جوڑ توڑ کر رہا ہے اونکی زلف کا
سودا انکے سر مین جوش کیا بلکہ سراسر توڑ پھوڑ کر رہا ہے طرز تحریر صاحب
گلشن بیخار سے معلوم ہوتا ہے کہ علم اور شعر کہنا خان موصوف نے اوس
اپنے شاگرد و معشوقہ کو گویا گھول کر پلا دیا تو وہ ایسے اولیا بھی نہین جو
یہ کرامات رکھتے ہین کرامات کیسی بات رکھتے ہین جو علم کا گٹکا کھلا دیا لو خفا نہ
اگر خانصاحب ایسے ہی سحر بیان اور سیف زبان ہوتے تو دردفراق صدمہ

اشتیاق محبوبۂ دلنواز مین کیون ہوتے ہماری دلیل قاطع ہے مخاطب جسکے سامع ہے یہ اونکے طرز کلام سے معلوم ہوا تحریر عبارت سے مفہوم ہوا کہ موصی الیہ نے یہ شعر نہین کہے بلکہ خانصاحب نے بالیقین کے صاحبزادہ صاحب سے ڈر کے انصاحب کو جو خانصاحب کے مصاحب ہین اونکی تحریر و تقریر پر نظر فرمانا بھلا سامعین و ناظرین کو کیونکر یقین آوے جب تک اوس معشوقہ سے صحبت نہو کہ یہ مضمون اور ایسے بندش سے کہوانا اسے منصفان عالیقدر یہہ زبان اور اونصاحبہ کا کام ایسی جلاوت اور اوس ماہ پارہ کا دہان و کام اگر واقعی اونہین کے شعر ہین تو بندہ بھی مشتاق صحبت ہے جسکی شیرینی سخن مین یہہ حلاوت ہے اونکی عنایت ہے گویا طبع کی ضیافت ہے اگر نزدیکی مین یہہ نادر مضمون اونکے منہ سے سنون تو فرط ذایقہ شعر سے اونکا منہ چوم لون معشوقہ مضمون عاشقان شائق کا شائق شایقان عاشق فن کے لایق ہر موسن کا دل جسن کا فرہ پر غش اسکے فراق مین شیفتہ نعل در آتش نازنین مضمون سامعین کا مشتاق شاہد فکر کو تماشائیون کا اشتیاق دل مشتاق باطن کو کمال حسرت وصال ہے خدا جانے کہان وہ کافرہ صاحب جمال ہے لعبت سخن کو یاران نظرباز کا شوق محبوبۂ نظم کو بوالہوسان لگاوٹ باز کا ذوق شاہد مضمون جلوہ دکھاتا ہے گھورنے والونکا دل بیتاب ہوا جاتا ہے

رقیبونکا جلنا کہان دیکھتا تو ۔۔۔ سمان یہ مرے گھر مین آیا تو دیکھا
گنہ کیا صنم کے نظارے کا زاہد ۔۔۔ یہ جلوہ خدا نے دکھایا تو دیکھا

کھلے ہین اوس ذی پیرہن یوسفی کے بند ۔۔۔ تہ کر رکھے نسیم سے کہہ دو قبای گل

نظر ہے جانب اغیار دیکھیے کیا ہو ۔۔۔ پھرے ہے کچھ نگہہ یار دیکھیے کیا ہو

جو خط جبین کا مرے کاتب ہے اوسیکو ۔۔۔ دکھلا تو میرا نامۂ اعمال الہی ++

صاحب جو بنایا ہے تو مانند زلیخا	یوسف سا غلام ایک مجھے دیجو الٰہی

صاحب تخلص لا اعلم ایک صاحب قدیم صاحبان مفتون سخن جنکے نتیجہ
شعر شنیدہ ثبت جریدہ

زور کیفیت ہی ہے کہ سبھی جھکتے ہین	جام پر شیشہ جھکا شیشہ پہ میخوار جھکا

صاحب تخلص صاحب قران نام میر علو مرتبت بلگرام کو زیب سکونت سے
زیب کیا واہ جی واہ صاحب گلشن بیخار بھی بڑے شوخ مزاج و بے ادب ہین
آپ فرماتے ہین کہ مین نے کسیکو برا نہین کہا اور خطا سے یاد نہین کیا
کیون کتنی جگہہ کلک عاصی نے انکے جھوٹ پر صاد نہین کیا اور حال یہ ہے
کہ بہت صاحبون کی تحقیر کی بلکہ ساری کتاب بمضمون حقارت شعرائے نامدار
مملو دیکھی پس شاعر کم رتبہ کا کیا مرتبہ رہا چنانچہ تصحیح عرض احقر و بروے
غلطی ارشاد صاحب گلشن بیخار پر گفتگو ہے انکی عیب جوئی کا جہان اور مقام ہے
ایک یہ بھی ادنی سر نامہ ہے اور بندہ ہر ایک کا نشان موقع پر دیتا چلا آتا ہے
بمطالعہ گلستان بیخزان اور گلشن بیخار منکشوف ہوگا اس مقام پر صاحب قران
صاحب کو کسطرح لکھا ہے باوصف اسکے کہ وہ سید ہین اور بیان حال اشعار
ہزلیات اظہر من الشمس ہے ؎ چراغ ہدایت کی حاجت نہین ۞ برا کہنا کیا اہین
پر موقوف ہوگا آدمی کا یہ حال ہے دیکھیے کیا مآل ہے من عمل صالحًا فلنفسہ
ومن اساء فعلیہا ؎ روان منزل عیب پوشی کا طریق نہین عیب پوشی
برابر کوئی طریق ہے ۞ بزرگش نخوانند اہل خرد ۞ کہ نام بزرگان بزشتی برد
؎ در جہان چار چیز خوش کردم ۞ یادگیر این سخن اگر مردی ۞ خلق نیکو ورا
گفتن ۞ عیب پوشیدن و جوانمردی ۞ عیب پوشی عجب چیز ہے عیب چھپانا الا
صاحب تمیز ہے علی الخصوص جو ذات پاک سید ہون اونکا عیب ظاہر کرنا
بڑا عیب خداوند کریم سب نیک و بد کا عالم الغیب ہے جس آل پاک پر
بھیجین درود اوسی سے گستاخی بس وہ ہے مردود اللّٰھم احفظنا حاصل کلام

صاحب گلشن بیخار کی عبارت انکی نسبت یہ ہے کیا سخت کلام
کی انکی عادت یہ ہے ه صاحب قران تخلص امام علی نام از سادات رضویہ سنت
وسکنائے بلگرام شرم وحجاب از ذاتش بمراحل دور وطبعش از آداب
واخلاق مہجور ہر چند داب جامع اوراق نیست کہ عیاذ باللہ کسے را بہ بدی نام
بردا با در خصوص اینکس نظر بفحش وہزلش خلاف عنوان ناخواست حرفی
چند از نوک خامہ بر صفحہ نامہ ثبت گردید یارب از اعمال این نامہ سیاہ
محو باد الحاصل ہمہ اشعارش از انواع ہزل مملوست اگرچہ مضامین قبح لپذیر
ہم دارد اما حیا مانع تحریر مگر از یک بیت نتوان گفت کہ در نہایت مرتبہ عالی
رتبہ آمدہ و شاید کہ نوجوانان بیباک وشبان ہوسناک را نانوشتن این ابیات
موجب شکایت وگلہ گردد امانا چار پذیرفتہ آمد کہ الانسان اذا ابتلی ببلیتین
فاختار اہونہما خلاصہ آن اشعار اینست الخ معاذ اللہ اسقدر بجناب پاک
سید گستاخی کرنا اور پھر مسلمانی کا دم بھرنا اور اس پر امید وار شفاعت
جد بزرگوار سادات بروز رستاخیز ہوتا ہے برقع بے شرمی روہی خجلت د
پر ڈالنا سایۂ حشر کھوتا ہے جب آل پاک کو گالیان دین یا برا کہا اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت چاہی حضرت کیونکر رضا مند ہونگے
کب اوس مردود سرگشتہ دنیا وآخرت سے خورسند ہونگے اللہ تعالے
ہر مسلمان کو ایسے گناہ کبیرہ سے بچائے ایسے بیحیا آدم ناہنجار کی صورت نہ دکھائے
وہ شعر یہ ہے جس پر تحسین وزہ ہے

مجکو شہوت ہوئی تیمم سے +	تھی مقرر کسی چھنال کی خاک

صادق تخلص صادق علی خان نام از قریبان فوجدار خان فیلان لا اعتشا
پیلبان بادشاہی دیکھیے انکے فیل فکر کی زور آزمائی پیل سخن کجک خامہ
فکر انشا سے روان اور کاغذ کے جنگل بن بین اس روش سے دوان

صادق اب اور سرو کار نہیں دلسے نگہ	ایک بوسہ کی سنکے سے دل غمناک ہوا

صادق تخلص صادق علیخان نام ساکن عظیم آباد کا ذبان مضامین
تقریر فکر سے صادق الوداد کیا مضمون صادق ہاتہ آیا جیسے خضر لیکر
راتون رات آیا

وہ ہے عرق سے یار کے چاہ ذقن مین آب	دیکھے تو خضر کے بھی بہاوے دہن مین آب

صابر تخلص صابر شاہ نام شاہجہان آبادی دریوزہ گر سخن محلہ کاغذ مین
کہتا بہلا ہو ہادی فقیر فکر کا سوال ہے کیون دوست اید ہر بہی خیال ہے

جو ہم بستر نہو ہے تو اوسکی کیا شکایت ہے	نظر بہر کر ہمین بس دیکھنا اوسکا کفایت ہے

صادق تخلص میر جعفر علی نام دہلی وطن کلام صادق سامعین سے
یون ہم سخن مضمون تکذیب سے جادہ وا مرحبا

شرم سے نام وہ نہین لیتا	پہر ہمارا خطاب ہے کوئی ++

صانع تخلص نظام الدین احمد نام ساکن بلگرام صاحب حسن خلق
وادب نکو ہر خوش سیرتے آبدار کلام فارسی مین ہمعصر شیخ علی حزین والہ
داغستانی انکے صانع فکر کو صورت چار آخشیج مضمون اس شکل سے بنائی

صنم کی اس محبت پہ دیا تہا ہمنے دل صانع	نتہا معلوم ہوجائیگا یون نامہربان اپنا

صبا تخلص لاعلم غنچہ فکر انکی نے اہتزاز نسیم توجہ میر ضیاء الدین ضیا سے
شاخ مصارع پر شگفتگی پائی ذرۂ طبع نے خورشید فکر میر ضیاء الدین ضیا
سے فلک کاغذ پہ روشنی چمکائی گل مضمون کی خوشبو کو صبا دماغ سامعین
مین کس روش پہونچاتی ہے نکہت گلہاے معانی چمن طبع سے عنادل
شایقین کے لیئے لاتی ہے گلشن فکر کی ہوا سے یہہ باغ سخن کی فراہم کیا ہے

جمع کر کے درد سارے تونے پیدا دل کیا	یہہ تو اے دست قضا پہر اسنے کیا حاصل کیا

صبا تخلص لالہ کانجی مل نام اصل فیروزآباد مولد لکھنؤ اہتزاز صبائے فکر
مصحفی سے غنچہ سخن شگفتہ ہوا نہال عمر صرصر خزان قضا نے عین بہار
شباب مین مانند سبزہ بیگانہ باغ دنیا سے اوکہیڑا انو بادہ ہاے سخن

چمن کاغذ مین یون لہلہاتے ہین سیر کرنے والون کے دل توکیا نہال طرح ہرے ہوتے جاتے ہین

افسوس وہ آرام عدم مین کبھی نہ آیا | جسکے لیے دنیا سے سفر ہمنے کیا تھا

صبا تخلص مرزا راجہ شنکرناتھ نام صبائے فکر شمیم گلہائے سخن سے دماغ سیارہ دلکا معطر کرتی ہے نسیم طبع خوشبوئے یوسف مضمون سے مشام زلیخا و باغان معنبر کرتی ہے صحن چمن طبع دلکشا ہے بوقلمون پھول پھول رہا ہے

دل جسپہ اوسکے نگہ مست کا تحفہ ہوا | سرخوش کیفیت بادہ انگور ہوا

صفدری تخلص میر صادق علی نام شاگرد میر اور کلان لیتے سیر مضمون خوش کلام عین جوانی مین تیر قضا ہوا انکے خون کا پیاسا کسی سبب سے شہید ہوئے زندہ جاوید ہوئے جو کوئی عاشق دشنہ ابروے معشوق سخن کا شہید ہے اوسکے لیے انکا معشوق فکر قابل دید ہے کیا خوب فرماتے ہین کیسا مضمون لاتے ہین

نہین معلوم پڑا پاے نگارین کسکا | چھاپ مٹ ہے حنا لیکے گل قالین پہ

صبر تخلص مرزا غلام حسن خان نام مولد دہلی اصل کشمیر نظم کے انتظام مین میر عزت اللہ عشق کی تلامیذ ہین انکے اشتیاق کلام نے صبر کیا جب دل کو تسلی ہوئی تو بے اختیار کہہ گیا کیا نقد سخن ہے کھرے سکہ کا چلن ہے

کبھی قصد حرم گاہے سیر بتخانہ رکھتے ہین | غرض ہم بھی عجب اک مشرب رندانہ رکھتے ہین

صفدر تخلص میر صفدر علی نام ساکن سونی پت یہ ہے انکی فکر خاص کی حقیقت کلام مرغوب ہے کتنا دلچسپ خوب ہے

شجر سوختہ شمع سے جب گل نکلے | چاہیے بیضہ فانوس سے بلبل نکلے

صدق تخلص لا اعلم کلام انکا ایسا صادق جسکا کاذب بھی شایق اور حقیقت نہ کھلی بجلی نہ بری

بدرقت اشک اب نکلے ہے شاید | ہوا آنکھون مین آلخت جگر پیدا

صفا تخلص لالہ منولعل نام شاگرد مصحفی کلام کس رتبہ کا صفا جس نے
سنا اوس نے کہا آفرین مرحبا او رمبالغہ لاف ہے کلام انکا صاف ہے

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگارین | کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگارین

صفا تخلص لا اعلم حال انکا کچہ صاف نہوا سمین کچہ صاف گذاف نہوا
تقصیر معاف کلام صاف

محتسب جہوٹ ہی کس نے بہری شیشہ مین | رہگئی ہے مرے آنکہو نکی تری شیشہ مین

صنعت تخلص میان کریم اللہ نام ساکن مراد آباد دست صانع اونکا
صانع قدرت نے زیور زرگر کیسے بنایا او ستا دونیا کو کہوٹی خاک سمجہکر
بنیاد تکو اکسیر جانا قاب کے سونے کو نرسا دیکہکر مصالح ضرب اللہ ہوسے
کہرا پچانا نگینہ سخن کا انگشتری کاغذ مین اس آب وتاب کی صنعت سے جڑا
کہ شایقین کو ہنگام نظارہ کندن کے مانند نظر پڑا یہہ عجالہ دارالعیاری
کہرے کی کہوٹے سے نکرا ہے نقد سخن کی ٹکسال ہے مضمون کے مال سے
مالا مال ہے جو بے سکہ درم ہے او سکا یہان کام کم ہے مضمون کا درم
وہو رقم کتاب ندیم ونعم

قتل ناحق کیا تو نے جیسے تلوار کسیٹ | لاش کو او سکے نہ ظالم سر بازار گہسیٹ

صافی تخلص لالہ بدہ سین نام قوم حجام ترک پیشہ کرکے تعلیم طفلان
اختیار کی استعداد معقول فکر فارسی از بس نازک ولطیف خیال ریختہ
مین مہارت تمام شوق کے وسیلے سے حصول شوق موسی مین دلکا پارہ
الکشتہ کیا بوٹی فیضان صحبت بادی شعرائے مس قلب انکا شمس
اعلی کیا عرصہ قلیل ہوا کہ مقراض قضا نے موے ہستی کو اس قطع سے
اصلاح دی نشتر فکر نے وریدِ سخن سے آتش جوش خون مضمون کی
یون منطفی کی مسیحائے ماء الحیات طبع کشتہ مضمون کو زندہ کرتا ہے

دار العیار مشاعرہ مین طلاے فکر سخن محک امتحان پاینده کرتا ہے مضمون آبدار طبیعت کی صافی مین یون چھنے انکے بدہ کے لسین سے شایقین عاشق معشوقہ سخن نے انکی فکر نے باڑہ پہ رکھا اور گاہک مضمون کو یون موندا

گردی وہ صلاے فیض تعمیم ++	یا خیر لینا کہے عزا زیل ++
ہے ساغری دور فلک مین تپش آلود	کیا شعلہ فشان ہے یہ شرار رخ ساقی
بہ رنگ لالہ اک گل ہے داغ افزونیتابی	جھلک دیکھی ہی جیسی اوسکی انگشت حنائی کی

صابر تخلص مرزا صابر نام ایسا مستحکم جنکا کلام کیا گفتگو کرتے ہین جس سے سامع کو محو ہو بہو کرتے ہین

کون ہے کسکے ہے نالو نہین اثر اپنا سا	کسکو ہے درد دل و سوز جگر اپنا سا
ضبط آہ شرر افشان سے ہے ربط دل زار	کوئی بے شر نہین دنیا مین بشر اپنا سا
دشمنون سے ترے سازش ہی اری او دشمن	گو کہ دشمن ہے ترا دوست ہی پر اپنا سا

صفا تخلص صاحب عالم مرزا چھٹے نام کلام انکا کدورت سے صفا کلام کیا ارشاد ہے جسکی فرحت خیز افتاد ہے

حاصل ہے حیات ابدی کشتون کو تیرے	آب دم خنجر مین ہے لطف آب بقا کا

صفیر تخلص جانخانصاحب نام مرغ فکر انکا گلشن کاغذ مین نغمہ سنج انکی طوطی مضمون سکے روبرو بلبل کوششش و پیچ تدرو خاسہ کا قہقہ دیکھیے کبک سخن کا دولسر دیکھیے

امید و یاس و خوف و رضا مرگ و زندگی	رکھتی ہے لطف تیرا دھر ہان و دھر نہین

صدق تخلص محمد صدیق نام ساکن حیدر آباد یہ صدا قت مآب بصدق دل شاگرد میان فیض ہو کر دلشاد صدیقان سخن سے صادق صحبت جناب کے لایق ایسا مضمون لاتے ہین یون فرماتے ہین

چشم تر روتی ہے ناحق پھوٹ پھوٹ	کیا دل نالان نے کم فریاد کی +
محو ہون عشق کمر مین یہان تلک	صورت عنقا مری تصویر ہے +

صمد تخلص میان عبد الصمد نام حیدرآبادی از ارشد تلامذۂ میان فیض ضیغم
سخن کو سجدہ کاغذ میں کلمہ وحدانیت صمدیت بیان فیض کلک فکر جواہر رقم
جسکو تمیز از صمد تا صنم بثبوت کفر میں ایمان سے اسلام ایمان کی جان سے
چست تقریر سے چالاک تحریر سے

رنگ پریدہ نامہ بر شوق ہے میرا	خط کو میرے نہ بال کبوتر سے ہے غرض
آوارہ گرد باد ہیں دشت یاس میں	شاید کہ خاک ہے یہ کسی نامراد کی +
قتل پہ مجھ سخت جاں کی آنکھ ہے جلاد کی	ہڈیاں پھر ٹوٹتی ہیں خنجر فولاد کی +

صبا تخلص میر وزیر علی نام شاگرد خواجہ حیدر علی آتش بعد انتقال خواجہ
صاحب کے بعض تلامذہ خواجہ صاحب نے اجماع کرکے میر صاحب ممدوح
کو بجائے خواجہ صاحب سمجھا یا میر صاحب اصل میں شریف تھے خال بزرگوار
نے میر صاحب کو اپنا فرزند کیا اس وجہ سے نسب سیادت سے انکی نسبت
قرار پایا مرد وضعدار خوش اخلاق صاف گوئی میں مشاق گلچین باغ سخن
ہے بلبل گلہائے چمن ہے دیوان کیا ہے گلدستہ ہے برائے ہر دست
پیوستہ ہے صبا کے مضمون کا نازک جسم ہے لطافت سے نظر نہیں آتا
فقط اسم ہے گلزار دیوانہیں پھولوں کی مہک ہے پڑھنے والے کی آواز بلبل کی
چہک ہے تختہ کاغذ میں گلشن کی بہار ہے خزاں کا یہاں سے سو کوس دور
دیار ہے غنچہ مضمون میں کیا لطیف خوشبو ہے جسکا ہوا خواہ ہر ایک گلرو ہے
نسیم اس چمن کی دلکشا ہے آہ سرد ایک ٹھنڈی ہوا ہے باطن ختم کتاب
منظور ہے ہنوز دہلی دور ہے اے دل گرفتہ طول کو چھوڑ مطلب کیطرف
توجہ کر دل جوڑ سے جاتا کہ تیری طبع رسا ہے ذہن بہت ذکا ہے دور مقام
منزل ہے تیرا عبارت آرائی پہ دل ہے مطلب پہ آ اس بوستان کی ہوا کہا
صبا نے کیا کیا گل کھلائے ہیں میرا دڑانے کیسی کیسی بلبل آئی ہیں نسیم سحر
بہتی ہے زبان حال سے یہ کہتی ہے

گوشش ولے نہ سنا قافلے میں یوسف نے
تھی زلیخا کی صدا بانگ درا سے پیدا

بجز گلچین عشق گل خوف خزاں بیداد تھا
لاکھ آفت میں پھنسی ہے ایک جان عندلیب

لوٹی بہار سنبل باغ وصال کی +
سونگھا کیا میں گیسوئے دلبر تمام رات

غافل تقدیر کا رونا عبث +
سب گلہ بیجا ہے سب شکوا عبث

آبرو دے ایسے قد یہ سیدہ تو مجھے +
یار آنکھوں پہ بٹھاوے صورت ابرو مجھے

فکر رنج و راحت کیسی ++
دوزخ کیسا جنت کیسی ++

افتادگی سے خاک سر اپنا اوٹھایئے
ممکن نہیں کہ نقش کف پا اوٹھایئے

منزل مقصود تک آخر میں سرگشتہ گیا
گو بگولے کی طرح سے راہ میں چکر پڑا

زخم کہن شگفتہ ہوئے کیف شراب سے
انگور پھٹ گئے تپش آفتاب سے

ختن سے لیگیا تاتار کو تاتار سے چین کو
کیا کیا نہ سرگشتہ مجھے سودا ہی کاکل نے

بلا طویل شب ہجر ہے نہیں کٹتی +
دعائیں مانگتا ہوں شام ہی سحر کے لیے

جو بار عشق میں سر سے اوتار کر رکھدوں
ترا تو دیو بھی اے آسمان اوٹھا نہ سکے

کھلا جام سے غنچہ آرزو ++
گلابی گل باغ عشرت ہوئی +

کونسی جا نہیں وہ جلوہ کناں رہتا ہے
پر کوئی کہہ نہیں سکتا کہ یہاں رہتا ہے

زاہد کو رستے خم پیر مغاں دور رہے
آمد و رفت سے اندیشے کنوان در رہے

ایسا خوب ہے غنچے کی طرح خاموشی
غل مچانا صفت برگ خزاں کیا سنی

حرف الضاد

۱۷

ضیا تخلص ضیاء الدین نام ایک شخص وحشی طبع بنت العنب سے بجان الفت ماہ سخن کو چرخ کاغذ پر نشہ شراب مضمون میں نقل انجم معانی کی لطافت خورشید طبیعت کی ضیا سے ذرہ نگر کس جلوے سے چمکا ہے

جوں چنار ایسا نہ پھولیں میں نہ پھل لائے ہیں | جب ادا اپنی کو سوچے ہیں تو جل جائے ہیں

ضیا تخلص میر حسن شاد نام لکھنوی اور حال انکا بوصف تحقیقات حبیب واضح ہوا تو ناچار رضا لیلہ تسوید میں یوں آیا انکے سخن کی بالکل نے سخن

سخنوں کے میلے مین اودا سا فکر لگا یا سخن سے انکا باہم ربط ہے قاعدۂ تصنیف نظم انکو ضبط ہے آزاد طبع قلم کا چھوڑا اور کاغذ کا رہا مال دست و دوش پہ لیکر شعر اکیمصدر تون مین یون کرتا ہے سوال

قید دل وحشت مین کھو کر اک جنون پیدا کیا — ہے بازار محبت مین یہ کیا سودا کیا

ضیا تخلص میر ضیاء الدین نام وطن قدیم دہلی لیکن چند سے عظیم آباد مین تا ہم آخر قیام پذیر شاعر قدیم بہت شایقین سخن نے انسے فیض پایا لطف ہائے طبع انکی یون فروغ بخش فکر روشن ضمیر اختر فلک شاگردان پر انکی ماہ صلاح کی ضیا ہے ذرۂ مضمون سخن طلبا پر مہر توجہ کا پرتو اسے

دل جلے ہے غم سے اور آنسو بہانا منع ہے
سینہ مین سوزش ہے اور ضبط فغان کو حکم ہے
عشق کی منزل کا کیا تجھسے چلن کہیے ضیا

لگ رہی ہے آگ گھر مین اور بجھانا منع ہے
رہین جگر مین شعلہ اور نالہ اوٹھانا منع ہے
قرض کرتے ہین ہمین اور ٹھہر جانا منع ہے

ضمیر تخلص شیخ بداری نام ضمیر فلک عکس پذیر ضیا سے مہر توجہ ہادی شعرا نظیر مقتبس انوار ذرات مضامین انجمن فلک مین انجم طبع بانند مہر منیر طرف لبستان معانی انکے دلکا ضمیر ہے مشتاق حسن تجلیات مضامین ضمیر دل با تدبیر ہے کواکب سخن چرخ کاغذ پہ چمکاتے ہین ثوابت و سیارہ کی تنویر فلک قرطاس پر دکھاتے ہین

وہ ابھی ہے نوگلی آرزو وہ جو نو بہار ہے — کیا آئینہ سے اور عرض خجاسی کچھ سر و کار ہے

ضیا تخلص مرزا ضیا بخت نام خلف مرشد زادہ مرزا فرخندہ بخت مہر مضمون کو ضیا بخش ہے سپہر کاغذ کا تخت چہرۂ مضمون کی ضیا سے تختہ کاغذ فلک قمر ہو رہا ہے

چھوڑا کسکو کون گیا ہات سے ضیا دامن — اسکا جو اشک کا تا جیب تار رہتا ہے

ضمیر تخلص لالہ گنگا داس نام شاگرد نصیر تعلیم رسالی دستگاہ اونکو پیر شیدہ سخن تجانہ کاغذ مین اصنام مضمون کی پرستش کرتا ہے رسال طبع قرعہ

فکر سخن تختۂ کاغذ پر اس شکل سے ڈالتا ہے

مین دکھاتا ہون [illegible] | چشم خواب آلودہ اوسکی فتنۂ بیدار ہے

ضیغم تخلص مولوی غضنفر علی نام فرزند مولوی حیدر علی لکھنؤ کے ساکن
ہژبر سخن بادیۂ کاغذ مین تیغ مضامین کو اس طرح سے شکار کرتا ہے رات دن
عالم طبع کے طالب علم حکمت سے بحث کی قیل و قال ہے مدرسۂ کاغذ سرگرم
تکرار ماضی و حال ہے

ہر اک کی مجھکو مین کہتا ہون وہ گویا ہین | نہ وہ مزاج ہے اگلا نہ وہ دماغ رہا
وہ درگذر کریگا شفاعت کرینگے وہ | الحمد ہے کام پیر سے غرض
ہوا ہی زرد چہرہ خشک لب مین شکستہ حالی ہین | شرم ہاتھون پہ صورت بیدل اندوہگین دیکھے
غوث اعظم کا ہون مین ضیغم غلام | اب زیارت مین کرون بغداد کی

حرف الطا

طفل تخلص مرزا عبد المقتدر نام عرف مرزا طفل پیران جوان سیرت کے آگے
میدان سخن مین شوخی کرتا ہے انکی طبیعت کا طفل ہرچند مانند طفل اشک
لڑکپن سے کھیل سے اچھل کود سے یہ چال چلن ہے

رات دن مونس جان وحشت تنہائی ہے | دل ہے میرا کہ کوئی وحشی صحرائی ہے

طالب تخلص طالب حسین نام شائستگی سخن مین میر انشا اللہ خان انشا
سے طالب شعرا سے شعر مین اپنی جودت طبع سے سخن ہر ایک کے کلام پہ
غالب کلام کا کیا پوچھنا ہے طالب کی مطلب سے گفتگو ہے

دشت مین آہ شرربار جو طالب نے کی | ایک شعلہ گیا خاشاک بیابان ہو گیا

طرہ تخلص طرہ باز خان نام غبار سے مضمون تازہ انکا طرۂ دستار سخن
عارض محبوب مضمون پر کاکل پیچ شکنام ہر مصرعہ شکن در شکن
زلف سخن سراپا دراز ہے اسکا بال بال کا انداز ہے

مصور کھینچے گر اوس شوخ کی تصویر کاغذ پر | میری صورت بھی ہو زیر قدم تحریر کا

طالب تخلص لاله جھنولال نام نوازش حسین خان نوازش کو استاد بنانا منظور کیا فکر مرثیہ گوئی کا ازبس شوق اور بہ رعایت تخلص مرثیہ تخلص شہرہ کیا یہ صاحب کائستہ لکھنوی تھے چونکہ اعتقاد طرف مشرب اہل اسلام ازبس رکھتے تھے ظلمت [illegible] کفر کو انکے ضمیر دل سے دور کیا بطبعہ تجلی اسلام نزدیک پہنچا کہ جلوہ ایمان انکی پیشانی پر چمکا کر نور کا ظہور کیا الحمد للہ رب العالمین و نعت سید المرسلین جسکا ہادی اللہ چھپا کریم و رحیم سے پھر کیا مال شیطان دشمن قدیم تھا [illegible] من یہدی اللہ فلا مضل له و من یضلله فلا ہادی له طبع طرب افزا عشرت اندوز نشاط دلگیر جہان سوز ہر چند یہ ناظم ملک مرثیہ کرنا ظلم ہیں لیکن ریختہ میں یون رقم ہیں

گئے جاتے گذر ہم چند وعدہ پروردہ جیتے آیا	بہانا اوسکا گویا موت کا اپنے بہانا تھا

طالب تخلص لاالعلم شاعر قدیم دکھنی ہمعصر ولی الشعرا اپنے مضمون کا ہر ایک کو طالب کیا سخن کی طبیعت طالب شوق سخن پر غالب

طالب کے خون چشم سے آلودہ کیا کرے	وہ پانون جو جناب سے رہتے ہیں سر گران سدا

طالب تخلص حافظ طالب نام وطن رامپور سخن کا سیکھا مولوی قدرت اللہ سے شوق سے دستور یہ محبوبہ سخن کی طالب جس سے بہر حال حصول بہ مطالب رواق مضمون کی طلب سے جوش جوانی ہر تک [illegible] نت الغیب سے

جبر سے سینہ کو شق کیجے دل دلگیر کو	ہم ہی دو جا لیجے اور کیا کہا کیا ہیں تیر کو

طالب تخلص طالب علی نام شاگرد میر طالب علیخان [illegible] شعر گوئی و سخن فہمی انکی عادت مزاج اور یہی شیوا کیا خوب فرماتے ہیں کیا مضمون لاتے ہیں

مضطر ہو کیا ہیں شکوات ماہ روشن آیا	گھر سے ترے گلی ہیں تا بام تو شہ آیا

طور تخلص لاالعلم لکھنوی انکا طور سخن تجلی طبع محمد رضا برق سے سرمہ چشم بینندگان مضمون کو بہ تحفہ کحل الجواہر دکھاتا ہے اب ہر کوئی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ مرحوم آنحضرت کو بتاتا ہے بہرحال تجلی سخن دادی ایسی [illegible]

ہین موسیان شایق دیدار مضمون کو اس نور کا جلوہ دکھاتی ہے ایسے ہی لغویات صاحب گلشن بیخار کو منصفان دور بین کے نزدیک راستی کچ فہم بنائی ہے چنانچہ جس موقع پر جس رنگ سے اونھون نے شوخی فرمائی بندے نے بھی ناظرین کو اوسکی حقیقت مفصل کہ سنائی موسیٰ سخن طور طبع پر تجلی مضمون سے بیہوش عاشقان طالب دیدار کو مانند سرمہ خموشی کا جوش کاغذ وادی ایمن ہے قلم چٹکی مین جون شمع طور روشن ہے طور کی تحریر کا یہ طور ہے تجلی گاہ مضامین مین جاے غور ہے

نہ لیتا عمر بھر نام رہائی + + +	تو اپنے دام مین لایا تو ہوتا + +

خیر انکی فہمید مع اوستاد کے ایسی ہی جسکا یہ انتخاب ہے بندے کی طرف سے انکی اسی غزل کے اشعار دل سے کیا جواب ہے

لب جان بخش دکھلایا تو ہوتا +	ذرا عیسیٰ کو شرمایا تو ہوتا + +
کف پا اپنا دکھلایا تو ہوتا + +	ید بیضا کو شرمایا تو ہوتا + +
غش آتا طور کو موسیٰ کے مانند	رخ پرنور دکھلایا تو ہوتا +
مین جی جاؤن اجل سے آپ جائین اگر پہلے	پیغام زبانی خط سے کہو نامہ بر پہلے
عیوض بوسہ کے مین لے گا لیا نقد مین صاحب	ذرا انصاف تو کیجے لگائے کس نے شر پہلے
شب وصل غریبان ہی ترے گرد ونپہ خون ہوگا	نہ بول اوٹھیو کہین زاہد سو ایم رنج سحر پہلے
شب وصل صنم مین رات بھر مانگی دعا ہم نے	الٰہی آج نکلے مہر تابان سے قمر پہلے
عجب سرکار ہے اللہ کی اے طور مین صاحب	ہنرمندو تسے پوچھے جائینگے وہان ہنر پہلے

طوماس تخلص قوم نصارا مشہور بجا نصاحب از تلامذہ شاہ نصیر فکر عیسائی انکی کاغذ کی سیر پر سیر کرتی ہے مضمون شعر کی چٹھی تحریر کاغذ کا تیار قطعن ہے جسمین سوار مضمون کا صاحب غرور ہے

سودا ہے زلف یوسف ثانی کا اسقدر	گر ہوسکے ہمین ہم کہ ہے سر بازار زار زار

طالب تخلص شیر محمد خان نام شاگرد حافظ عبد الرحمان خان احسان طا

سخن اس نوع سے ہوا بہ بزم سخن سنجان طالب کو شاہد سخن کی طلب ہے مطلوب کو طالب سے مطلب ہے

کون ہے بسمل شمشیر نظر اپنا سا | یا نڈھال اپنا سا یا سینہ سپر اپنا سا
کیا اپنی روشنی پہ شگفتہ ہے قرص ماہ | طالب جو تیرے ساتھ وہ رشک قمر نہیں

طالع تخلص لالہ نہند و لعل نام افضل حیدر آباد میان فیض صاحب جیسے شاعر انکے اوستاد اختر طالع سخن سپہر کاغذ پر طالع خورشید طبع جلوۂ مضامین سے فلک کاغذ مین پہ لامع شاہد سخن انکے نصیب سے قسمت مین لکھا حصل حبیب ہے

مت پوچھ کچھ حساب یونہین بخش دیجیے | مجرم تو ہون پہ عفو سراسر سے ہی غرض
اشکو نہ سب عبارت اعمال دہو سکے | بندے کو ایک فرد نہ دفتر سے ہے غرض

حرف الظا

ظفر تخلص حضرت ظل سبحانی سلطان زمانی خلیفۃ الرحمانی سکندر ثانی مرزا ابو ظفر بہادر شاہ ادام اللہ سلطنتہ بخلق سخا و شجاع و حمیم و کرم و بخشش یکتاے زمان وحید عصر انامل شایستہ بتحریر خطوط بوقلمون مشتاق ذایقہ سخن سے شیرین کام و دہان شاعر نامدار والا قدر خاقانی ہند شیخ ابراہیم ذوق خوشہ چین خرمن درگاہ فلک اشتباہ بصد شوق یہ خادم سخن جو کلام مبرکہ سے مستفید ہوتے تو فیض حاکمان مضامین سے قابل گفت و شنید ہوئی اوستاد لکا دم بھرنا محال بلکہ مضامین مین بطور مشورہ قیل و قال شاہ سخن اکثر ادر نگ کاغذ پر جلوہ افروز ہند ولبست املاک و عساکر مضمون پر سیاست شمشیر زبان بصد ظفر فیروز کلام الملوک ملوک الکلام لاکلام اسمین کلام کا کیا کلام اماکن و حصن حصین سخن پہ بضرب تفنگ فکر مظفر ادر طرق کنان چپ و راست فتح و ظفر کس صولت کا کلام ہے جسکی ہیبت سے حصار دل سخن کا انہدام ہے

داخل ہوئے اور رضوان نے بہ بشاشت تمام فرمایا آدخلوفیہا نعماے جنت حاصل ہوئی دیوان مختصر بڑی لطافت و فصاحت سے جمع بقصد تدبیر کیا نسخہ سقمان شائقین کے لئے مرکبات طبع سے یون تحریر کیا طبیعت کی صفائی کمال ظاہر ہے جس سے لطافت خود ظاہر ہے ظاہر و باطن یکسان مانند ضمیر روشندلان کیا خوب ارشاد ہے جس سے سامع کا دل شاد ہے کیا نسخہ حیات مفرح القلوب ہین کہ ہر مریض سخن کو مطلوب ہین

حمد مین لکھتا ہون نام اوس خالق غفار کا — نعت مین دم مارتا ہون احمد مختار کا
خیال اوس زلف کا دل سے مرے اصلا نہین جاتا — بہت اپنے سے کی پرآہ یہ سودا نہین جاتا
مہر کی جبہہ انظر کی مہر سان چمکا دیا — آپ چاہا جب تو جلوہ ذرہ مین کھلا دیا
کیونکہ نکرین جو رو ملایک اوسے سجدہ — اللہ بعینہ ہے بصورت سے محمد
نہ بھاتی تھی جس شخص مین دلکو سیہ — سو آیا ہے ای لوہ یادش بخیر +
چشم اور لب لعل اوسکے ظاہر — بولی کہ جو دلکو پاسینگے ہم ++
آنکھون نے کہا کہ سینگے ہم قتل — لب بولی کہ پھر جلا سینگے ہم +
غبار خاک راہ دلبر چالاک آنکھونمین — سمجھ کحل البصر گرہم نہ دین تجھ خاک آنکھونمین
خراب بادہ دل شہر جان ہم تونے — کیے ہین نقل مکان گھر سے صنم تونے
گو خلد برین کی تو صبا اور ہی کچھ ہے — پھر یار کے کوچہ کی ہوا اور ہی کچھ ہے
سے عرض روز حشر کو ظاہر کے یا علی — نعلین آپکی یہ گنہگار سے لیے چلے

ظہور تخلص ظہور اللہ بیگ نام اصل اصول توران مولد و منشا دہلی بہ تصدق فیضان الہی حافظ قرات حمایل فکر سخن گردن کا غند ہین حمایل طبع کو نور سمائی سے فیض کامل اوسی نور کا یہ ظہور ہے جسکی حدیث کا مطلق مذکور ہے فکر سخن کا ظہور ہے حافظ طبع اپنے فن کا پورا ہے

الیسا نہو قاصد کہ مرا نام نہو وے — گم نامہ حال دل گمنام نہو وے

حرف العین

عاجز تخلص زوراور سنگه نام شاگرد شیخ نصیر الدین عزت با وصف وراوری نام سخن مجلس کاغذ مین روبرو دیکھا سمع عاجزی سخن پر قدرت کیا خوب فرماتے ہین کیسے کیسے مضمون لاتے ہین

شب مہتاب کس کمبخت کو پھر انکھین بھاتی ہی	کہ اس سے گرمئی روز قیامت یاد آتی ہی

عالی تخلص لا اعلم امیر تیموری شاگرد ذوق طبع عالی کو سخن پر اسطرح ذوق کیا خوب فرماتے ہین کیا عالی مضمون لاتے ہین

پہیون تو دلکی بجھے آگ آہ اوپر سے	ذرا سا وار کے پانی بھی یار لا نہ سکے

عارف تخلص محمد عارف نام کشمیری نژاد مولد و منشا آنحضرت کا شاہجہان آباد دوشالونکو رفو کرتے ہین اسی ذریعہ سے آب و نان تا گلو کرتے ہین ہمعصر سنجود شعرا اور سرشتہ شعرا دست فکر نے شال سخن کو شکنجہ طبع مین لپیٹا اور کاغذ کے رومال پر گل بوٹہ مضمون کا کاڑھا عارف سنجود پر عارف طریق معرفت فکر کا معارف صفحہ کاغذ نہین دوشالہ سے شگوفہ مضامین شستہ رنگ لاتے

دختر رز سے کہو کہ آن ملے +	ورنہ عارف افیم کھا دیگا +
اس ابر مین بے ساقی وہ جی پہ بنی ہی	ہر بوند کا کھاتا مجھے پیر پکی کنی سے

عالیجاہ تخلص پسر نواب نظام الملک بہادر صحیفہ کاغذ مین گوہر مضمون سے یاد در مضمون عالی جاہ کی چاہ مین مدام سے ناظم طبع کو نظام ملک سخن پر لا کلام ہے حاکم سخن و سادہ کاغذ پر متمکن ہے تو تحکمران مضامین کا مطیع ہونا ممکن ہے امیر طبع کا تیز حکم ہے پر رنگ مضمون صم بکم ہے

راتدن اشک سے آنکھوں مین تری رہتی ہی	شاخ نرگس سی پانی سے ہری رہتی ہے

عارف تخلص میر عارف علی نام ساکن اودھ ہے ایک عرصہ سے رونق افروز مرادآباد و عقل و شعور بحث علم عروض و قافیہ مین استاد شاگرد

غلام ہمدانی مصحفی اب ترک سخن کرکے عنان بارگی طبع طرف سیاحت وعظ و پند معطوف کے اور سجا آوری حکم احکم الحاکمین کیطرف طبیعت عالی بدل مالوف کی عارف سخن حجرہ کاغذ مین عابد زاہد شب زندہ دار طبع عباد و زہد پر مجاہد سخن کیا ہے عین معرفت ہے عارف طبع کی یہ حقیقت ہی

رات ساری مجھے دونو کی تسلی مین کٹی | ہات دل پر سے اوٹھایا تو جگر پر رکھا
وہ ہوا گرد سے جب وقت شکار آلودہ | تیر خاکی سے ہے مژگان غبار آلودہ
ہاتھو نکے چاک جیب تلک دست رس نہین | ہین کسکے بس مین ہون کہ یہ کچھ بھی بس نہین

عاصی تخلص منشی امداد حسین نام عاصی انکے کلام سے بہرہ اندوز ہان ہان لا کلام کلام انکا اب دلفروتر

مین کس کس شعلہ رو کو دل صد چاک دکھلاؤ | رہا تھا ایکدل سو جل گیا کیا خاک دکھلاؤن

عاجز تخلص الفت خان نام خورجہ کے ساکن سخن انخضرت کا جوان حسن و تحریر دیگر کیفیات سے قلم رہا عاجز سچ ہے کہ بہرحال ہر حالمین بندہ عاجز کیا خوب نظم ہے جسکی شایستگی ہم بزم سے ہے

کیا ہوا گر چشم تر سے خون ٹپک کر رہ گیا | بادہ گلگون کا ساغر تھا چھلک کر رہ گیا

عاصی تخلص لا اعلم ساکن رامپور عاصی الصاحب کے اور معاملات سخن مجبور شاعر طبع عصیان شعار ہے خداے کریم غفار ہے تخلص عاصی پر فکر بہت خاصی سخن کا زبان پر لانا کیا گناہ ہے شفیع عاصیان بروز حشر پشت و پناہ ہے فکر سخن بہت خوب جس پہ ہر یک طبع مرغوب

کملاے ہے گرمی سے نگہ کے وہ گل اندام | اللہ یہ کیا لطف کی نازک بدنی ہے

عاقل تخلص عاقل شاہ نام وحشی صفت جریدہ انداز انکے اس شعر پہ عرصہ دراز سے دل ہنیا ترسنہ کو اعزاز جب زبان پہ آتا ہے تو عجیب مزا چکھا جاتا ہے جو عاقل ہے وہ اسطرح ناقل ہے درویش فکر بوریا کی کانند پیرایہ ہو کہتا ہے غافل بھی عاقل عاقل شاہ کو کہتا ہے کیا خوب فرمایا

کیا نادر مضمون ہاتھ آیا

قیمہ بھی یہان کچھ نہین اور چھوٹ بھی سکتی نہین | واہ وا اس دام کو اور مرحبا صیاد کو

عاصمی تخلص لا اعلم از جمہور شعراے متقدمین مرد ذہین کلام بہت متین اور حال نا معلوم کیونکر دریافت ہو کیا معلوم کیا شستہ زبان ہے کیسا رفتہ بیان ہے

چمن کے تخت پر جسدن شہ گل کا تجمل تھا | ہزارون بلبلونکی فوج تھی اور شور تھا غل تھا
خزانکے دن جو دیکھا کچھ نتھا جز خار گلشن مین | بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

عاشق تخلص مہدی علیخان نام نبیرہ نواب علیمردان خان نکریان والا زینت کے خدمت شریف مین کمترین بندہ سید غلام قطب الدین متخلص بباطن مولف تذکرہ گلستان بیخزان بجواب تذکرہ گلشن بیخار التماس کرتا ہے کہ صاحب گلشن بیخار کا دل انواع انواع گل شاخ سخن تذکرہ مین معتراض زبانسے کرتا ہے چنانچہ الصاحب کے باب مین یہ عبارت کہ مملو ہے اوپر صفت کا ملہ اور اہانت شاقہ کی کس رعنائی کے ساتھ ذہن مین قیاس کرتا ہے اسقدر الصاحب کے تصنیفات سے ہے اسپر صاحب گلشن بیخار کی یہ بات ہے اعظم الدولہ گوید کہ تصنیفاتش قریب دو صد ہزار بیت بنظر راقم در آمدہ مشتمل بر سہ دیوان ریختہ و دو دیوان فارسی و حملہ حیدری و دیگر مثنویات انتھی کلامہ و انچہ ما را براے انجواب بدست آمدہ این بیت است کہ بنا چار نوشت الخ الله اکبر صاحب گلشن بیخار اور اونکے اوستاد کو اتنا حسد اور ہر ایک شاعر سے ایسی جد وکد جس شخص نے تین دیوان ریختہ اور دو دیوان فارسی اور حملہ حیدری اور اور مثنویات تصنیف کین ایسے تیز طبع خوش فکر متین کے نسبت صاحب گلشن بیخار نے یہ لغویات تالیف کین یہ تو کسی بیعقل کی سمجھ مین بھی نہ آویگا جس شخص سے اتنی تصنیف ہے کہان تک اچھا نکلے گا اور کلام شیرین و نمکین ہوگا محض مدعی کی تحریر ایسے

کہتے ہین کہ ایک بیت بناچاری لکھی افسوس اونکی ایسی خواری لکھی سبحان اللہ
کیا دعوی ہے اور کیا بیان کچھہ اور رہے یا منہ مین زبان برا کہنا بھلا جانا
واہ کیا خوب تمنے ہر کسیکو برا کہکے اپنا دلشاد نہین کیا ہر شاعر کی اہانت کرکے
دلخانہ خراب کو آباد نہین کیا صریح برا کہتے ہو خوش رہتے ہو درو غگوہیم
ولے بروبیت کیسے آدمی اور کیسی آدمیت غیرت نہین آتی تمہارا کیا سینہ کیسی
چھاتی غرض نظم پر انکا دل عاشق کلام عاشق سننے کے لایق بیان کیا
خوب گفتگو بہت مرغوب

ابر آتا ہے آفتاب چھپا + ساقیا مت شراب تاب چھپا

عاشق تخلص لاعلم نزودری اور دریافت حال سے عاصی برے
عاشقانہ کلام سے معشوقانہ انتقام سے

فقط تو ہی نہ میرا او بت خونخوار دشمن ہے
ترے کوچہ مین اپنا ہر در و دیوار دشمن ہے

عاشق تخلص لالہ رام سنگہ نام پہلے شاگرد غلام حسن تجلی بعدہ مشہور
شاہ نصیر دہلوی عاشق سخن انکا معشوقان فکر کو خلوت کا غذ مین یون
آراستہ کرتا ہے صورت شاہد فکر کو مرقع قرطاس مین بہزاد طبع اس
نقشے سے پیراستہ کرتا ہے

حیرت زدہ مین دیکھون ہون یون اونکو بزم مین
تصویر جیسے دیکھی ہے تصویر کیطرف

عاشق تخلص بخشی بجھولا ناتھہ نام پنڈت کلام عاشقانہ کی یہ حقیقت

قیس نادان سراسر نظر آیا مجھکو
جا ہے وحشت مین کیون کوچہ دلدار کو چھوڑ

عاشق تخلص شیخ بنی بخش نام کہین پور شیخ محمد صلاح مرحوم پنجابی الاصل
مولد و منشا جہد دہلی مفہوم شاگرد رشید ہادی شعرا شاہد سخن کے عاشق
ومبتلا مرد لطیف ظریف در حریف بذلہ سنج چست وطرار استوار استعداد فارسی
معقول علم عربی سے آگاہ صالح مزاج جودت طباعی چالاک گوہر سخن پدار
صد ہا کتب بخط خاصہ گذرین بخطا عربی و فارسی لکھین ظفریاب نجات ..

بریلوی ہی سوال و جواب بہ نظم و نثر اکثر بوجہ احسن رہا عرصہ قلیل ہوا کہ بمکان سقیرہ میر محمدی بیدار خفتہ بستر عدم پکڑا دندان فیل مشاعرہ ہوتا تھا بزم یاران سخن سنج آراستہ محفل شعراے خوش فکر پیراستہ تو مرزا تخلص شاگرد مرشد شعراسے مباحثہ معقول رہا عاشق انداز معشوق پرست سی معاملہ گفتگو حصول رہا تہذیب طالبعلمان مدرسہ سرکار بہرت پور انکی اختیار تھی مباحثہ درس مین انکو باہم تکرار تھی سن بارہ سو تریسٹھ ہجری مین ترک روزگار کرکے حرمین شریفین کی زیارت کو گئے زیارت کیا بلکہ کونین کی حصول سعادت کو گئے اوسے سفر مبارک مین جہانسے سفر کیا بعد حصول شرف حج جہان گذرانسے درگذر کیا نازنینان مضمون کے عاشق ہین اشعار انکے سننے کے لائق ہین بندہ شاگرد وہ اوستاد ہین اور وہ دو نو شاگرد اوستاد بامراد یعنے ہادی شعر انظیر جنکا کلام دلپذیر عدو کا سینہ سپر اونکی مصرعہ کے تیر کا مطمورہ عدم مین دشمن نظیر کا واہ کیا خوش بیانی ہے جسکی ہم شعرا مین مدح خوانی ہے

اشک و لخت دل سے دامن خوشنما ہوجائیگا
لعل گل اور موتیا کا حاشیہ ہوجائیگا

کان تک پہونچی گی گر اوس گل کی جانیکی خبر
ایصبا سنتے ہی دم میرا ہوا ہوجائیگا

مطرب خوش لہجہ کوئی راگ ایسے رنگ سے
محو سن عالم در و دیوار کا ہوجائیگا

منہ نہین کرینکے ہرگز قند مصری کی طرف
لون کا بھی منہ مین گر آسرا ہوجائیگا

آپکے رخسار کا ہے باغبین ہر گل غلام
کاکل پر خم کا بھی ہے دو جگہ سنبل غلام

سرو اوس قد کے مقابل ہو تو جلوا ڈالون
دیکھے نرگس جو وہ چشم آنکھین نکلوا ڈالون

لال کر دکھلا دون خون دلسے مژگان تو سہی
رشک شاخ گل کر دون خار مغیلان تو سہی

آہ سوزان کی دہوئین سے سرو اور سنبل لگاون
لخت دل سے کر دون صحرا کو گلستان تو سہی

بیابان جاناتو بہت کتنے ہو پر جانانہ جان
تھم گئے اور ہین ندیدہ دل جانان تو سہی

یون جنون سے اضطراب گہ ہی نشتر کے تلے
مضطرب ہو صید وحشی جیسے خنجر کے تلے

بام سے سیر زمین کا قصد اگر وہ مہ کرے — سے یقین ساتون طبق ہوجاءین اوپر کے تلے
نہ زمین تھا مین وہ لے دیکھا جو اسکو بام پر — دم لگا بھرنے بوقت مرگ اوپر کے تلے
پھینکے ہدف پہ تیر کہا بازو مین جان نہین رہی — قبضہ اختیار مین اپنی کمان نہین رہی
جب اعضا گل کر خاک ہوئی اور اڑ گیا بالکل نور نظر — تو چلنا پھرنا سہو ہوا اور آنکھ لڑانا بھول گئے

عاشق تخلص مولوی جلال الدین نام عالم فکر کے مدرسہ کا غذ مین بحث نفی و اثبات مدام یہ انکی طبیعت کے طالب علم کا سبق ہے جسمین بیان ماضی و حال و استقبال مضمون ادق ہے سواد زلف کی شرح مطول بیاض رخ کا بیان مختصر اول ایسا فرماتے ہین یہ مسئلہ لاتے ہین

یہ کسکے نوک مژگان کا پڑا نا سور سینہ مین — کہ بند ہنے بھی نپایا زخم پھر انکو سینہ مین

عاشقی تخلص مرزا آغا حسین قلی خان پسر مرزا آغا علیخان خراسانی مولد عظیم آباد لعبدہ عظیم القدر انگریزی ممتاز ہر آیا مقام طولانی صاحب گلشن بیخار با این ہمہ صفت اول بعبارت خود صفت اور آخر کار نقص ہی ظاہر کرتے ہین لیکن در حقیقت ہر ایک شخص کے برا کہنے پر معہ اوستاد اپنے مرتے ہین عبارت انکی بھی تحریر ہوتی ہی مباحثہ کی تقریر ہوتی ہے ۔ عاشقی تخلص الموسوم باغا حسین قلی خان خلف آغا علیخان مرد معقول است اصلش از خراسان مولد عظیم آباد و بزرگانش در دولت تیموریہ اعتبار دلخواہ داشتہ اند وے بمناسب جلیلہ انگریزی بہرہ اندوز عشرت کامرانی مانده و اعی درحالیکہ اختیار تحصیل محال سکندر آباد بدست وے بود دیدہ است ہرچند دران زمان تمیز بد و نیک نداشت اما اینقدر نیک میداند کہ شخصے متین و خلیق بودہ گویند کہ اکنون در لکھنو میگذراند تذکرہ از تصنیف وے مسمے بہ نشہ عشق مشتمل اشعار فارسی از نظر گذشتہ چون سواد عربی نداشت روشن و آشکار است کہ از خطا ناچار بالجملہ این ابیات او را ست الخ اگر اخیر مے ان فقرونکا فقرہ نہ ہوتے تو مظلمہ بدگوئی و غیبت کا اپنے ذمہ

نہ لیتے صاحب گلشن بیخار فرماتے ہین کہ مین تمیز نیک و بد نہ رکھتا تھا پس وہ جوان تھے یہ بچے تو اپنے زبان سے آپ میان مشہور ہے صاحب گلشن بیخار کیجے اور ہم بھی سمجھے پس اب مطلب پہ آتا ہون اور انکی نظم سناتا ہون

بد حواسی ہے یہان تک پونچھنے کو اشک کو ‖ چشم کو مین بھول کر رکھتا ہون سر پر آستین

عبید تخلص عبد الواسع نام یہ معبود سخن ہین سخن عبد الکلام کیا خوب نظم ہے جسکی مشتاق ساری بزم ہے

بجز رفاقت تنہائی آسرا نہ رہا ‖ سوائے بیکسی اب کوئی آشنا نہ رہا

عبرت تخلص میر ضیاء الدین نام شاعر عزہ رفیع المقام قصہ پر یاد کا شروع کرنا اپنے ذمہ لیا شاگرد نواب محبت خان معشوقہ سخن کو کس محبت سے دل دیا جہان گذرانے گذرنے مقام عبرت ہے انجام سوچنے والون کو ایسے مقام مین آغاز سے حیرت ہے کیا فصاحت بیان ہے عبرت انگیز کیا بلاغت لسان ہے فصاحت آمیز

بیتاب کوئی شئے نہین سیماب کی مانند ‖ پر وہ بھی نہو گا دل بیتاب کے مانند

عزلت تخلص سید عبد الولی نام ایسا ارشاد کرتے ہین عزلت گزینان سخن کا دل اسطرح شاد کرتے ہین

شکستہ گر ہوا دل اب نظر نکر مجھہ پہ ‖ یہ ٹوٹے آئینہ مین منہ ترے بلا دیکھے

عزیز تخلص عزیز الله نام مرد بیدل عزیز انکی طبع کو سخن گویون کی محفل عزیز شاعر طبع صاحب تمیز جسکی ایسی تجویز

ایسے بیدردسے کیون دلکو لگایا ہمنے ‖ عشق مین جسکے کبھی چین نپایا ہمنے

عزیز تخلص لالہ شنبھو ناتھہ نام دہلوی ہندو انکا شیوہ ہے کہ بعوض روپیہ قرض دینے کے سود لیتے ہین فی زمانا لینے مسلمان بھی لیتے دیتے ہین استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب الیہ انکے حق مین صاحب گلشن بیخار یہ عبارت تحریر فرماتے ہین پھر وہی تقریر بدگوئی کی لاتے ہین عزیز تخلص شنبھو ناتھہ از ربانخوار ان

دہلی ہست اور راست انپر سود لینے کی تخصیص کیونکر ہوئی اب یہ بدگوئی صاف
یکسر ہوئی یقیناً کسی معاملہ مین مابین انکی نزاع ہوئی ہوگی ہنود کل ربا خوار ہوا کرتے
ہین انپر خصوصیت کیا جو ایسے دو ہی ہو الغیبت اشد من الزنا انہون نے
غیبت کی انہون نے سود دکھایا شہرے نے دونو کو برابر پایا بہرکیف یہ فکر
عزیز ہے جوہر و صاحب تمیز ہے

لیا دل یک نگہ مین دلربائی اسکو کہتے ہین
کیا بیگانہ سب سے آشنائی اسکو کہتے ہین

عزیز تخلص لالہ بہکاری لعل نام مرد خوش کلام شاعر عالی مقام حصول
معاش بے تلاش سخن مین ایسی تراش خراش

بات اب امتحان پہ آئی ++
غصہ کوتاہ جان پہ آئی ++

عزیز[۲۴] تخلص خوابراج سنگہ نام مرد عزیز دوست دشمن سے تمیز و بد انجام
جنس سخن کیا چیز ہے کہ ہر خریدار کو بجان عزیز ہے انکے نظم کا یہ مضمون ہے
اور کیا بلاغت مشحون ہے

ضعف سے ہر رگ تن جسکا ہو تار بستر
کیونکہ بستر سے وہ بیمار اوٹھے اور بیٹھے

عسکری[۲۵] تخلص مرزا عسکری نام ایسا فرمایا زبان خامہ پر یون کلام آیا

کہنے کو اید ہر اودہر کئے ہم +
تجھے تیری طرف جدہر گئے ہم

عشق[۲۶] تخلص شیخ غلام محی الدین نام ساکن میرٹھ مبتلا بھی تخلص پایا افکار
سخن سے بہت کچہ آمادہ کیا اہا دیکھیے پھر مقام طول سخن آیا صاحب گلشن بیخار
اس معاملہ مین یہ عبارت تحریر فرماتے ہین زبان خامہ کج بیان پر راست
ہے کہ ایسے لفظ لاتے ہین سہ عشق تخلص غلام محی الدین کہ مبتلا ہم
تخلص اوست از سکنائے میرٹھ ہست صاحب تصانیف بسیار است
اما منتظر یکی از دیوانش کہ از نظر گذشتہ و این ابیات ازان منتخب گشتہ
شاید کہ آنہم قابل تماشا نباشد الخ جاے غور ہے یہ کیا طور ہے انکو ایک
سے حد ہے یہ وہم بہت بد ہے کہتے ہین اور فکر بہی قابل سیر نہین اس گفتگو کا

سر پیر نہین یہ کیسے عقلمند ہین علقمند کیا بیفایدہ خود پسند ہین جو نظم تحریر کی اوسکی یہ ہتک باقی کو بغیر دیکھے بھلا برا کہا بیدھڑک اسکے نزدیک جہانمین بجز اون لوگون کے جنکی انھون نے تعریف کی کوئی نہین اچھا عاصی کی سمجھ یہہ کہ جو برا ہے وہ بھی اچھا تو پھر اچھا تو کہین اچھا شروع مین تعریف صریح اخیر کو ہجو قبیح عجیب قطع کے عزیز ہین کیونکہ کہون کہ بدتمیز ہین باطن مطلب پر آپنے عرض درمیان لاعشق ہے انکو سخن کے نازنین سے طبیعت ذکا اچھے ایسے مضمون لاتی ہے کہین نہ کہین سے

کہے ہے سنکے یہ وہ مبتلا کے قصہ کو ‖ کہ خواب ناز کو تازہ یہ ایک فسانہ ہوا

بپھر اگئی ہے اپنی تو آینہ وار چشم ‖ قسمت مین کسکے ہے ترا دیدار دیکھنا

شام کو عشق مجھے پھر بھی ہے ملنے کی امید ‖ صبح پہلو سے مرے اوٹھکے وہ مسرور گیا

وہان ہے سر فساد مین رندان بادہ نوش ‖ اے محتسب تجائیو میخانے کیطرف

تجھے اے ظالم بدکیش کافر کچھ نہ رحم آیا ‖ ستمگر نامسلمان سنگدل سب کچھ کہا ہمنے

دلکا تخمہ ہے میرا جوہن گل کا غنچہ کا چمن ‖ یان بہار ایک ہے جہنے مین خزان ہوتی ہے

عشاق تخلص لا اعلم قوم ہنود انکی طبع سے سخن کی ایسی بہبود کیا خوب بیان ہے طبیعت کا امتحان ہے

سبزۂ خط سے اور ہوا حسن یار کا ‖ آخر خزان نے کچھ نہ اوکھاڑا بہار کا

عشق تخلص حکیم میر عزت اللہ خان نام دہلوی شاگرد شنا اسد خان فراق اپنے والد سے بھی استفادہ پایا اور مشاق علم حکمت مین دستگاہ کامل طبیعت سخن شفاے مریض فکر شعر کیواسطے شاغل عشق مین طاق ہین شہرۂ آفاق ہین طب مین طبیب حاذق مطب کرنیکے لایق طبیب طبع کا نسخہ ہے مریضان شایق کے لیے لکھا ہے کہ یہہ دوا ہے

ہمارے سینہ پہ داغون نے ہی یہ گل کاری ‖ کہ داغ داغ جسے دیکھہ لالہ زار ہوا

عشقی تخلص لا اعلم مرادآبادی حسن لیاقت سخن سے باہم شادی کیا خوب

کلام کہہ گئے جو صفحۂ دہر پر رہگئے

کوئی تو ہے گل چہرہ کوئی سرو روان ہے | دیکھا تو یہان ایک نہ ایک آفت جان ہے

عشق تخلص شاہ رکن الدین محمد نام وطن عظیم آباد تو وصل معشوقۂ سخن سے اس عاشق عشق پیشہ کا دل شاد عشق یہ رنگ لایا تو عاشق کیا زبان پر نام ننگ لایا

ترے عشق مین ہمنے کیا کیا نہ دیکھا | نہ دیکھا سو دیکھا جو دیکھا نہ دیکھا
ترے چین ابرو میرا غنچۂ دل | یہ عقدے ہین وہ جنکو کھلتا نہ دیکھا

عشرت تخلص میر غلام علی نام بریلوی شاگرد مرزا علی لطف قصہ پدماوت تمام کیا ہوا انکا ہے ساحی ناچار ہے یہ جب کسیکی نسبت فتانت کرتے ہین تو ایسا جواب زبان قلم باطن سے خواہ نخواہ تردید کلام صاحب گلشن بیخار سے عشرت کیطرف انکا ایما ہے تو اس عبارت کو لکھا ہے کہ عشرت تخلص میر غلام علی از سکنا ے بریلی ست فن شعر از مرزا علی لطف که وے از تلامذہ مرزا رفیع السودا ست گرفتہ صاحب دیوان ست ملاحظہ شد اما باشعار یکہ بچشم وگوش رسیدہ پیدا ست کہ بجاے نرسیدہ اور است الخ یہہ فقرۂ اخیر جو لکھا ہے اس سے ثابت کرتے ہین کہ کچھ فکر سخن مین کامل نتھے واضح ہو کہ برا کہنے والے صاحب عاصی کی فہم ناقص کے نزدیک خود عاقل نتھے ہر ایک کو جانکر طعن کرنا اور پھر الگ ہو کر اپنے کو اچھا بیان کرنا بعید از انسانیت ہے خارج از آدمیت ہے مشار الیہ کے نزدیک تو سواے اپنے اوستاد اور ہمصحبتون اپنے کے کوئی اچھا نہین اور دانایان رموز اخلاق کی فہم مین جو کوئی کسیکو برا کہے وہی اچھا نہین عشرت کا کلام با فرحت ہے جسکے رشک سے عدو کو عسرت ہے کیا تحریر ہے اور کیسی تقریر ہے

بسان جام خالی پھوڑ ڈالون چشم پر خونکو | نہ دیکھون گر صراحی دار اوس مخمور کی گردن

قاصد اگرچہ میری بھی تحریر شرط ہے — لیکن رواج پائے تو تقریر شرط ہے
تدبیر پیش چلتی نہیں ہے کسیطرح — عشرت ہر ایک کام میں تقدیر شرط ہے
تا مرگ رنج کھینچیں ہجران کے غم اوٹھائے — بالین پہ میرے جانان افسوس تم نہ آئے
اے رشک گل کہوں کیا داغ الم اٹھے ہجر — اس دل جلے کے تن پر کیا کیا نہ گل کھلائے
وہ رشک گل نہ آیا منت ہوئی نہ پوری — بلبل سے قبر پر بھی ہر صبح گل چڑھائے
وہ شمع بزم خوبان آیا نہ میرے در تک — پروانے کے لحد پر لاکھوں دیئے جلائے
ثابت کیطرح عشرت مجلس بھی جام مے دی — تا از لبم بر آید مستانہ ہائے ہائے

عظیم تخلص مرزا عظیم بیگ نام اصل انکی توران مولد ومقام دہلی شاگرد شاہ حاتم خوش بیان انکے باب میں صاحب گلشن بیخار کی کیا عبارت ہے جواب زبان کلک باطن کی طرف سے عظیم ندامت سے نہ انکی تریاک زہر آمیز عبارت شکایت کت آمیختہ شور انگیز ملاحظہ فرمانے کا مقام ہے انصاف جسکا انجام ہے سو عظیم تخلص مرزا عظیم بیگ نژادش از توران دیار الست و مولد ومنشایش این شہر خلد آثار از تلامذہ شاہ حاتم بود در شاعری بسیار لنگ طبع ہموار داشتہ در جواب اعتراض انشاء اللہ خان کہ در مشاعرہ مرزا مینڈھو خلف نواب شجاع الدولہ مرحوم بعلت انتقال از بحر ہزج بہ بحر رمل انطباق افتاد تمام یا وہ معارض شدہ بود مخمسے موزون نمودہ خلاصہ این ابیات اوراست الخ اس تحریر کو دیکھیے کہ لکھنے میں خود اور بیان واقع تقریبا تا کسیطرح کسیکا قصور ثابت نہو معاذ اللہ رب العزت انسان پردہ در کی غمازی و درازی سے بچائے کیا شان باری ہے کہ ہرگز پردہ پوشی اظہار عیب کا خیال بھی نہ آئے حق تعالی مے بیند ومی پوشد ہمسایہ نہ بیند و مے خروشد الفاظ عہد در شاعری بسیار لنگ طبع ہموار اور انتقال از بحر ہزج طرف بحر رمل اور مخمسے موزون موزون نمودہ کو ملاحظہ فرمایئے کیا پہلو سے نقص کامل لگاتے ہیں سخن الکا صفحہ کاغذ

یون عزم کرتا ہے جی چاہتا ہے کہ سناے مضمون عظیم الشان ہے قابل بیان ہے

سوزش سے مری بسکہ ہوئی منفعل آتش	شیشہ مین نہین ہے یہ ہوئی منفعل آتش
بھڑکا ہی دیا آہ نے دامان شفق کو	اے چرخ سنبھلنا کہ لگی متصل آتش
چھپتا ہے کوئی شمع صفت سوز دل اپنا	سر کاٹو اگر تو ہو نمودار گلے سے
جلتی ہے شرر سے سو نہی میری زبان کلک	ہر دم نکلے ہے جو سیاہی دوات سے

عظمت تخلص میر عظمت اللہ نام بریلوی طفولیت مین آب و خور قسمت بلخ و کشمیر و بخارا لیگیا اب دہلی مین مقیم بعظمت و حشمت بلند ہمت نیک اسلوب شاگرد مومن خان ایسا فرمایا

نام عظمت سے ہے نہ شوکت نہ شکوہ	کیا ہی اس نام سے گھبراتا ہون

عنایت تخلص عنایت علی خان نام چھوٹے بھائی عباس علیخان بیتاب کے تلمیذ فارسی مین شیخ امام بخش صہبائی سے جام مراد سخن پر از مےناب زبان ریختہ مین امیر حسین تسکین سے تسکین طبع کی مہربان سخن انکا دوستان شائقین پر کرتا ہے عنایت کا خطاب سخن کی انکی طبیعت پر عنایت ہے شاہد مضمون کی اسطرح ہدایت ہے

مین اوسکے دوش سے محفل مین لگ کے بیٹھ لیا	تو یہ بھی دیکھکر اغیار بیچا نہ اوٹھے

علی تخلص مرزا علی قلی نام ساکن شاہجہان آباد انکے سخن سے سامعین کا دل شاد سخن اعلی ہے مضمون کا القاب معلی ہے مضمون علے ہذا القیاس جیسے نسرین چہرہ صفحۂ قرطاس

جدائی مین تری ہم کیا کہین کسطرح جلتے ہین	بجا ہے مو بدن سے آگ کے شعلے نکلتے ہین

عیش تخلص مرزا حسین رضا نام زانوادب کا آگے ملک الشعرا کے کیا رنج طبع بستر کاغذ پر بعیش مبدل ہوا انکو گھر کیا شاہد مضمون سے عیش ہے رقیب نہ یون کو طیش سے عیاش فکر کا کلام ہے عیش سے

ہر دم کام ہے

وہ اگر اسے پشت بام کہیں + | میں بھی کر لوں اوسے سلام کہیں

علی تخلص محمد علیخان نام مسکن مرادآباد سخن سے انکی نظم افسے شاد اور حال جو معلوم نہیں تو بندے نے کیا مرقوم نہیں کیا زبان و کام ہے کتنا خوب کلام ہے

دہیان نہیں لاتے ہیں جب اوبہی کسیکی گات ہم | مارتے ہیں تب وہیں چھاتی پہ اپنے ہات ہم

عیاش تخلص لالہ خیالی رام نام دہلوی تلمیذ شاہ نصیر عیاش طبع یاران ہمنشین سنسے رندانہ تقریر عیاش کو شاہد طبع سے عیش و آرام ہے آرام و عیش معشوق فکر سے مدام ہے طرف سخن خیال کیا تو مضمون کا یہ حال کیا

جام ہے ہاتھ میں اور شیشہ ہے زیر بغل | نہیں عیاش کو اب بزم خرابات سے چھوٹ

عیاش تخلص میر یعقوب نام لکھنوی مرثیہ کو عیاش سخن عروس مضمون سے بستہ کاغذ پر روبرو شاہد مدعا کی جستجو تو تصور میں یہ گفتگو

خنجر بیداد کو سنگ فسان پر تیز کر | وقت قتل اتنا ترحم مجھپہ اے خونریز کر

عیشی تخلص طالب علیخان نام ساکن لکھنؤ ہیں فارسی میں خنجر مصرعہ قتیل کے شہید یعنے نظم و نسق سخن میں شاگرد رشید اردو میں میاں مصحفی صاحب انکے محافظ سورت سخن کیونکر نہ حفظ ہو ایسے جنکے محافظ دونو زبانوں خوب فرماتے ہیں کیا کیا مضامین دلکش لاتے ہیں عیشی کا کلام عیسی دم ہے جس سے زندگی مضمون کی ہر قدم ہے

دلگرفتہ ہوں کہ دلگا ہوگئے ہیں آزاد کیا | مجکو یکساں ہے چمن کیا خانۂ صیاد کیا
زخم کاری جسم پہ کشتوں کے جان تازہ ہے | آبجو ان میں نہ تھا تھا خنجر جلاد کیسا
کون پابند جنون فصل بہاران میں نہ تھا | اس برس ننگ جوانی تھا جو زندان میں نہ تھا
لیچلے ہم یہ کف آبلہ دار آخر کار | خار بھی اپنے نصیبوں کا بیابان میں نہ تھا

مین نے عیشی سے جو پوچھا دل پر خون کا حال | اک صراحی مے گلگون کی بھری دکھلا دے

دل بسکہ ضعیف و ناتوان ہے + | تن پر مرے جان بھی گران ہے

ہر دیدہ نم مین جوش یم ہے + | ہر نالہ دل شرر فشان ہے +

افسانہ سوز و ساز عیشی ++ | گر سنیے تو گرم داستان ہے

عجز تخلص لالہ سندر لال صاحب نام ساکن کول ہنگام ورود کول بندے سے ملاقات ہوئی تھی جوان سیہ فام چیچک رو بابت فکر سخن عاصی سے ہر ایک قسم کی بات ہوئی تھی کلام خوب طبع کا مرغوب

وضع وحشت کی تمہاری ہی تو گھر سے نکلی | چاک دل تم سے ہوا چاک گریبان ہم سے

عاجز تخلص میر فیض علی نام متوطن کول انکے بھی شاعر طبع کے سناتا ہون دو بول اور حقیقت سے بندہ عاجز و ناچار ہے ہر چند تلاش مین جبر کیا پر بے اختیار ہے نظم جو یہ زبان پر لایا محک امتحان پر لایا

مین وہ شہید ہون کہ شفق کہتے ہین جسے | تہ کر کے آسمان نے رکھا ہے کفن میرا

عاصی تخلص نواب غلام حسین خان نام کولوی طبیعت اچھی فکر مضمون بہت خاصے عاشق سخن عصیان شعار ہے دیدہ شاہد مضمون کا گنہگار ہے بخشش کا امیدوار ہے لب پہ یہ شعر ہر بار ہے

کل شب وصل مین عقدہ یہ کھلا مرگ کے بعد | دل سمجھتے تھے جسے ہم سو وہ پیکان نکلا

عاصی تخلص منشی صدر الدین نام مخبر دہلی کے ساکن فکر سخن سے مزاج طبع رنگین مطلق شعر کہنا گناہ نہین اگر گناہ ہے تو کون عذر خواہ نہین فکر عاصی بہت خاصی

جیا نہین یہ ملی کیمیا ہمین عاصی | کہ خاک بنکے رہی اپنے کوی یار مین روح

عیار تخلص دلدار علی نام وطن بدایون ہوا او ستاد انکے میان ظہور اللہ خان نوا اگرچہ دلدار ہے پر عیار ہے دلدار ہے نہ عیار ہے شاعر خوش گفتار ہے نے سخن کے نوا کا ظہور ہے نوا کیا شور نشور ہے

غم و اندوہ و یاس و حسرت کی
آمد آمد تھی باری باری رات

آنسو جاری تھے میرے چشمون سے
لیسے جاری تھا جاری جاری رات

کاٹے نگہ تیز سے ان آنکھون کو جا لے
بگڑی ہوئی نظرونسے بنا جاتے ہو آنکھین

دل ہین تو نظرو نہین تمہین کچھ ہے عیار
پر چھپ کے رقیبونسے لڑا جاتی ہو آنکھین

ہے وصل کی لہر آئی ہے دل مین
یہ قطرہ بھی دریا ہوا چاہتا ہے

ہے جان طپان مثل سیماب مضطر
یہ دل پارہ پارہ ہوا چاہتا ہے

آنکھین پتھرا گئین ہو ہو کے سفید
رات بھر مر گئے روتے روتے

عظیم تخلص لا اعلم نحن انکا عظیم الشان ہے جسکا صحیح کاغذ پر ایسا بیان
سے جا جا کہا جو کچھ کہا اچھا کہا

کچھ نگہ مین نہین آتا ہے بجز جلوۂ یار
جبکہ ہم دیکھین عظیم اپنے نظر کرتے ہین

عارف تخلص نواب زین العابدین نام خواہرزادے اور شاگرد
مرزا اسد اللہ کے عارف سخن کو جوہر کانات مین عابدان مضمون سے
یون جد و کد

دیکھین اوتر گئے پہ نہین دل کو کچھ گزند
کیا یہ صفا ہے تیرے تیغ نگاہ کا

اسدری شعلہ خیزی آہ شرر فشان
شکوہ نہین رہا مجھے روز سیاہ کا

شوخی وہ بھری ہے کہ ذرا حیا نہین باقی
دشوار ہے آنا تیرے آنکھون مین حیا کا

روز شب فراق کا کیا پیٹتا کہون
اسکی نہین ہے شام تو اوسکی سحر نہین

ہل کر کمان بھڑک مری نکلی ہے مصفیر
تنگ اسقدر قفس ہے کہ ہل سکتے پر نہین

عارف ہی اسقدر تجھے کیون احتراز ہے
گر متقی نہین ہے تو بدکار بھی نہین

یوسف تخلص یوسف علی خان نام شایقین یوسف سخن مثل زلیخا شیدا
ہر ایک عزیز مشتاق وصل کلام ہوکر مانند یعقوب نالہ افزا کار روان طبع
یوسف مضمون چاہ فکر سے نکالتا ہے برادران حاسد گرگ سیرت کو
خاک ندامت مین اس نمط ڈالتا ہے ان عزیز کا سخن گویا نظم زلیخا ہے جامی

قصۂ گریۂ حضرت یعقوب گرامی سے

بندہ نہیں بندہ بہت بے شرم و حیا کا — امت ہیں محمد کے ہیے بندہ ہی خدا کا

خواہش بخت سے ہوتی نہیں او سکو پہچان بھی — نالہ کرتے ہیں عزیز آہ اثر اپنا سا

اب خاک نگاہ نفسے کروں ارتباط عشق — وہ دل نہیں دماغ نہیں وہ جگر نہیں

عیش تخلص حکیم آغا جان نام حکیم سخن اسکے درمان کا محتاج مدام طبیب طبع مریضان مضمون کا معالج خواہ کسیکو لقوہ ہو یا فالج یہ نسخہ ہے یہ دوا حکیم مطلق کے ہات شفا

بس اب ذوق طپیدن ہو چکی ہیں شور لب — ہات ہوس قاتل کو نہیں سبب کہ سب شناؤں تلک

عصر تخلص میان احمد علی نام حیدرابادی ادب یافتہ میان فیض جنکے فیض سخن کا بیان فیض و ہان فیض ایسا لکھا یون پڑھا

مجھسے زندانیوں بھی شغل مینکشی چھوٹا ان — حلقۂ زنجیر مجھکو خط ساغر ہو گیا

ڈبے گئی دیوار حق کی الامان + — آنسوؤں نے سے خبر بنیاد کی +

عزم تخلص محمد غوث نام حیدرابادی میان فیض کے تلمیذ ہیں عزم الجزم سوے شہر سخن بابین تقریر تحریر مضمون کا ارادہ ہے ہاتھ میں کاغذ کا صفحہ سادہ ہے

حسب مزاج جب ہوا اسباب وصل یار — کیا چرخ کا گلہ ہے مقدر سے ہے غرض

اے عزم کب ہوا سفل و اعلی میں رابطہ — کشتی طبع کو نہیں لنگر سے ہے غرض

عنایت تخلص حیدرابادی میر قمر الدین نام میان فیض صاحب کے شاگرد ہین عنایت طبع سے رسائی فکر میں مضمون بے انتہا گرد ہین

انگشت گر بتائے وہ مہندی نکال کے — لوہو نکل کے زخم سے آئے ہلال کے

فرصت دیا نہ موج فنا نے بھی ایکدم — آخر حباب رہ گئے دیدے نکال کے

کس رشک مہ کا داد یے وحشت میں ہے گلہ — شکل کتان جو پھٹ گئے دیدے غزال کے

سرعت پرواز میں شرمندہ ہو کر رہ گیا — مرغ گلشن طایر رنگ حنا کے سامنے

عاجز تخلص لالہ پیارے لال نام قوم کایتھ وطن قدیم بزرگان شاہجہان آباد اب گردش زمانہ سے چکر کہا کر نگینہ واہم پور علاقہ ضلع مرادآباد سے جد بزرگوار انکی جد دہلی مقام ممتاز گنج عرف تاج گنج محلہ بیگ ٹولہ مین آباد اور یہ ابتداے سن شعور سے اکثر اضلاع سہارنپور اور میرٹھ مین مقیم رہے علم عربی و فارسی تحصیل کیا اور شیخ محمدی علی زکی سے کہ شاعر مشہور و ذکی الطبع ہین ندیم رہے فن شعر مین اصلاح پاکر بمشاعرات ضلع سہارنپور و شاہجہان آباد اور میرٹھ اور جد دہلی مین چاشنی مایدۂ سخن سے کام و دہان شیرین کیا صاحب دیوان ہین زبان بہاکا مین اکثر دوہرے اور کبت وغیرہ انکے طبع زاد اب بندے کو از راہ بندہ نوازی بزمرۂ استادان اپنے یقین کیا بندہ سخن عاجز بے اختیار فسکا آقا حاکم و خود مختار سخن کا مزا بات مین ہے متانت ہر نکات مین ہے

آتش حسن گل ہے بدن سرخ ترا
خاک ممنون ہو کا فرچمن سرخ ترا

پھر آشنائے مشاطہ کی ضرورت کیا
نہو جو تجھین حایل حجاب کا دربار

خال لب نے ترے کس کو بایمان چھوڑا
یہ وہ ہندو ہے کیسکو نہ مسلمان چھوڑا

نمک حلائیے حسن ملیح کی ہے یہ شرط
دہان زخم کہی خندہ نگار کی بات

دست و پا مژدہ آمد مین ترے پھول گئے
یان تلک پانو مین اپنے نہ سمائی زنجیر

شوق مصافحت مین ترے جس نے جان دی
مرقد مین کیا عجب ہے نکالے کفن سے ہات

خود آرائی ہے تیری باعث آشوب نظارہ
کہ عکس رنگ عارض سرخیے چشم تجنجل ہے

حرف الغین

غالب تخلص نجم الدولہ نام بہادر بیگ خان انکے عرائس فکر کا جلوہ ہند مین مشہور ہے الیکار پارس سے قند آمیز نبات بیز با ہم شکر خور ہے مجالس مشاعرہ سے ازبس شوق تھا تماشاے ارباب نشاط کا بھی ذوق تھا ہنگام اہتمام بزم مشاعرہ شمع جلوہ مہ جبینان خوش آہنگ

فرہاد ٹھہائے مغلوبان مضامین ہیچ زادہ پر غالب ہوکر غضنفر فکر کو بیشہ کاغذ مین اسطرح شکار کھلاتے صریر خامہ نہین شیر کی ڈکار ہے صفحۂ کاغذ نیستان کی پہلوار ہے

رہتے ہین آینہ سے ہمیشہ دوچار آپ
بجلی کے چمکنے سے ہے احسان +
تنہا ہی لوٹتے ہین یہ ساری بہار آپ
شب چھاتی سے لگ گئے وہ ڈر کر +

غالب تخلص غالب علیخان نام انکے نسبت کا سلسلہ تا بال و دندیخان اسد فکر شکار ثور مضمون پر صحرا سے کاغذ مین حملہ کنان انکا سخن سب پر غالب ہے تب ہر ایک بدل اسکا طالب ہے کیا کلام اچھا ہے آفرین ہے مرحبا ہے

جان بلب ہین ترے اس چشم کی بیمار بہت
تیر مژگان لیے ہوئے ہین جگر افگار بہت

غالب واسد تخلص اسد اللہ خان نام ملقب بمرزا نوشہ آپ دو تخلص کرتے ہین کچھ توسبب ہے کہ دو تخلص کرنے پر دل دہرتے ہین از شاہجہان غلام حسین خان کمیدان قبل اس سے جبکہ دہلی مین انکے سکونت کا مکان اوستادان باشعور کے مثل خلیفہ معظم جو بڑے معظم و مکرم اور بادی شعرا جو بے نظیر روزگار تھے جنسے تعلیم پائی ایام صبا سے ببرکت انفاس متبرکہ ان اوستادون کے بمرتبہ علم پہنچے تب اونکی فکر رسائی یہ صورت دکھائے کیون نہ خوش گو ہون جنکے ایسے اوستاد وہ ہون متانت فحوائے کلام مین لاکلام کلام سے بنیاد سخن کو استحکام چونکہ وہ اوستاد مرگئے یہ جبکہ دہلی سے اودہر گئے اب خواہ شاگردی سے انکار کرین یا شاید اقرار کرین ہان خود اوستاد ہین مرشان مضامین کے صیاد ہین ہان اونکا فراخ حوصلہ ہے پھر تحتر کا کیا گلہ ہے گو فارسی مین متین ہین پر اردو مین تو ذوق ہی نکتہ چین ہین اب بعد وفات ذوق انکو شاعری مین کمال ہو کلام انکا سحر حلال ہو مگر زمانہ خالی نہین کیا اور کسی کی طبیعت

عالی نہین غالباً جو کسی سے مقابلہ ہو تو حاکمان محکمہ شعر کے روبرو
معاملہ ہو بندے کے والد مرحوم سے کمال ملاقات تھی اور از حد اتحاد
کی بات تھی انتخاب زمان ہین یکہ دوران ہین جسطرف طبیعت آئی
اوسیکی خاک اوڑائی چنانچہ دختر رز سے جو تاک لگائی تو وہ ظرف پیدا کیا
کہ مینا سے گردون ہین شراب شفق قاضی آفتاب بادب پیشکش لایا اور
قمار بازی پر جو دھیان کیا تو وہ چھکے جوا رہی ہوئی کہ میر لبساط اور بکھرے
داون کھانے لگے ایسا کمال پایا شعر کمقدر انکا کبھی کسیکی زبانسے نہ سنا
نہ اپنے آنکھ سے دیکھا الفاظی اور جودت زبان فیض ترجمان نسے عیان
ہے کلام شیرین وصفِ سرمہ چشم فرما دین جس نے سنا حلاوتِ سخن
اور گلوگیری سرمہ سے یارائے صفتِ شعر نہ رہا گویا کہ وقت امتحان سے
کثرت عذوبت سے ہونٹ چپک گئے سرمہ کی خاصیت سے زبان سیہ
گولال ہوئی عدو تھک گئے جو شخص اونکے کلام سے بہرہ ور ہوا بیساختہ
آفرین اور سبحان اللہ اوسکی زبان پر ہوا چونکہ یارائے کام و دہان نہین
کہ منزلِ وصف ہین قدم سر کرے لہذا راقم لجام توسن سبک تنگ کلک
سوے بادیہ مطلب پر کرے اب یہ دہلی والے ہین اور بڑے ارادے
والے ہین شاید قدیم کی نظم و نثر کو خفیف جانتے ہین غرور کی راہ چیا
سو فرمایئن پر دلیین تو اونکا لوہا مانتے ہین دہلی والے صاحب کسیکو اپنے
روبرو خاطر ہین نہین لاتے مارے خود ہی و تبختر کے جیمین پھولے نہین سماتے
پر جب کسی سے مقابلہ ہو تو دم بھر ہین فیصلہ ہوا انکو شراب و کباب چاہیے
خلاف شرع کا بیحساب چاہیے روزہ کے نام سے انہین کیا کام نماز کرا انکا
ہر دم سلام اصحابِ تذکرہ کی تحریر دیکھی اور اونکی تقریر دیکھی کیا غرور
ہین اپنے نزدیک کتنے دور رہین یاران ہمصحبت اونسے زیادہ مغرور ہین چونکہ
ہین گویا اونکے یار خوشامد کے مزدور ہین دہلی والے صاحبو نکے تذکرے

جو عبارت رکھتے ہین متاع خیریت شعرائے ماضی و حال و مستقبل کو
غارت رکھتے ہین ہین ہین باطن کدہر گیا جو شمین پھر گیا خبردار ہوشیار
انکے اسد فکر کا پنجہ مضمون پر غلبہ ہے جسے انکا شیر کا پنجہ ہے دیوان ریختی
ضخیم ہے مگر اردو کا دیوان مانند آمدنامہ قلیل و قدیم ہے اسد فکر نیستان
کاغذ مین ڈکارتا ہے روباہ مضامین کو ناحق جان سے مارتا ہے

دوست غمخواری مین میری سعی فرماوینگے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آوینگے کیا

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہینگے حال دل اور آپ فرماوینگے کیا

جراحت تحفہ الماس ارمغان داغ جگر ہدیہ
مبارکباد اسد غمخوار جان دردمند آیا

کاو کاو سخت جانی ہای تنہائی نپوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سر دامن بھی ابھی تر نہوا تھا

بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشان نکلا

نغمہ ہائے غم کو بھی ای دل غنیمت جانیے
بے صدا ہو جائیگا یہ ساز ہستی ایک دن

اسد زندانی تاثیر الفت ہای خوبان ہون
خم دست نوازش ہو گیا ہے طوق گردن مین

کم نہین وہ بھی خرابی مین پہ وسعت معلوم
دشت مین ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہین

دلسے تری نگاہ جگر تک اتر گئی
دونون کو اک ادا مین رضامند کر گئی

نظارہ نے بھی کام کیا وان نقاب کا
مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی +

یک نظر بیش نہین فرصت ہستی غافل
گرمی بزم ہے اک رقص شرر ہونے تک

دام ہر موج مین ہے حلقہ صد کام نہنگ
دیکھین کیا گذرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ مین ہوتی ہے سحر ہونے تک

غضنفر تخلص غضنفر علیخان لکھنوی شاگرد جرأت سید وسی ناہنجار کو
جسکے کلام سے کمال حسرت صاحب گلشن بیخار [illegible] اور
خود خوشنویسی خوبصورتی کو کام فرماتے [illegible] ایک تخلص کو اپنی
کتاب مین عیب لگاتے ہین غضنفر تخلص غضنفر علیخان نبیرہ

غلام حسین کرٹورہ ساکن لکھنو از شاگردان جرات است ارباب تذکرہ نوشتہ اند
کہ از ہمہ شاگردانش ممتاز است وفقیر شعری ندیدم کہ نظر بر معنی باید پذیرفت
الا بیت اول باندازہ درست از دست الخ الحاصل بقول انکے اصحاب
تذکرہ نے سب شاگردون کی نسبت ممتاز لکھا تو با وصف ممتاز ہونے کے
انہون نے کوئی شعر مطابق اوس معنی کے نہ کہا اسمین اہانت شاگرد
اوستاد کی پائی گئی یہ کیسے اوستاد تھے کہ ایسے شاگرد کے سخن کی یہ صورت
دکھائی گئی تو اور شاگرد کس شمار مین ہین وہ بڑے ہزار مین ہین واہ حضرت
خوب لوگون کو بدنام کیا تذکرہ کیا لکھا کہ خلق کے حلق پر تمہارے قلم نے خنجر کا
کام کیا صاحب غور کا مقام ہے انکی عبارت کے مضمون کا کیا انجام ہے خیر خامہ
فکر انکا دلیر ہے ترکیب بندش سے مضمون اگر دیا ہو تو شیر سے ہے +

کہتا تھا اس مریض کو کل وہ سنا سنا	کر دے کوئی معالج کسی کا کہا سنا
تصویر سے ہو اوسکے دو بدو ہم	کیا کرتے ہین پہرون گفتگو ہم
کبھی دیکھی جو کل تصویر مجنون	تو گویا بیٹھے ہین بس ہو بہو ہم
لایا یوسف کا مصور جو دکھانے نقشہ	لگی اوس نقشہ سے وہ اپنا ملانے نقشہ

غازی تخلص لا اعلم یہ شہید غازی سخن ساکن ملک مشہور دکن اور حال معلوم
نہین جو دفتر مین مرقوم نہین غازی مضمون معرکہ شعرا مین صف آرا ہے
شہید تیغ تبسم شاہدان معنی ہے خند آرا ہے +

تمہین مژدہ ہو دیوانو کہ پھر بہار آئی	کہ بوئے گل سحر دوش ہوا او پر سوار آئی

غلامی تخلص شاہ غلام محمد نام لطیف ان میان کا کلام ایسا ارشاد ہو جیسے یہ بتایا ہے

کل جسکی نظر تیر سی گذری مری دل سے	پھر آج وہی دور سے قاتل نظر آیا

غلام تخلص راجہ گوپال ناتھ نام واہ واہ کیا سخن اور کیا کلام بندہ ان میان کے
سخن کا غلام ہے سردار کلامون کا انکا کلام ہے سخن کا راجہ مسند کاغذ پر حکم رانی
کرتا ہے رعایائے مضامین عالی کے محلۂ قرطاس مین اس طرح نگہبانی کرتا ہے +

جو ہم پستر کبھو ہم ہون غلام آسوخوش بصورت ہی … نہ لین وہ ستار وز قیامت دو سیدہی کروٹ

غافل تخلص لالہ نجتاور سنگہ حساب دان عطار و سخن انکا منشی دفتر فارسی کچہری کا نمد مین خوش بیان محاسبان سابق سحر بحر و بر حساب ہی ہندسہ مضمون معانی کی یہ کتاب ہے

وصف کرتا ہے اون لبون کا جب … غافل او سوقت لعل او گلتا ہے

غافل تخلص راجہ نجتاور سنگہ نام مراد آبادی عرصہ دراز تک جلد دہلی مین قیام پذیر بارہا محفل مشاعرہ مہاراجہ تشریف لاتے غزلیات طرح وغیرہ کی سامعین کی روبرو توقیر اکثر شائقین کو اونسی مشورہ تھا اونکے زبانون پر انہین کا تذکرہ تھا عاصی پر نظر عنایت تھی بدرجہ شفقت تھی عکس تخلص فکر شعر کا انداز غافل نام ہوشیار باز ایام قریب گذرے کہ اس جہان سے گذرے مرد تجرد پیشہ آب و نان سے گذری غالبا دولت کیمیا کی بدولت بی اندیشہ تھے شعر گوئی مین صاحب فکر و حاکم پیشہ تھے اب قول غافل کا بیان ہی ہوشیارون کا اوسیر کان سے ہے

صاف کر یار کا کل مجھ پہ وہ تلوار اسکے ہاتھ … اوٹھہ کی بگڑی نہ کسی نے میری خونخواری کی بات

چھپ گیا پنجہ خورشید تہ دامن ابر … دیکھ مہندی رچی اوس شوخ ستمگار کی ہات

قتل کرتا بھی ہے اور کہتا ہے فریاد نکر … یہ ستم ہمیشہ نیا او ستم ایجاد نکر

چمن کوچہ جانان سے یہ کیا آتی ہے … ناز کرتی ہوئی جو باد صبا آتی ہے

تار گیسو مین اولجھا ہی شام سے دل … رات کیا آتی ہے ایک سر پہ بلا آتی ہے

مجھ سا ہوگا نکو کی اہل وفا ای غافل … کہ میری خاک سے بھی بوی وفا آتی ہے

غربت تخلص لالا علم خاصہ غریب الوطن سے ہرچند غربت اختیار کی لیکن منزل مقصود اسم و رسم کو نہ پہونچا مسافر سخن رہروان طریق نکتہ سنجی سے سبیل کاغذ مین باین شوخی گفتگو کرنی آیا کیا زاد راہ لایا کس توشہ پر بھروسا کرنے پایا

گھر چھٹا شہر چھٹا لیک نہ چھوٹا غم عشق … ہم تو غربت کی اسی بات کر دیوانی ہین

غمگین تخلص میر سید علی نام جگر بند میر سید محمد مرحوم دہلی انکا مسکن بہمہ صفت موصوف فکر شعر پر کیا موقوف ستین و ذہین اب انکا کون ہم قدم گوالیار مقام

مسلسل مضمون کو سلک گہر میں فتح ✤

تیرا منہ دیکھ بلبل پھول سے بیزار ہو جائے	اگر گل تجھ تلک پہونچے گلے کا ہار ہو جائے

غریق تخلص لا علم دریائے متلاطم تلاش کا ہر چند آشنا ہوا مگر گوہر مقصود حال کف مراد کے ہات نیا یا ناچار زورق خاطر کو ساحل تحمل پہ لنگر کیا غریق لجۂ سخن نے دل سے تحریر شعر تر کیا

وہ گرم ہے بڑی میری پاس آنکی بیٹھکی	اتنا تو نہیں دیکھتا مقدور ہما کا

غمگین تخلص میر عبد اللہ نام خلف میر حسین تسکین فکر سخن سے دل غمگین کو چین تسکین فکر غمگین سے سامعین کا دل خوش ہوا خوشی و مسرت نے جیبین گھر کیا یہ غمنامۂ غمگین الم ناک ہی شکل صفحۂ کاغذ گویا بستر بزم عزا کی خاک ہے

کی مرے مٹی عزیزوں نے خراب	ہاے لا کر خانۂ خما رسے

حرف الف

فدا تخلص سید محمد علی نام عرف فدا شاہ ساکن بہار متعلقہ سہارنپور سیاحی پیشہ فضل الٰہی سے خوف عقبیٰ دلکے اندر حرص دنیا باہر کرکے مجردانہ رہتے اور بے اندیشہ صاحب گلشن بیخار بڑے شوخ چشم آدمی ہیں آپ الگ ہوکر انکے معاملہ میں دوسری کو پھر اکر برا کہتے ہیں یا صحیح ہو عاصی کے ذہن میں بسبب عادت مزاج انکے خیال ہوا جوکہ سب عبارت طول تقریر کا باعث فقط انتہا عرض کرتا ہوں یہ کیا کہتے ہیں سه عزیزی حکایت کند کہ بیں تقریب از و باین مضمون کردہ مردی بود خوش اختلاط بذلہ سنج از یاران فن شعر ابیات تر و خشک از طبعش می تراوید احباب بنظر الفت زیادہ انداز دے ستود بہ ستش عاقبت مائل بہزل گشت الخ انکا مزاج چاہیے سو کہیں بندہ تو یہی عرض کرتا ہے سبحان اللہ کیا خوش مزاج تھے کہ احباب صحبت کی خاطر شکنی نکرتے بلکہ خوش مائل ابتہاج تھے پر صاحب گلشن بیخار نے انکو برا کہے بغیر چھوڑا عیب گوئی سے منہ نہ موڑا اخیر کردنے خویش آمدنی

پیش کہ کرد کہ نیافت خراب شد ہر کہ سر تافت بہر حال بحیلہ طبیعت کاغذ شد سخن پر فدا محلہ کاغذ مین شایقین کی صورت نویسی یون سوال کرتا

اوس ہی مین اور مجھسے وہ باہم رہا ایک مدت تک یہی عالم رہا
جس نے کہا ہاے تیر مژگان ناز کا اوسکے نزدیک پھانس ہے بھالا

فارغ تخلص میر احمد خان نام خجستہ انداز ہمایون اطوار نمک سرشت خوبصورت حیادار زامور دنیوی سے فارغ اور بیکار زلف سخن سے اولجھا دیے بال بال مین پیچ تاو ہے ❊

کیا چین سے جا قبر مین آرام کرون گا دم بھر بھی اگر موت سے وہ پیشتر آسے
اپنی دیوانگی تو شوق گرفتاری تو دیکھ پانون مڑکر بھی نہ نکلے خانہ زنجیر سے

فایز تخلص لا اعلم انکے اسم کی خبر نہ رسم سے بندہ بہرہ ور بکر سخن کے فایز ہے تو اوسکا بیان جایز ہے کیا نگارش ہے جسکی یہ تراوش ہے

کل ملے گا وہ سکے غیر ونکی یہ آیا جو دھیان بس ہلال عید ہمکو نیش عقرب ہوگیا

فارغ تخلص لا اعلم معلوم نہین ان صاحب کا کیا نام ہے اور کیا آغاز و انجام ہے جب اس سے فارغ البال ہوا تب تحریر نظم کا خیال ہوا از لف لعبت سخن مین دل کو لٹکا یا طرہ مشک فام معشوقہ مضمون مین جی اولجھایا ❊

قطرۂ اشک جو نکلا سو وہ گوہر نکلا بعد مدت کے مرے چشم کا جوہر نکلا

فارغ تخلص لالہ بال مکند نام بریلوی شاگرد شاہ حاتم سخن سے انکو کمال محبت بلکہ سخن مجسم گنج سخن سے فراغت قصہ مضمون قابل سماعت

دور ہی دیکھ تجھے چین مجھے ہوتا ہے تا کہ کچھ کہہ نہ سکون بلکی روکھائی تیری

فارغ تخلص فارغ شاہ نام بریلوی عین شباب مین الفت دنیا چھوڑکر الفت عقبی اختیار کی قصبہ خورجہ مسکن اپنا بنایا صاحب باطن رہ رو منزل جذب و سلوک درویش سخن سنے حالت جذب فکر شعر مین بو پیرانہ کا ندا اللہ کی پکار کی شعر مین داد خدا ہی کا یہ حال ہے گویا درویش کی صورت سوال ہے

ممکن نہین جو حرف قضا ہو جبین سے دور
جب نقش ہو چکا نہین ہوتا نگین سے دور

فدا تخلص میر عبد الصمد نام دہلی سکونت کا مقام شاہد سخن پر فدا معشوق مضمون کی مبتلا ایسی تقریر جسکی یہ تحریر

جو درد دل کا لکھون یار کو مین لے کاغذ
تو اشک بہان تلک امڈے کہ یہ چلے کاغذ

فدا تخلص مرزا عظیم بیگ نام سوداگر اپنے تجار فکر متاع سخن کا سوداگر فدا کی دیکھی ادا کہ ادا سے سخن پر یون فدا

یار گوشہ مین ہے اور عیش سے مایوسی ہے
نقش پا تک بھی میری درپے جاسوسی ہے

فدا تخلص فدا حسین خان نام مغل زادہ اور شاگرد ممنون شاتیا غلام ہمدانی مصحفی سے ممنون بلکی کیا کہتے ہین جو کچھ کہتے ہین بجا کہتے ہین

ناکام کیا جینگے کچھ کام کر رہین گے
بد نام ہون گے تو بھی ایک نام کر رہینگے

ظالم یہ جرم دل ہے کہ عاشق تیرا ہوا
قتل فدا عبث ہے کہ یہ بے گناہ ہے

فدا تخلص عاقبت محمود خان نام شاعر والا مقام سخن سے ہمکلام سخن پر فدا مضمون پر نثار معانی پر صدقے لفظ پر یون جی دیا وار

جون شمع ضبط نالہ تو مین نے کیا فدا
پر بس چلا نہ گریہ سے بے اختیار سے

فدا تخلص امام الدین نام وطن فرید آباد شاہد سخن پر فدا اور دلشاد طبیعت نے ایجاد کیا ایسا ارشاد کیا

تو بات بات مین ہوتا ہے مجھسے آزردہ
یہی تو کچھ نہین اے دلربا تری باتین

فدوی تخلص لالہ بھجی رام نام ساکن جد دہلی شاگرد مسیحو شعرا نہ قوم سے آگاہی ہوئی نہ اور حال کچھ معلوم ہوا تو نظم تحریر کرتا ہون مختصر تقریر کرتا ہون

گذشتہ حسن کا ابتک نشان باقی ہے
ہنوز فریفتہ کیونکہ کہ آن باقی ہے

فدوی تخلص لاا علم شاگرد صابر علی صابر قوم ہنود نقال پیشہ تفضلات متفضل حقیقی نے چراغ نور ایمان انکے دلمین روشن کیا ظلمت کفر نکال کر شرف اسلام سے مشرف کرکے دہلی کو چند روز اپنا مسکن کیا تا بین سجدہ گاہ شعرا

اور اسکے مناقشۂ علم شاعری رہا اور سجدہ گاہ شعرا سنے انکی ہجو مین بہت کچھ کہا چونکہ مزاج انکا عشق پیشہ تھا دل کو ہمیشہ محبت کا اندیشہ تھا ازانجا کہ رشک معاملہ عشق مین جوہر ذاتی ہے عاشق کو محبت عجب عجب شعبدے دکھلاتی ہے مجادلہ رہا برابر مقابلہ رہا تختۂ سینہ پر گل زخم کھلے پھولون کے باعث کے پھل سلے منہدی سخن نے کفر سے توبہ کرکے کلمۂ شہادت پڑھا سوسن مضمون نے مسجد کاغذ مین سجدۂ شکر ادا کیا تو مسلم طبع کو طریق اسلام نظم یون سکھایا

رکن آئین شریعت مین سخن اسطرح ہاتھ آیا

چشم پرآب ہے اور سینہ جگر جلتا ہے	کیا قیامت ہے کہ برسات مین گھر جلتا ہے
آوارہ و سرگشتہ و دیوار نہ در کے	سایہ کی طرح ہم نہ ادہر کے نہ ادہر کے

فدوی تخلص مرزا محمد علی نام معروف بمرزا کچھو وقایع نویس سرکار احمد شاہ پھر عظیم آباد کو مسکن کیا زانو ادب کا آگے مرزا گھسیٹا عشق کی درست کیا حسب دلخواہ عشق مجازی نے دماغ مین خلل کیا مجاز کو حقیقت سے بدل کیا

انکا سخن ایسا ہین ایسا

چل ساتھ کہ حسرت دل مغموم سے نکلے	عاشق کا جنازہ ہے ذرا دہوم سے نکلے

فدوی تخلص میر فضل علی نام ایسا فرمایا زبان خامہ پر سخن کا کلام یون آیا

یار سے بھی لطف می کا آہ یہ بیہودہ ہو	یہ کوئی محفل ہے ساقی واہ یہ بیہودہ ہو

فدوی تخلص محمد محسن نام مولد و منشا پنجاب جلوہ آرائی شہر دہلی ہنگام شباب سخن سے انکو گفتگو شاہ مبارک آبرو سے آبرو

یار ہمسے جو سدا چین بجبین رہتا ہے	نہین معلوم بلا کون سی پیش آئی ہے

فراسو تخلص فراسو نام مشہور عیسوی سے ہین بحضور زیب النسا بیگم زوجہ شمرو فرانسیسی سرفراز صاحب سخن کا کاغذ کی کوٹھی مین شاگرد پیشگان مضمون سے اسطرح کا انداز ہے

ہم خواب مین دیکھا تو لیا ہو بھی ملین گے	قسمت سے نہ گر خواب کی تعبیر اولٹ جائے

فراغ تخلص محمد فراغ نام ساکن دہلی وجہ باحتیاج تعلیم اطفال بسبب اس ذریعہ کے کل افکار سے فارغ البال مشاہدہ جمال شاہد مضمون سے جسکو فراغ ہے دیدہ یوسف گل سخن سے دل باغ باغ ہے

روتا ہی فراغ آج تیری کوچہ مین پیاری ۔ دل توڑ یو اسی طرح نہ زنہار کسی کا

فرخ تخلص میر فرخ علی نام دہلی وطن سخن فرخ فال دقیقہ سنجان نکتہ معانی سے ایسی قیل و قال

جسم سے نور گیا تن سے توان دل سے صبر ۔ ہجر مین تیری جدا مجھسے ہوا کیا کیا کچھ

فرحت تخلص امیر علی نام ساکن شاہ آباد میر عزت اللہ عشق کی شاگرد ہیں ہیں ہوئے اوستاد طرز نظم سے سامعین کو فرحت ہے ہر طرف سے بزم کاغذ مین داد عشرت سے خوب فرماتے ہین نئے سنئے مضمون لاتے ہین

لالہ جسکو تلوون سے نرگس سمجھ کر ۔ سنا تمنے وہ چشم تر تھی کسی کی

فرخ تخلص لا اعلم مستوطن ارکاٹ فرخ مسناج اسطرح پایا انکی سخن کے سکہ نے رواج ✝

ہماری قتل کی تدبیر بے تقصیر ہوتی ہے ۔ نگاہ پاک کی شاید یہی تاثیر ہوتی ہے

فروغ تخلص میر روشن علی نام انکے شمع سخن جلوۂ طبع میر ممنون سے روشن مضامین کا پروانہ وار تصدق ہونا میرہن شعرا کی انجمن ہے قندیل طبع مین چراغ فکر روشن ہے،

تاریک کلبہ اپنا کیا ہو فروغ روشن ۔ گھر مین کبھی ہمارے وہ شمع رو نہ آیا

فریاد تخلص لا اعلم ہرچند انکشاف حال مین زبان قلم پر شہر یاد ہے کوئی داد کو نہین پہونچتا مگر فریاد ہے مضمون خوب طالب کا مطلوب

چین پایا یہ پس مردن دل بیتاب نے ۔ گوشۂ تربت ہمین آغوش مادر ہوگیا

تلخیِ ہجران میری کام آئی آخر روز بد ۔ زہر بھی مین نے پیا تو شیر مادر ہوگیا

فراق تخلص حکیم ثناء اللہ خان نام دہلوی حضرت خضر شعرا سے فیض سخن پایا

عالم علم طب عاشق معشوق سخن نے بفراق امید وصال مین شور مچایا شعر کیا
ہی قانون طب ہی نسخہ تپ غب ہی گرم ہر دفتر اشعار ہے جس سے نکلتا دل کا
بخار ہے مخاطب صفت کرنے سی دق ہے چڑھی تپ محرق سے اخلاط کا احتراق
ہی دل اونکا جلنے پر مشتاق ہے حرارت قلب سی قشعریرہ ہے ندامت سی بدن اندام
تیرہ ہے انجاسہ کہ ہر بھولا بھٹکا کہان کا مضمون کہان جا اٹکا یہان صاحب
گلشن بیخار کہان باہم اونکے تکرار کہان یہان حکیم صاحب کا ذکر ہے اونکے
بیان حال اشعار کی فکر ہے نبض قلم ممتلی ہے تو تنقیہ مزاج سخن کی ترکیب بھلی ہی
رنگ مضمون آبدار ہے گویا عرق بہار ہے صفحہ کاغذ قرابادین شفائی ہی
جسمین ہر مرض کی دوائی ہے

صاف دلکو کیا اور داغ جگر کو دھویا — کام کیا کیا نہ میری دیدۂ تر سے نکلا
اونگلیان گھس گئین یہان ہاتھ بغل تلے ہیں — لیکن افسوس کہ لکھا نہ مٹا قسمت کا
یہان تلک ہین سبک ہوے عدم مین فراق — قدم جو رکھون تو نقش قدم نہین ہوتا
سمجھے تھے دام زلف سیہ ہی بلا ہی جان — پر کیا کرین کہ لے گئی تقدیر کھینچ کر
آبلے دکھلانے جب اس تن رنجور نے — دانت مین تنکا لیا خوشۂ انگور نے
دامن تلک گیا تھا کہین اوسکی دست وہم — اللہ رے نازکی وہین چولی مسک گئی

فخر تخلص حکیم سید فخر الدین نام ہین پسر بندہ مصنف تذکرہ ہذا جوان
خوش رو خوش تقریر سال عمر تیس سے تجاوز ہوا زانو ادب کا جناب
مرزا حاتم سے ملے صاحب مہر کی آگے تہ کیا فکر خوش طبیعت مضمون جو ہمعصرون
سے مشاد ابی چمن فکر رنگین گل مراد لیا اور ہمیشہ محفل مشاعرات مین
ہم ردیف وہمطرح رہتے ہین اور اکثر معاصرین اسکے اپنا فخر کہتے ہین سخن کو
انکے کلام سے افتخار ہے مضامین طبع رنگین کی یہ گفتار ہے

جمال عارض ساقی شراب مین دیکھا — یہ آفتاب نیا آفتاب مین دیکھا
چمن سمجھ کے کیا خون یہ بلبلون نے ہجوم — اثر گلاب کا خنجر کے آب مین دیکھا

چھوٹا وطن سفر مین رہے قایم آبرو
اہی گہر رہ گیا مین رہا ہوتے ہو آہ
شاماتِ نفس و نفی مین جو گرفتار ہین ہم
ہاتھ رہتا ہی سدا عارضِ جانان کے تلے
سمجھا کہ میری استخوان پہ ڈالیو سنہ
ہمارے پہ تکالی ہوئی ہے +
کس کام کا وہ دل کہ نہ جس دل مین درد ہو
بہ رنگِ شمع ہر اک استخوان جسم جلتا ہے
دل مرحوم کو اللہ بخشے کہکے روتا ہون
کیا جانے کوئی وقت ہے کیسا کوئی کیسا
کعبہ کی بلی رہ بہت گمراہ کے گھر سے
دانہ کو ہوا ہے کہ ہون خرمن سے مین سیر
سایہ کی تمنا کہ رہون نور مین پنہان
روشن دل صد چاک مین ہی برق تجلی
دو آنکھین فقط دید کو اور جلوے ہزارون
صیاد نے گل کھائی ہین بلبل کی روش پر
ہر طرف نقش جمال یار ہے +
عذر نہ دی کا غسنت ہی او نہین نے کی لگی
آتش عشق چھپانے کو بدن خاک کیا
اگر یہ شوخ چشم آنکھین لڑائین اپنی آنکھون سے

ہوتی کسطرح ساتھ مرا آب و دانہ تھا
چندے قفس مین اور مرا آب و دانہ تھا
بال بال اپنا زبان ہے کہ گنہگار ہین ہم
سایۂ گل مین جسے رہتے ہین وہ خار ہین ہم
پکا ترا ہے سگ کوے یار ہم بھی ہین
گلابی گھٹا کالی کالی ہوئی ہے
کس کام کی وہ آنکھ جو خونسے نہ تر رہے
جو شعلون کا دہوان ہی ہم مین سے نکلتا ہی
مشیت مین خدا کی زور کیا بندہ کا چلتا ہی
انسان بُری بات نکالی نہ زبان سے
اللہ کی قدرت کہ ہوا نفع ضرر سے
کنکر کو ہوس ہی کہ چپک جاؤن گہر سے
ٹپکے کی یہ خواہش کہ نکل جاؤن گہر سے
چمکا شرر بطور مرے روزن در سے
دیدار کو کیون طالب دیدار نہ ترسے
دل خون ہوا نالۂ مرغان سحر سے
شکل آئینہ در و دیوار سے +
یہ بھی اک رنگ حنا ہی ہمارے لیے
راکھ بھی چاہیے تھی آگ دبانے کے لیے
تماشا پتلیون کا ہم دکھائین اپنی آنکھون سے

اگر ہو یار اوسکے بزم مین تو گھر سے اپنا
کوئی جاتا ہے یا ڈن سے ہم آئین اپنی آنکھون سے

فنہرا وتخلص میر بہر علی نام از سکنا سے فیض آباد ادیب یافتہ

میر حسن صاحب مثنوی بدر منیر فرزند طبع امید وصال مضمون شیرین میں شور انگیز ہو کر بیتوں کا غذ میں کھو دیتا ہے جو ی معانی شیر تیشۂ خامہ فارشگاف کوہ جبل سخن تراشا اور مضمون گل پیرہنان لالہ رنگ لا ✝

میری چاہے سو وہ بت رام کیا ہو	خدا کا گر نہو فضل ہادیا یا ✝

فراقی تخلص لالہ پریم کشور نام باد فروش مشہور روزگار سیر الملکین نگار روزگار باد فروش سخن کے روبرو نہ امرائے سخن فہم کبت مضمون سے تکرار

ہوئیں آنکھیں گلابی روتے روتے	گلابی کی نہ دیکھی شکل افسوس

فصیح تخلص مرزا جعفر علی نام شاگرد شیخ امام بخش ناسخ شعر گوئی اور مرثیہ کہنے میں اعتقاد انکا راسخ کلام فصیح ہے جسے رشک عدوی فصیح ہے گفتگو فصاحت نظام ہے لایق سننے کے کلام ہے بعض کا قول ہے کہ شاگرد ناسخ نہیں
خدا جانے یہ سچ ہے یا راسخ نہیں ✝

مجھمیں ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں	تم میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہو مغرور بھی ہو

فضل تخلص فضل مولا خان نام لکھنوی نیاک طرز فضل سیرت جوان خوش شمایل افسوس کہ بدگوئی سے سیر نہیں ہوتا صاحب گلشن بیخار کا دل انکے حق میں یہ عبارت جسکی سامعین و ناظرین کو شکایت ہے فضل تخلص فضل مولے خان از سر زمین لکھنؤ بودہ مرد خوش وضع نیکو سیرت و جوانی زیبا صورت خوش اختلاط گرم خون بجہان آباد آمدہ قصیدہ مدح شاہ اکبر خواندہ و خطاب افضل الشعرا یافت شوخ طبعی بود شعر کمتر گفتی و اکثر اشعار دیگران بنام خود خواندی و با آنکہ از علم بہرہ نداشت بمجلس علما گستاخ سپہ نبرد با آخر خود را بلاف و گذاف بہرزہ رسوا و بدنام کرد و بہ کلکتہ رفت و از انجا باز گشت و بمصاحبت نواب مرشد آباد نام آورد و با شعر العصل و مروت پیش آمد حیف است کہ نوجوان مرد این دو سہ بیت نباشش شہرت دارد الخ دیکھیے سامع اگر گوش ہوش سے بدل متوجہ ہو کر سنے تو مقام

غور ہے صاحب گلشن بیخار کی وہی طرز عیب گوئی بدطور ہے افسوس کہ ایسا شاعر ذی رتبہ جس نے بدولت سلیقہ شعاری دربار شاہی سے خطاب پایا اور بسرکار نواب نام آور ہوکر شعراسے بصلہ ومروت پیش آیا اوسکی نسبت اورون کے شعر اپنے نام سے پڑھنی اتہام ہے اور ناخواندہ وجاہل ہونی مین کلام ہے اونکا تو مولے کی فضل سے بخیر انجام ہوا ہوپر ناحق اپنی حرکت سے پیش عقلا ناحق بدنام ہوا آدمی کو پردہ داری چاہیے انسان کو پردہ باری چاہیے بقول سجدہ گاہ شعر اکیا خوب فرمایا ہے عیب پوشی ہو لباس چرک سے کیا ننگ ہے تا کہ آئینہ بہتر اس صفا سے زنگ ہے عاصی کی فہم ناقص تو یہ ہے کہ کوئی کیسا ہی برا ہو کبھی اوسکو برا کہے حقیقت مین ہم خود برے ہین دوسرے کو اگر برا کہین تو کوئی کیا کہے ادیب صاحب گلشن بیخار خود عیب پوشی مین بے ادب اوستاد وشاگرد بے ادب سب کی سب بقول بزرگی با آدب بانصیب بی آدب بدنصیب اگر یہ کوئی صاحب فرمائین کہ تو نے کیا انکا خوردہ تو خواب مین سبکا خوردہ دیکھے میرا دل گروہ ہے خضر سرمنزل ہدایت ہے مجھسے پھر اسکی کیون شکایت ہے تاکہ آئندہ اگر آدمیت ہے تو ایسا کسی کی نسبت نفرمائین کلمات نالایم ہرایک کی حق مین زبان پہ نہ لائین آئندہ اختیار ہے بندہ عاجز ہونا چاہیے یہ مضمون طبع افضل سے ہے جس سے عیب گو کا بھی بھلا ہے

اودہی وہ ہستی اوسکے کہ مینہ پہ حرف ہو	لب وہ کہ لعل سکے ہمیں نگینہ پہ حرف ہو

فقیر تخلص میر فقیر اللہ نام سیر کتب وہندسہ وہیرہ وغیرہ مین کمال اسکے سخن کا انکا کر بیان سخن سے محلہ کا نذین یون کرتا ہے سوال

میری سحاب چشم کو نیسان پہ ہی شرف	ہے کونسی گھڑی کہ وہ گوہرفشان نہون
صافی دلون کو دید کو مانع نہین حجاب	عینک سے ہے دوچند ضیا ہی نظر مجھے

فغان تخلص اشرف خان نام احمد شاہ بادشاہ کا برادر رضاعی کوکلتاش خان خطاب شاگردی مین طبع موزون علی قلی خان ندیم تخلص سے فیض یاب

ہمعصر سجادہ گاہ شعر عظیم آباد مقام بود و باش ہوا سخن کیا گویا دل دردمند کا بیان کلام موزون سے کیا تا لب شوق پر فغان مصرعہ موزون آہ برجستہ یا نالہ دل غمگین خستہ ملیحان ہندی کے ملاحت کا شور ہے جراحت جگر عشاق کا عجب طور ہے درد دل کا بیان ہے ہر دم شور و فغان ہے ✦

ناصح ہو نا امید پھرا کوے یار سے | غفلت مجھے ہوئی دل امیدوار سے
شکوہ جو تو کرے ہے مری شکست رنگ کا | تیری کب آنکھ میں سرمے سے او ہو میں پھر گئی
کھولی تیری شب قبا اتر کیا ہے مجھے | دل گرفتہ کو ظالم کبھی تو وا کیجے
مین مر گیا پر آہ نہ پوچھا فغان مجھے | درد جگر کسی سے یہ بیمار کون ہے

فگار تخلص میر حسین نام دہلوی شاگرد مرزا اسد خدنگ سخن سے دل فگار مجاہد

کرتا ہے غنچہ تیرے دہن کی برابری | شاید یہ اپنی بھول گیا ہو دہن کی بات

فقیر تخلص میر شمس الدین نام فقیہ متوطن دہلی زبان دری میں بلبل خوش لہجہ اور عروض و قافیہ کی دانستگی اور تصنیف رسالہ اس فن میں یکتاے زمانہ شرف زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوے بامین راہ ہنگام بازگشت جہاز زندگانی باد مخالفت سے غریق لجہ فنا کیا موت کا بہانہ فقیر سخن کا سوال مفعول و مفاعیل سے فقیر طبع کا جواب قال و قیل ہے

کم ہے آواز تیری کوچہ کی باشندون کی | تالی کرنے سے گداون کی گلی بیٹھ گئی

فگار تخلص مرزا قطب علی نام دہلی وطن پیکان مضمون نے دل عدو فگار کیا قوت بازوے کماندارو سے تیر سخن پار تا سوفار کیا یہ مضمون دل زار ہے جس سے سینہ کلک فگار ہے

مت پوچھ فگار اپنے میں اسکان وماوا | مانند بگولے کے سدا بیوطنی ہے

فیض تخلص پنڈت کرپا کشن نام کشمیری مسکن از شعراے لکھنؤ مضمون خدنگ شکاف زخم پر فن فیض سخن سے اچھا چلن ہے

لوٹے خون میں تہ خاک سے بسمل آکر | دیکھتا میرے تڑپنے کو جو قاتل آکر

فیض تخلص میر فیض علی نام خلف الصدق مرشد شعر امغفور رحم کا سب والد ماجد اپنی سرکار وزیر الممالک کے حضور عجب تماشے کی بات ہی سو لفظ کا ذکر کیا یہ مقال ہے خدا جانے عیب گوئی کے عوض انکا اخیر مین کیا حال ہے کہ ایسا برا کہنا ناحق کا دکھ سہنا فقیر نے بھی ہر مقام کو ہویدا کیا شائقین کو اپنے کلام پہ شید اکیا یہ فقرا انکے حق مین ہے اسی صفحہ اور اسی ورق مین ہے

فیض تخلص میر فیض علی پسر میر تقی مرحوم است در سرکار وزیر الممالک بادر رشد بسر برده آورده اند که شعر و سخنگوئی بسیار داشت و فقیر از ایشان شعر مصداق دعوے ندیدم یارب مگر نازش ایشان بر شاعری یا شعر و التعجب کل التعجب که بمقتضاے الولد سر لابیہ دعوی را آسو ختند و عقد دعوی را وا کنند خلاصہ این ابیات او راست الخ معلوم ہوا کہ ہر کسی کو عیب لگانا انکی سرشت سے مزاج مین عادت پلشت ہے بہر حال صاحب تخلص شناخ سوسن اور نزاکت تخلص شیفتہ کی ثنا سے تو یہ حضرت بدرجہ بہتر ہین وہ بیان بازیان یہ پھر سیاں اور اچھون کے اچھے اوستاد زادے گو یا سب کو افسر ہین توبہ توبہ جس نے سادات کی اہانت کی گو یا دوزخ مین اقامت کی اللہم حفظنا من الافات والبلیات و بارکنا فی الرزق والحسنات وہ فاحش ناپاک یہ اولاد صاحب لولاک سادات کی برائی کہہ کے اونھون نے خوب اپنی عاقبت سنواری دیکھیے جسکا نتیجہ یہان تباہی وہان خواری خیر سخن کو انکے فیض سے عدو ہے ناچار یہ نغمہ ہے کیا فیض سخن ہے سب یہ سر بسر ہے

گل کھا سوے جنھون کے لیے جسم زار پر	وہ پھول بھی نہ لاتے کبھی وہ مزار پر
شوق مین تیرے کنار و بوس کی ای بیخبر	موج کے مانند ہو جاتے ہین آغوش تمام
کدورت جب نہ تب انداز سے نکلا ہی کوچہ سے	ہماری خاک اوس کوچہ مین کب تک یو صبا

فطرت تخلص حکیم انیس نام بن حکیم جہاندار دو نسلوا انکا طب بجرو بند کا ساکن ہے پور علم طب سے بہرہ اندوز فکر شعر مشغول حال ساکن بھرت پور

عرصہ قریب ہوا کہ مرگئے ایام زندگی بخوبی بھر گئے حکیم طبع قانون سخن میں حکمت
کرتا ہے صاحب ذہن رسا کاغذ کی میز پر کیسی فطرت کرتا ہے

دردِ فرقت سے ترا شیدا جو گرم نالہ تھا
ہر ستارہ ہے لب افلاک پر چھالا تھا

جو شب کو خواب میں آیا وہ چشمۂ حیوان
بہا ہے چشم سے رو رو کے خواب میں دریا

قاتل نے مجکو غوث کا کیا مرتبہ دیا
سر ہے کہیں بدن ہے کہیں دست و پا کہیں

دلکو جدا سینہ چیرا کاٹ سر باندھے ہیں ہات
تیرے خنجر نے تیغ و طرۂ طرار نے

فتح اسکو تخلص کو سیٹن نام کاغذ کے گمرہ میں لبد لیتے ہیں ایسا کلام

سجا کر دیکھنے والوں کی آنکھیں نیکم لو مجکو
نہ دیکھو تو نہ دیکھو تم میری آنکھیں چرا لے ہے

فدا تخلص پنڈت دیا ندہان نام مولد و منشا جہد دہلی اور اصل کشمیر محفل
مشاعرہ مہاراجہ صاحب میں تشریف لاتے اور ایسی تقریر

تیرے جان بازوں میں ہے شیریں میں ہم بھی ہزار
بیستون عشق کی فرہاد میں ہم بھی تو ہیں

دی ہیں اپنی نیابت باغ میں اے باغبان
خوب کھوالی کرینگے نعرہ زن ہم بھی تو ہیں

فاضل تخلص شاہ محمد فاضل نام اصل انکی دہلی مرد صالح خلق سے
نزدیک بدسرشتی سے دور خوش اخلاق شہرۂ آفاق ہر ایک علم و ہنر کسب فن
میں دستگاہ بتحریر کلام اللہ شریف بے عدیل باوجود ازبس شنگ اور خوش مزاج
حکاکی میں اوستاد کہلاتے جب وارد شہر دہلی ہوتے تو ضرور بغرض فاتحہ تشریف
لاتے نسیم سخن گلستان فکر میں عطر آمیز والد ماجد عاصی سے اختلاط
بہت تھا کئی مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے عرصہ قریب
ہوا کہ لکھنؤ میں انتقال کیا اسباب و نیا سب تلف ہوئے جو کچھ نظم فاضل ہے
وہ دفتر میں داخل ہے جو باقی ہے وہ جمع تا کہ سمجھے ہر ایک کے تابع حاجی طبع طواف
کعبہ سخن کرتا ہے بیت الحزن کو رشک چمن کرتا ہے

طبیب عشق سے کہدیجو فاضل
یہ خستہ گر کسی کا لا دوا ہے

اوٹھانا مت اوسے کوچے صنم سے
کہ کوچہ یار کا دار الشفا ہے

فسون تخلص مرزا مجھلے نام طبع انکی ساحر ہے مضمون منترون سے خوب ماہر ہے

یہ بھی شیدای جمال شب مہتاب ہو گیا / ہے جو دل چاک گریبان سحر اپنا سا
کس سے بیان سوزش زخم جگر کرون / غمخوار بھی نہین جگر افگار بھی نہین

فاضل تخلص محمد فاضل نام ساکن حیدرآباد میان فیض جیسے بزرگ انکے اوستاد فکر و مضمون تخشی خانۂ طبع مین داخل سخن کی جمع نہ باقی ہے نہ فاضل کلام اعلی و افضل ہے جو نہ سمجھے وہ گول مہمل ہے

دل اوٹھ گیا جہان سے پھر بیٹھیں کہان / پاؤن کیطرح سر کو بھی چکر سے ہے غرض
خط بند ہوگیا تو پر شوق کھل سکے / جان باز ہون مجھے نہ کبوتر سے ہے غرض
پھر نہ اوٹھیگی زمین سے بیٹھ کر / خاک اس دیوار نے بنیاد کی

فیض تخلص حافظ شمس الدین نام حیدرابادی دکن مین فی زماننا لشکر سخن سنجان مین کوس لمن الملک بجاتے ہین مرد صالح اور خوش فکر فارسی مین بھی مشتاق فیض طبع سے شایقین کو اس طرح مستفیض فرماتے ہین گلے مین طبع کی سخن کی حمایل حمایل ہے ہر دم زبان پر جاری کلام اللہ کی منزل سے بلیغ کلام سے فیض عام ہے

پیش نظر ہی نزع مین نقشہ نگار کا / جلوہ خزان دکھاتی ہے مجکو بہار کا
ہے گور مین بھی غم دہن تنگ یار کا / غنچہ سوا ہے دل میری شمع مزار کا
کشتہ ہون مین تجلی رخسار یار کا / ہے برق طور رنگ میری شمع مزار کا
لکھتا ہون وصف زلف سیاہی غم رہے / نوک قلم مین زہر ہے دندان مار کا
آتے ہین مجکو لوگ نظر اوس جہان کے / ناسور دوربین ہے میرے جسم زار کا
مجنون سے حال ناقۂ لیلا کا پوچھیے / وہ ساربان ہے اشتر بے مہار کا
زخم سر مقتول پر قمری ہے نقش / تیغ قاتل شاخ ہے شمشاد کی
سایہ اوٹھ سکتا نہین ہے خاک سے / بات نکلی ہے میری افتاد کی

حرف القاف

قایم تخلص شیخ محمد قیام الدین نام وطن چاندپور از فضل شاگردان سجادہ گاہ شعرا سخن گوے رفیع القدر بلند مرتبت ذی شعور غواص فکر انکا جسوقت بحر سخن مین غوطہ لگاتا ہے گہرہاے بے بہا صدف کف مقصود مین یکمشت لاتا ہے چشم باریک بین مضمون نازک بصد نزاکت قیام پذیر سخن سنج قدیم الافکار قلم زرین کاغذ پہ کجی لغزش سے بری ہوکر راست تحریر شوخی و رنگینی طبع ترکیب بندش مضمون عجیب فکر بلند مرتبہ سلاست سخن مین اوستاد سے قریب سابق شاہجہان آباد مسکن تھا بہرحال انکا مامن تھا دیوان انکی تصنیف سے تذکرہ تالیف سے بنیاد قصیدہ فکر بلند قایم آساس کاخ مضمون مرتفع دایم

معاملہ ہے یہ دل کا وہ کیا کہیگا اسے
پیام بر کے نہین آپ ساتھ جاتا تھا

لے گیا خاک مین ہمراہ دل اپنا قایم
شاید اس جنس کا یہان کوئی خریدار نہ تھا

قسمت کو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی ہے کمند
کچھ دور اپنے ہاتھ سے جب بام رہ گیا

= یہ شعر انکے اوستاد کا کیا کہنا صاحب گلشن بیخار کی ایجاد کا کہ اوستاد کا کلام اوسکے شاگرد کے نام

ٹوٹا جو کعبہ کون سی یہ جاے غم ہے شیخ
کچھ قصر دل نہین کہ بنایا نجائیگا

فلک جو دی تو خدائی تو لی نہ اسے قایم
وہ دن گئے کہ ارادہ تھا بادشاہی کا

یہان ربط پری رخان تو کب کا چھوٹا
ملنا خوبان سے روز و شب کا چھوٹا

اک خو سی رہ گئی ہے دیکھنے کی قایم
افسوس کہ ہمسے یہ نہ لیکا چھوٹا

کب آئینہ کو یہ تسخیر آئے ہے پیارے
کسیکا دل ہے وہ جس نے یہ انتقام لیا

قایم ضرور کیا ہے اب اوس تنگ خو سے صلح
مدت ہوئی کہ جان سے مین ہات دہو چکا

طوفان گریہ گی ہے میرے حد عمر نوح
دریا نہین جو آج چڑھا کل اوتر گیا

جینے کا یار یہی کوئی طور ہے کہ آج
قایم نے تیری بات سے گھبرا کے رو دیا

تجھکو قایم وصل کی شب ہے کیا شادی کی آج
گریہ جھگڑے ہین تو ایکدم مین ہوجائیگی صبح

جو سوز عشق کا چرچا ہے وہان نہین قایم
تو کیا مین جاؤنگا دینے بہشت مین آتش

نالوں سے عندلیب کی آیا ہے جی تنگ
تھا مو مجھے آمد میں کوئی اوسکو کہ ناگاہ
جھکڑی ہے اشک گرم میرا آہ سرد سے
لے چلیو دل جو نگہ پر تو یہ دشوار نہیں
مے کی توبہ سے تو بہت ہوئی لیکن قائم
قائم یہ جی میں ہے کہ تقید سے شیخ کے
خاتم دست سلیمان ہی ہوں قائم میں عزیز
شیخ جی تمنے نہ سمجھا یہ کرامات کی راہ
صورت میں تیری گر نظر اسے ملک الموت
بتوں کی دید کو جاتا ہوں دیر میں قائم
کس دلپہ داغ غمنی نہ تیرے بہار کی
دشمنی اک شخص اونے کی ہے قائم جانی خوف

کسنے میری مزار پہ لاکر چڑھائے گل
لیجائے نہ گھر سے کہیں باہر تپش دل
دیکھیں تو پہلے پہونچے ہے تو عرش پر کہ ہم
لیک تم دیکھتے پھرتے ہو خریدار نہیں
بے طلب اب کبھی جو ملجائے تو انکار نہیں
ابکی جو میں نماز کروں بے وضو کروں
سخت پچھتاے وہ جو ہاتھ سے کھووے مجکو
کیا قباحت ہے نکلنے میں خرابات کی راہ
جی رہا کسی شکل سے دشوار ہووے ہے
مجھے کچھ اور ارادہ نہیں خدا نکرے
اللہ رے دھوم اونکی برس للا زرائی
وای اوسپر جبکہ کسی کے خصمی افلاک ہے

قاسم تخلص سید قاسم علی خان مولد و منشا لکھنؤ پنجابی نژاد بعہدہ جلیل القدر سرکار انگریز اودہ دلشاد درینولا رونق افروز لکھنؤ نیاز مندی کو سعادت ملازمت حاصل سید عالی النسب والا گہر خوش خلق وضع رندانہ طرز عاشقانہ میں واخل اکثر اوقات عہد دہلی میں تشریف فرما ہوتے ہیں داغ غم فراق رفیقوں کے دل سے بمدد آب توجہ دہوتے ہیں نظم میں شیخ امام بخش ناسخ انکے اوستاد اہل عقیدت انکا دست ادب پانی سے دل شاد بحرر عبارت رنگین راقم فقرات خوش آئین قاسم نظم طبع سلیم حساب بیتین انکی تقسیم طبع قاسم ایسے ناظم

رہے نہ اتنی بھی روتے جو منہ پہ دیر کی پلک
ثابت ہے کہ ہر شخص پہ ہوتا ہے وطن تنگ
بیان کاہش تن ہر گھڑی کردیتی ہے دو سیلا

رہا کیا مجھے صیاد نے کتر کے پر
کیوں نکلے تھا بو چمن پہ جو چمن تنگ
تنگ آئی وہ کمر کرکے میری طوق گردن

واہ کس ناز سے کہتا ہی وفا اور معشوق
مانگیا ہون اری قاسم تیری قسمت ہی مین

قتل عالم کے لیے تلوار آنکھین ہوگئین
ہوگیا وہ دو ہی جب سے چار آنکھین ہوگئین

رنگ ہی بے رنگ کس سے چار آنکھین ہوگئین
زرد چہرہ ہوگیا گلنار آنکھین ہوگئین

مرا ہر آبلہ ہے کہربا کے سبحہ کا دانہ
نہین تو کیون کشش ہے اسقدر کانٹو کو مجھ ا کی

جو ہان ہوئی تو بجے اور نہین تو جانسے گئے
ہماری زیست و مرگ آپکی زبان مین ہے

کچھ تو فرماؤ جو امید رہے
وعدۂ روز قیامت ہی سہی

کچھ نئے تمہ نہین اے قاسم
عشق جس نے کیا آفت ہی سہی

قاسم تخلص میر قدرت اللہ خان نام ساکنے دہلی حضرت مولانا محمد فخر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مرید سنتے ہین کہ تذکرہ اور دیوان معقول جمع کیا لا دید الاشنید قاسم طبع کا ذکر ہے یہی فکر ہے +

ہمین بھی رخصت سیر چمن ہوای صیاد
کہ ابکی شور ہے ظالم بہار آنے کا

سر بسر قول تیرا اے بت خود کام غلط
دن غلط رات غلط صبح غلط شام غلط

وہ آتی بغل مین کہین یا جی ہی نکل جاے
مٹ جاے کسیطرح تو یارب خلش دل

مسلما نوا وسی پر واسو کیا حیا ہی عاشق کی
وہ نصرانی بچہ عیسیٰ نفس تو ہے جسکا فر ہے

قاسم تخلص میر قاسم علی نام ساکن شہر بریلی تقسیم قاسم نو دیکھیے کہ شیتے وقت ہندی کے حصہ مین بھی ایک بیت اگیلی ہے

یقین ہے لطف گویان دم آخر مر جاؤنگا مین
پیاسا ہون تیری آب دم شمشیر ران کا

قاصر تخلص مرزا امیر علی نام شاگرد نثار اللہ خان فراق ساکن دہلی تصنیف سخن مین از بس طاق فکر سخن پر طبیعت قاصر نہین کیا جو دست طبع طاہر نہین

یا نہ کس گلرو کی اس دل کو نزاکت آگئی
آہ کر سکتا نہین ایسی نقاہت آگئی

قبول تخلص میرزا علی بیگ نام زمرۂ شعراے فارسی مین اتفاقاً فکر اردو بھی قبول گفتگو سے عدو رد تقریر شایستہ سخن مقبول کیا آبدار شعر کہا گر دریاے فکر بہا

دل یون خیال زلف مین پھرتا ہی نعرہ زن
تاریک شب مین جیسے کوئی پاسبان پھر

قابل تخلص مرزا علی بخت نام صاحب شوق سخن سنجی مین انکے اوستاد شیخ ابراہیم ذوق تقریر سننے کے قابل قابل سننے یا جاہل مضمون خوب طبع کا مزغوب

کیا ہو قتل مجھے آج تونے خوب کیا | کہ مین عذاب سے چھوٹا تجھے ثواب ہوا

قدرت تخلص شاہ قدرت اللہ نام انکے رشتہ دار حضرت شاہ عبد العزیز شکر بار دہلی مسکن مرشد آباد مامن اس بندہ کا سخن اللہ کی قدرت کی بات ہے کلام کیا عجیب حکمت کی بات ہے

ہنگامہ پرہیز و ورع اب لب پر آیا | اے بادہ کشو مژدہ کہ پھر ابر تر آیا
کچھ دیر ہوئی اشک نہین آنکھوں سے گرتے | شاید سر مژگان کوئی لخت جگر آیا
چھپتا ہے کہو اگر داغ سے چھاتی کو چھپاؤن | خاشاک کی پہلو مین چھپی ہو کی دل آتش
سینہ اوسکا ہے دل اوسکا ہے جگر اوسکا ہے | تیر بیداد جو بر سینہ کرے گھر اوسکا ہے
شب ہجران کی مصیبت کو کہون کیا قدرت | تن سے جان چھوٹے ہے اور جانسے تن چھوٹا ہے

قدرت تخلص مولوی قدرت اللہ نام ساکن رام پور از تلامذہ شیخ محمد قائم چاند پوری جنکا بیت معمور فاضل طبع مدرسہ کاغذ مین طالبعلمان شایق کو درس سخن دیتا ہے مبتدیان شوق علم سے سبق نسخہ قال اقول کا کام لیتا ہے

انصاف بھی ضرور ہے یہ ظلم تا کجا | کتنون سے گھر تو جا کے رہے امتحان مین

قدرت تخلص مولوی قدرت اللہ نام صحبت یافتہ ثناء اللہ خان فراق کلام مین مشتاق سخن مین طاق خلق انکی مشتاق فقیہ طبع کی حدیث رقم کرتا ہے عالم کا کام اپنا قلم کرتا ہے

زلفون مین اگر دل یہ گرفتار نہوتا | یون روز میرا آہ شب تار نہوتا

قربان تخلص میر محمدی نام تودۂ سخن آماجگاہ خدنگ ادب ثناء اللہ خان فراق شکاری طبع کو مرغ مضمون کا میدان کاغذ مین اشتیاق ہر شایق حلقہ بگوش کماندار نکات رنگین کا جوش بازوئے سخن پر قبضہ بیاض کشش شوق کھینچ کیا ہے

کیون نہ ایک مجھ کو کرے وان چھپا صد جا نذر | دست لیتہ تیغ جہان آسنا دیکھ

قربان تخلص میر قربان علی عظیم آباد وطن کا بہانہ سید ان فلک مین خدنگ مضمون کا تودۂ کا نمد نشانہ معشوق سخن ہے انکی جان قربان لعبت مضمون پر قربان انکی جان واہ کیا ذہن ہے اور کیا سخن ہے +

نکالون کیونکہ سینے سے اوس کمان ابرو کی پیکان کو ۔ کہ آزردہ نہین کرتا ہے کوئی اپنے مہمان کو

قرار تخلص جان محمد نام از زمرۂ نقیبان وزیر الممالک اصلاح سخن کا شاہ شرف الدین ملول سے قرار دربار شعرا مین اس سدا سے نگاہ روبرو ہوتا ہے انکی فکر کا چوبدار +

ہے ناز سے اوسکے یہان پیغام قضا کا ۔ کیون نام کیا آپ نے بدنام قضا کا

قرار تخلص میر حسین علی نام از گروہ نیک سرشت سادات صفحہ کاغذ پر تحریر ہوتے ہین اونکے کلمات معشوق سخن پر دل بیقرار جب نظر آتے اوسکا پذیر

کسطرح قرار اوسسے کرون درد دل اظہار ۔ سنتا ہی نہین وہ بت مغرور کسی کی

قمرین تخلص لاعلم ادب یافتہ حسرت خوش آئین مضامین بعید انحضرت کی طبع سے ہوئے قمرین +

پیارے سے وفا یا وفا ہو ۔ اخر قتل تم دل کے لئیے مین بلا ہو

قلندر تخلص لاعلم ہمعصر خان آرزو شعرا سے قلندرانہ گفتگو بازار کا غذ بازی گر طبع کا تماشا ہے اہل مجاز نے چشم حقیقت مین کھولی تو دیکھا

جی کو سے زندگی نہین ہے ۔ کیا جی سے کرون کہ جی نہین ہے
تجھسے ہی تجھے کا اشک ناصح + ۔ رونا ہے یہ کچھ ہنسی نہین ہے +

قسمت تخلص شمس الدولہ نام فیض یافتہ صحبت جعفر علی حسرت لکھنو انکا مقام سکونت حساب سخن کے ضرب و قسمت انکے محاسب طبع سے روایت

مقدور ہے کسکا کہ ترے حکم کو ٹالے ۔ رستم جو نہ آوے تو وہین اوسکا سر اوے

قمر تخلص مرزا قمر الدین نام فرزند خورد مرزا تقی ہوس شاگرد مرزا فضیل بدر سخن گردون کاغذ پر ضیا بخش ہمہ کس نجم سخن سپہر کاغذ پر چمکا مانند ستارۂ سحر و مکا

صلح کرتے ہوئے آخر وہ بجنگ آہی گیا | عشق کا نام برا ہے اوسے ننگ آہی گیا

قمر تخلص مرزا قمر بیگ نام پسر مرزا ایزد بخش بہادر شاگرد حافظ عبد الرحمن احسان بدر فلک قدر سخن ضیا بخش طبع شاعر ارجمند فلک قرطاس پر درخشان

نہ آتی تاب تو بھی دل کی بیتابی کی ہاتھون سے | قمر پہلو مین وہ رشک قمر ہوتا تو کیا ہوتا

قیس تخلص مرزا احمد علی بیگ نام عرف بدارا بیگ اول انکا مشہد مقدس لکھنؤ مین جلباب نیست سے پردۂ دیوان ہستی مین آئے قیس سخن وادی کاغذ سے رہ تمنای لیلاے مضمون مین چلائے

دل مضطرب کا دیکھا عجب اضطراب اولٹا | ہوا اور مضطر اوسنے جو ذرا نقاب اولٹا

قلق تخلص لا اعلم افسوس اور قلق کا اسم و رسم سے خبر نہین مطلق جب قبضہ مین مضمون کا گنج ہے پھر کاہیکا قلق اور رنج ہے

بہار آتی ہے کنج قفس نصیب ہوا | ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا
خدا کے روبرو ہوویگا اے قلق انصاف | بتو نے حشر کو ہوگا مقابلہ دل کا

قوت تخلص لا اعلم ضعف مین طبع کی کہان طاقت تو کیا زور آوری سے لکھے انکے حال کی حقیقت فکر کی یہ توانائی ہے ضعف مین زور آزمائی ہے

ق

چلکر میری جانب کو جو وہ پیچھے کو ہٹ جائے | تو جی کی یہ حالت ہو کہ دم دم مین الٹ جائے
وہ غیرت صد باغ بصد ناز یہ گلشن | رخسار پہ چھوڑے ہوئے بالونکی جو لٹ جائے
گل آتش غیرت سے جلین مثل گل شمع | اور سنبل تر ہو کے پریشان کہ لٹ جائے

قناعت تخلص مرزا مجھلے نام انکی سخن سے ظاہر حرص و قناعت کا انتظام دل کو سخن کی ہوا سے اوسی کا دم بھرتا ہے

اسکی ایڑی کو جو دیکھیگا خجل ہووے گا | تو بھی رہ جائیگا منہ لے کے قمر اپنا سا
یاران رفتگان سے وہ ہے کون جو کہے | افسوس ہے کہ ہمکو تمھاری خبر نہین
تمکو تو نہین خاک میری قدر ولیکن | مین گرد رہ قافلۂ اہل فنا ہون

قصد تخلص حسن مرزا نام داروغہ خوشبو خانہ والی دکن عطر بیزی سخن مجموعہ

سخن سنجان مبرہن دماغ محفلیان معطر مشام سامعین معنبر شوق سخن زیادہ ہے تو سنانے کا ارادہ ہے میان فیض صاحب کی تعلیم سے جنکو سخن کی تحریر قصیدہ مین ہے

دشت وحشت مین دیوانے کے تیری پاؤن مین ‌ ‌ چشم آہوے ختن حلقۂ زنجیر ہے ✝
اسقدر زار ہو رہا ہون مین ‌ ‌ کمر یار ہو رہا ہون مین ✝

حرف الکاف

کامل تخلص پنڈت ٹھاکر داس سخن کے شاغل کلام بافیض زبان سے کامل

پلٹ کر جو دیکھا سر راہ اوس نے ‌ ‌ لگا تیر ایک بارگی جگر پر ✝

کامل تخلص مرزا کامل نام سننے کے لایق کامل کا کلام دو باتین ہین یارونکو سناتے ہین

مژگان سے کچھ دل ابرو کرے ہے ٹکڑے ‌ ‌ یہ بات مین نے کہکر جب اوس سے داد چاہی
کہنے لگا کہ ترکش جسوقت ہووے خالی ‌ ‌ تلوار پھر نہ کھینچے تو کیا کرے سپاہی

کبیر تخلص حکیم کبیر علی نام ساکن سنبھل سخن مین پیر پایا علم طب مین انکو صغیر کیا بلکہ کبیر پایا جسکا نقطہ حب الشفا ہے دایرہ قرص بنگیا ہے

ایک ہی بار سے دم ناک مین آیا ہے کبیر ‌ ‌ زیست معلوم اگر ایسے ہی دو چار چلے

کریم تخلص کریم اللہ خان نام یاران صحبت سے یون ہمکلام ✝

تھی یہ قدرت تجھے گر روبرو جانیکی کریم ‌ ‌ زیر دیوار ہی جا نالہ سنایا ہوتا

کرم تخلص شیخ غلام ضامن نام گویا ہوئے عرصہ ہوا کہ دلی مین قیام پذیر ملک دکن مین اکثر رہے انکے اوستاد سوسن خان کی فکر پاتے ہیں فارسی کہنے کا بھی شوق تھا ضعیفی مین جوانون کی فکر پر فوق تھا معشوق سخن سے طبیعت بہم ہے سخن کا نیر کرم اتم ہے ✝

نام کب آسودگان لیتا ہے زاری کا ‌ ‌ سرمۂ آواز ہے سایہ تیری دیوار کا
کیا ہی برہم ہوئی زلف اوسکی جو پوچھا تجھسے ‌ ‌ اے کرم کسنے کیا حال پریشان تیرا
نسبت ہے میری داغ سے کیا عندلیب کو ‌ ‌ گو آہ سرد باد سحر دو نوا ایک ہین

سیر فشو ونما ہے اوس خرام لاؤبالی سے ۔۔۔ غبار ناتوان کو سرکشی ہے پایمالی سے

گرم تخلص مرزا حیدر علی نام پسر مرزا نیاز علی بیگ ساکن شاہ جہان آباد گرم و سرد زمانہ سے آگاہ شاگردی غلام ہمدانی مصحفی سے دل شاد آتش سخن گرم ہے جس سے مخالف سمندر کا ہم بزم ہے مرد لطیفہ گو علم مجلسی مین معقول گفتگو باوجود پیرانہ سری مضمون جوانانہ شمع سخن کی لو پر مرغ طبع پروانہ

ناتوانی سے اوٹھا جبکہ نہ بار دامن ۔۔۔ آستین پکڑنے لگی ہات مین کار دامن
سیل گریہ مین نہ ہم تا بہ کمر ڈوب گئے ۔۔۔ یہان تلک روئی کہ پہلو نکے گہر ڈوب گئے

گرفتار تخلص مرزا سنگی بیگ نام شاہ حاتم کے شاگرد دہلی مسکن انکا آزاد طبع گرفتار شاہدان غمزہ انگیز سخن ترتیب سخن مین یہ قید ہے کہ ہر دل نخچیر دام الفت مین صید ہے

درد ہووے تو کچھ دوا کیجے ۔۔۔ دل ہی بے چین ہو تو کیا کیجے

گریان تخلص میر مجدی نام لکھنؤ کے ساکن گہے گریان گہے خندان معشوق فن چشم دوات مین چھپایا اندہیر سیہ بختی سے دلون کا پہیر ہے جو اشک ہے ساون کی جھڑی ہے جو آہ ہے برق کی روشنے و پہول جھڑی ہے مضمون فکر ایسا جسکا ذکر الیا

مجھے جب دیکھتا تب بات سی کچھ چھپا لیتا ۔۔۔ نکالا طور اوسنے یہ عجب صاحب سلامت کا

گستاخ تخلص مرزا علی نام لکھنؤی طبع انکی محجوبہ سخن سے گستاخ گل مضمون شگفتہ شاخ در شاخ +

جی لگایا تھا سمجھ ہوئے گی فرحت حاصل ۔۔۔ یہ نہ جانا تھا کہ آویگی قیامت لازم

کالو تخلص سید کالو نام از قسم بیان مختصر شعر اسخن اسطرح بیان کیا

صدا فقیرون کی گر تم سنو تو کیا ہوگا ۔۔۔ ذرا اید ہر بھی لطف پہینکنا بہلا ہوگا

کلیم تخلص شیخ کلیم اللہ نام از سکنائے سر کوٹ متعلقہ نگینہ مضافات مراد آباد کلیم طبع طور کا تغذیہ شوق دیدار شاہد مضمون سے دل شاد کلیم کے شوق

وہ دیدار ہین یہ تکرار یار کی رازداری ہین جلوہ کی گفتار

جلوۂ طور رخ یار سے پیدا ہو رہی	تجلی اعجاز تکلم سے مسیحا ہو رہے

کلیم تخلص میر محمد حسین نام صاحب گلشن بیخار بڑے عیب جو خدا محفوظ رکھے ایسے شخص سے بیچ کبھی گفتگو کلیم کے کلام مین جب نقص نپایا تو ایک نیا شعبدہ کا ل بات آیا انکی عیب جوئی ظاہر ہے کیونکہ اس طرفہ علت سے باہر نعوذ باللہ عیب کوئی کسکے لیے غیب دان بنے فقیر کی تصدیق کلام کے واسطے انکی فقرے ہمزبان بنے سہ دانم کہ بپارسی زبان زبانش درست و فکرش صائب نباشد گفتہ اند کہ ترجمہ فصوص الحکم حضرت شیخ محی الدین عربی نور اللہ مضجعہ در ریختہ کردہ است فذالک الکلام دیوان و مثنوی ہا ازو یادگار است ملاحظہ آن دست بہم نداد این اشعار از سفائن و تذکرہ ہا انتخاب ثبت افتاد الخ بیان انصاف کا مقام ہے مضمون سے کلام ہے فکرش صائب نباشد کلمہ مجہول واقعی تیری تقریر معقول ہوئی الیہ ولی نہین جو کرامات سے جانا ہمنے انکا جھوٹ انکی ہر بات سے جانا انکو ہر کس و ناکس سے بغض و حسد ہے یہ عادت بہت ناقص و بد ہے ہوئی طبع خدا یان مضمون سے کلیم سے معجزہ عصاے قلم سے دل عدو ہے ساحری فن و وہم ہے رب ارنی سے نور تجلی ہے کلیم بے ہوش طور سر ہے تجلی ہے صفحہ کا غذ رشک ید بیضا سیاہی مین روشنائی وادی ایمن ہویدا

چھپا ہے آ میری چشم تر آب مین دریا	کسی نے دیکھا ہو اتنک حباب مین دریا
ہو گیا حشر کی دوزخ و جنت کو خلق	رہ گیا مین تیرے کوچہ مین گرفتار جنون
درازی شب ہجران زلف یار کلیم	مجھی سے پوچھ کہ کاٹی ہے رات آنکھون مین

کمال تخلص شاہ کمال الدین نام تھا وانکی مانک پور آبا و اجداد انکے ذوی الاقتدار تھے یہ ترک دنیا کرکے فقیر مشہور اور رونق افروز لکھنؤ ہو کر فکر جرأت سے فیض جو ہو کر بس صاحب کمال نے شاہد فکر کا جمال دکھایا

جملہ کاغذ مین صورتون کو اپنا حال دکھایا +

روز دکھلایا تماشا مجھکو وحشت نے کمال — ہین تماشائی تھا جسکا وہ تماشائی ہوا
یہ بھی کچھ بیٹھنے کا بزم مین اسلوب ہے واہ — جون جون ہم آگے بڑھین آپ سرکتے جاوین

گمان تخلص لا اعلم شاگرد فغان انکے کلام پر یقین ہے نہ کہ گمان گمر شاہد مضمون پر دست گمان ہے پر بال برابر ہاتھ آنا کیا امکان ہے +

واسطے جسکے سبھی مجھکو برا کہتے ہین — وہ جو سنتا ہے تو کہتا ہے بھلا کہتے ہین

گنا بیگم از خاندان عصمت قباب نواب عماد الملک غازی الدین خان دختر علی قلی خان نظام تخلص مخفی نرہے کہ رخ کلام پوشیدہ انکا حجاب طبع سے برقع کاغذ مین عیان +

مقابل ہو اگر لب کی تری مصری حیا کھاوے — تری آنکھوں سے ہم چشمی کرے بادام کھا جاوے
جسطرح لگی دل کو میرے چاہ کسی کی — اسطرح نہ لگیو میرے اللہ کسی کی
جھوٹ کہتا ہے تو قاصد یہ زبانی پیغام — مجھکو باور نہین جب تک نشانی آوے

کوچک تخلص شاہزادہ مرزا وجیہ الدین نام مرحوم ہنگام رونق افروزی سمت مغرب خورشید روح بزوال مغرب معدوم ہر چند تخلص کوچک مگر فکر شعر مین زیرک

یہان تلک پانون مین پھوٹے ہین — کہ قدم پھر چلا نہین جاتا

کوثر تخلص مہدی علیخان نام ساغر مراد ساقی کیفخانہ سخن شیخ امام بخش ناسخ نے بھرا پیر مغان فکر نے خمخانہ کاغذ مین آکر یہ مضمون کو جام دلمین بھر کر دہرا کیا گویائی ہے جسکی یون شنوائی ہے

خواب مین شب اوس پری نے شکل دکھلائی ہمین — جاگ او تجھے بخت خوابیدہ جو نیند آئی ہمین
دل پھٹ گیا کدورت طبع نگار سے — حیرت کی جا ہے آئینہ ٹوٹا غبار سے
ہون وہ بلبل کہ یہ تھا شوق اسیری پیش مرگ — پر بھی اوڑ کر میرے صیاد کے گھر تک پہنچے

گویا تخلص شیخ ہدایت اللہ نام وطن فرخ آباد باقی حال گویا خواب گنگ

الا سخن سے دل شاد

جس کلام سخن سے کہیے تقریر بول اوٹھے
ہے ہم مین وہ کمال کہ تصویر بول اوٹھے

گویا تخلص حسام الدولہ نواب فقیر محمد خان نام لکھنؤ مین امیر نامدار دیار کاغذ مین مضمون سخن سامعین ذی ہوش کے روبرو ذوالاقتدار دیوان ضخیم جمع کیا اسی ذریعہ سے دل کا غبار رفع کیا عاصی نے دیوان بکرر دیکھا بلکہ بخوبی دل جمعی دیکھا کلام معجز نما ہے جس کے روبرو گنگ گویا ہے

پڑ گیا ہی عکس ادھر جو تیری گال کا
ہالہ کامل بن گیا ہے چاند تیری ڈہال کا

پانون پڑی ٹھوکرین کھاتی گئی ہے اپنی عمر
نقش پا نے یار نامہ ہی ہے میرے اعمال کا

بوقت ذبح منہ کو پھیر کر تکبیر کہتا ہے
عدو قاتل ہے کیا اللہ اکبر اپنے بسمل کا

ہوا پر چھپ ہے فکر زینت معشوق عاشق کو
حنائی ہو گیا خونسے ہمارے ہاتھ قاتل کا

دلکو کس گل کا عرق آلودہ گال آیا ہی یاد
عطر دان کا منہ بنا ہی منہ ہر اک ناسور کا

اوس کمر پر موا ہون مین گویا
بے نشان جیسا ہے مزار میرا

کر بیٹھے کیا یہ دعوے خدائی
بتون نے منہ کو بنوایا تو ہوتا

چشم بیمار نے ہمین مارا +
مردم آزار نے ہمین مارا

تیر سی لگ گئی ہنسی دل پر +
لب سوفار نے ہمین مارا +

یہ ہمین ہین نقد جان بیچ اپنی یوسف کے لیے
کوڑی کوڑی گل بکین لیکن نہ آئی عندلیب

منور ہو گئی میری لحد کس مہ کی پرتو سے
چڑہائی چادر مہتاب کس نے میری مدفن پہ

گو ہم قفس سے جا نہ سکے بوستان تلک
اوڑ اوڑ کے رنگ چہرہ گیا پر وہان تلک

جنون پڑین ترے نازک فراج پر پتھر
جو پھول پھینکیں ہین لڑکے تو سنگسار ہوئے ہین

نظارہ رخ ساقی سے مجکو مستی ہے
یہ آفتاب پرستی سے مے پرستی ہے

بس ایک رات کا مہمان چراغ ہستی ہے
سرہانے روئیگی اب شمع گور ہنستی ہے

ہے یہ بے ثباتی ہوائے ریاض ہستی ہے
کلی جو چٹکی تو ہستی پہ ابھی ہنستی ہے

گھمنڈ تخلص کنہر شاہ نام متقدمین شاعر علم شعر سے بہرہ کیفیت ماہر گدائی سخن

ہر ہر مجلہ کاغذ میں سائل سامعین کی صورتیں شاہد سخن پہ مائل ✤

خریدار تم ہو تو کیا پوچھتے ہو ✤ — میں دل بیچتا ہوں میں جان بیچتا ہوں
بکا نام ہو اوسکے وان میں تو کمتر — رہا کیا ہو اب آ کے یان بیچتا ہوں

کافی تخلص مولوی کفایت علی صاحب نام مؤلف شمائل ترمذی) انتخاب صاحب علم بے بدل قابل و دانا ہے دقائق احادیث و آیات قابل فضیلت نفی و اثبات کی کیا بات ہے صرف و نحو میں بہر نحو صرف اوقات نظم کیا خوب ہے ہر شائق کو مرغوب ہے سامعین کو کافی ہے ناظمین کو وافی ہے ✤

شرع میں گو ہیں قیاسات ہیں — ہر جگہ یار غمگسار درود ✤
عکس روئے مصطفائی سے ہوا آراستہ — باغ رضوان قصر جنت خدا نہال ہو
یا الٰہی بطفیل شرف ختم رسل — عمل خیر کی توفیق ہو دینداروں کو
ہیں کہاں وہ منکران الفت خیر البشر — بے تمیزو نکو ذرا جھجک تک تو لانا چاہیے
مشکل ابر الکافی ہے مجبور دکھا عالم سے — سیان کی وہان کی ادہر روئی اوہر پہنچے
دیتے جلوہ دیدار کو آتے جاتے — گل نظارہ کو آنکھوں سے اوٹھاتی جاتے
پائے اقدس سے اوٹھاتی نہ کبھی ہم سر کو — روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہاتھ آ جاتی — چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتی جاتے
دشت غربت میں تری ناقہ کی پیچھے — دھجیاں جیب و گریبان کی اوڑاتے جاتے
کافی کشتہ دیدار کو زندہ کرتے ✤ — لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

کوکب تخلص راے بکندرا ہو نام حیدرآبادی ثوابت و سیارہ مضمون کو فروغ بخشی طبع سیان فیض صاحب سے فلک کاغذ پر مانند کوکب درخشاں اور نجم ثاقب روشن کواکب مضامین کی چمک جس سے چشم عدو جام چھلک

روشن ہیں داغ دل ہمرے سینہ پہ چرخ گو — کوکب کو جیسے گنج تیری اختر سے ہے غرض

حرف اللام

لطیف تخلص میر شمس الدین ساکن نیدر سورت طبع لطیف قیام ندیر لکھنؤ

ماشر تخلص فخر الدین خان نام اسکے ادیب سجدہ گاہ شعرا لکھنؤ کا رہنا بصد شوق اتم اختیار کیا و دقائق سخن سے ماہر قابلیت بیان سے ظاہر ؛

پائی نہ فرصت بھی کہ وہ کھلکر یا لکتا پائی | سوا تیر نگہ یون آہ دلمین کارگر ہی کا

مبتلا تخلص مرزا کاظم علی نام مخاطب بمردان علی خان مولد و منشا لکھنؤ اصل مشہد مقدس دیوان فارسی بھی آمادہ کیا مزاج فکر لعتبان اردو بھی مبتلا ہوا او نھون نے کہا اور قلم نے لکھا

شیشۂ دل پٹک دیا تونے ؛ | سنگ دل آہ کیا کیا تونے ؛

مبتلا تخلص لا اعلم بندہ ازسبب تلاش اسم مبتلا ہرچند تجسس و تلاش مین رہا مطلب نہ نکلا معشوق سخن انکا دل مبتلا ہے جیسا لیا عاشقانہ مضمون لکھا ہے

وہ تیری سایۂ دیوار مین پائی راحت | چاندنی رات کو ہم رشک قمر بھول گئے

مجذوب تخلص مرزا غلام حیدر بیگ نام شاہجہان آباد خاص اسکے سکون کا مقام سجدہ گاہ شعرا سنے بجاے نور چشم آنکھون مین جا دی شوق شاہد مضمون نے رہنے کو دل مین جگہہ نبا دی مجذوب مزاج کی بڑ شغل سخن جو سلوک مین آسکے تو ایسا چلن مجذوب طبع لسترکا نہ مین جڑا رتا ہو عقیدت مندان معانی کو پکارتا ہے ؛

عداوت ہو نہ ہوگا کچھ اگر ہووے تو مین جانون | بھلا تم زہر دیکر دیکھو اثر ہووے تو مین جانون
تمھارا ہے جو عہد وفا تھا اوسکو تم جانو | میرے پیمان مین کچھ نوع دگر ہووے تو مین جانون
طوبی کے نیچے بیٹھکر رونگا زار زار | جنت مین تیرے سایۂ دیوار کے تلے

مجنون تخلص لا اعلم تاثیر تخلص یہ دیکھیے کہ لیلاے اسم سے وصال نہوا بجز اسکے کہ زمانہ قریب سے انکا اب وجد شرف اسلام سے مشرف ہوے معلوم اور حال نہوا مرشد شعر آسے تعلیم سخن اختیار کی لباس برہنگی سے آراستہ ہوکر آوارگی مجنون بیقراری عشق شاہد سخن نے اقل مجنون نبایا

دیوانے ہین جنہون نے مجنون نجدی تبایا مجنون کلام کو اشتیاق لیلاے
سخن سے نجد کاغذ مین یون فقرہ زن ہے

جس سے جی چاہے ملو تم کسی سے پوچھو | مجھ سے کیا پوچھتے ہو اپنے ہی جی سے پوچھو

مجنون تخلص لا اعلم آدمی کا فعل نیک ہو خواہ بد وہ وقوع تامی ہوجاتا ہے لیکن یہ مجنون لیلاے پردہ نشین سخن کے ہین کہ فیض عشق اوسکے سے نام چال بھی مخفی نظر آتا ہے قیس سخن ہو اسے لیلاے مضمون ہے اسی فراقین دو سے وحشت و جنون سے صحرا پیما ہین نجد کاغذ مین مجنون کی آہ کی
صدا ہے لفظ ہین یا نقش کف پاے لیلا ہے

دن مین سو سو بار اوسکا روبرو جانا تجھے | اسمین سودائی کہے یا کوئی دیوانہ مجھے

مجرم تخلص میر فصیح علی نام انکا شوق وطن شاہجہان آباد سخن منظوم سے انکو ذوق ہوس طبع کی صنعت سے مضمون کا مارا سیکا ہے بے جرمی کے مجرم ہین دیدار شاہد سخن کا پیاسا ہے بس معانی برنگ طلا ہے
ہوس کا دل جسمین مبتلا ہے

اپنی خواہش پوچھئے ہو تو یہی چاہے ہے دل | بیٹھے تجھے سامنے صورت تمہاری دیکھیے

مجرم تخلص میان رحمت اللہ نام ساکن دہلی ابتدا مین دنیا دار تھے اور پیشہ کفدلہ کشتی کو ذریعہ احتیاج مقرر کرکے بسر کرتے تھے چشم دل سے غور کی تو دنیا سے پشت دے بنیاد سے درویشی اختیار کی استفادہ سخن میر محمدی بیدار صاحب مغفور سے یاد ہے ناظران گلستان سخن فرماوینگے کہ اسکے سوا تعت کو کیا کچھ حسد ہے مگر جسوقت معاینہ عبارت گلشن بیخار ہوگا تمیز خوب و زشت ہو جاویگی اعتراض تنگ ہو یاد ہے اب دیکھیے صاحب گلشن بیخار کی انکے حق مین عبارت ہے جسکی راقم کو ہر ایک سخن فہم سے شکایت ہے ۵ مجرم تخلص رحمت اللہ در اکبر آباد بہ حرفہ کشتی معاش می کرد از مدت ازان شغل درگذشتہ و لباس فقیرانہ در برکردہ بفیض صحبت میر محمدی بیدار

عقل انکی مکتب اکتساب کا طفل دبستان ہر طبع مخزون مزاج خوش سوچنے
اسیر بھی ہر شکل صفت دایرہ تحریر سے خارج شکل شناخت سخن نجتہ کا غنچہ
اس صورت سے کھینچ کر شمائل کو بناتے ہین اشکام مزاج

نہ تو نامہ سے نہ پیغام زبانی آیا	حیف مخزون تجھے یاران وطن بھول گئے

مخزون تخلص عالم شاہ نام شاہجہان گڑھ کے متنفسین سے ہین اب دیکھیو
صاحب گلشن بیخار کو کہ اپنی ہیچ غلطی کا ہوش نہین اور دوسرے
کی سہو کو اتنا افشا کیا یہ بات بہت نامناسب الشی جو غلطیان سرزد ہوتین
وہ موقع پر بتائی گئین اور آیندہ نشان دیا جاے گا کیا اپنے عیب سخن پر
گوش نہین انھون نے خدابخش سیح مرحوم کے باب مین نغمۂ خارج
از آہنگ سر کیا خدا جانے کیا خیال کیا آدمی شعرا کے مقدمہ مین جو کچھ
خرافات بکا انکا وہ حال کیا یہ تو وہ مثل ہے واقعی برمحل ہے مخدوم
میان مصحفی صاحب کو نام رکھتے ہین اونکا پیدا کرکے دوسرے کو برا کہنے
سے کام رکھتے ہین اونکی یہ عبارت ہے جس سے باطن کی تقریر کی ظاہر صحت ہو سکے
مخزون تخلص عالم شاہ از شاہزادگان گڑھ مکتیسر است و مصحفی کہ او را از
امروہہ دانستہ از وادی تحقیق برکران افتادہ و درین جا بحکم اہل البیت
ادری بما فی البیت سخن شرف الدین سرور مقبول است کہ وے را
از خویشان ست و قیام مخزون در امروہہ مصحفی را اشتباہ خطا گشتہ بہر حال
این اشعار او راست الخ بیان یہ میان مصحفی صاحب کی غلطی کو خدا
واقف ہے یا غلط غلط بیان کرتے ہین اور اپنی بدگوئیان عیب جوئیان
غلطیان جو ہر ایک صاحب کی نسبت از راہ کین کین اونکو ہنر گمان
کرتے ہین چونکہ اشعار الیہ کے کلام مین ہر کسیکے واسطے خوردہ گیری سبب
مدت خدنگ اشعار جمہ سینہ سخن نا صبر دہ ہر باطن لب کن ضبط نفس حکمت
گو کہ کلام مخزون سے لیکن سامع اور سیر شتون سے نگاہ مجموعہ سخن مخزون

عاشق شیدا کی تاک سے ہے مدعی بدکردار ناہموار کی آنکھون مین خاک ہے

اہل دنیا تو نہین دیتے ہین تجھکو کچھ جواب	کوہکن کو خواب شیرین سے جگاؤن تو سہی

محو تخلص منشی حسین علی خان نام مولد و منشا دہلی اصل کشمیر برادر حقیقی قاضی واجد علی خان متخلص بہ توقیر گلستان بیخزان کے ملاحظہ فرمانے والے صاحب ارشاد کرینگے کہ تقریر و تحریر فریقین اچھی طرح یاد کرینگے فرمائینگے کہ گلشن بیخار والے صاحب تو کینہ مزاج ہین لیکن مقابلہ والے یہ کون حضرت آج ہین جیسا عہدہ جلیل القدر انگریزی سرفراز و الد ماجد عاصی سے ازبس کچھتی تھی اور نیاز عرصہ دراز تک اسپر کار مہاراجہ گوالیار مختار رہے سنہ ۱۲۵ ہجری مین اس جہان کو گوشہ خاطر سے محو کیا بیکار رہے آدمی خوش فکر ہین ہادی شعرا مرحوم سے صلاح سخن کے ذکر یا ہین معتقد الیہ ایسے شخص معزز کو کس عبارت سے یاد کرتے ہین آپ ہی آپ اپنا دل شاد کرتے ہین ع محو تخلص حسین علی خان اکبرآبادی بخدمات انگریزی بسر می برد او راست بہ امر خلق اور آدمیت سے باہر ہے جسکی تہذیب ہر کس و ناکس پر ظاہر ہے شاعری مفر باید و ہمچنین شاید آدمی را آدمیت لازم است چو اگر نباشد ہیزم است ع اس تکرار سے بندہ کی یہ غرض ہے کہ شاید تکدر طبیعت نصیحت سے صاف ہو جاوے تو انکا قصور معاف ہو جاوے عاصی انکا دوست ہے نہ دشمن نیازمند ہمہ ہے نہ رہزن اسکے کلام پر ایک عالم محو ہے سب کا سوا ہے

سو ہوا اس دل صد چاک مین ہو جلوۂ یار	مجھکو تانکی قسم زلف پریشان کی قسم
آج آیا مجھے اوس رشک قمر کا پرزہ	مین بھی بھیجونگا جواب اپنے جگر کا پرزہ
چہرہ ہے سرخ حسن کی تکلو اشک سے	ہم زرد عشق مین ہوئے اپنا یہ رنگ ہے
تیرا اثر نگہ ظالم سے سورج کی چھاؤنی ہے	مجھے خورشید کی احوال پہ اب مہر آتی ہے

محو تخلص شیخ عظیم اللہ نام میرٹھ وطن مزاج انکا بطرح محو سخن

متاع دل گرانمایہ ہے اپنے پاس اے ہمدم	یہ دولت اوسکو بخشینگے جسے ہم یار دیکھینگے

محبّ تخلص شیخ ولی اللہ نام دہلی وطن اور لکھنؤ مین انتقال کیا سجدہ گاہ شعرا کی استمداد سے معشوقہ سخن سے حاصل وصال کیا ملازم حضور مرزا سلیمان شکوہ مرحوم غرض اونکے اشعار صفحۂ قرطاس پر بصد زیب و زینت مرقوم محبّ سخن ہین شعر اسکے ہم صفحہ ہین

ہے یہی لایق اشک کب چھوڑے ہے خاک آبِ جواب ... جلنے خط بھیجو نجا کے میری نامہ بر جیکے ہوئے
نم ہین مژگان اشک سے مجھ تک نہین جاتی نگاہ ... مانع پرواز ہین طائر کو پر بھیگے ہوئے

محبت تخلص میر بہادر علی نام قانون سخنوری ثناء اللہ خان فراق سے پڑھا اونکے شاعر طبع کو شوق سخن ہمیشہ بڑھا شاہد سخن سے محبت ہے عاشقان پاک طینت سے محبت ہے صفحۂ کاغذ میدان محبت زبان خامہ پر بیان محبت

اگر حنا تیری ہاتھون سے خون بہا دل کا ... تو لونگا دست نگارین سے خون بہا دلکا

محبت تخلص نواب محبت خان نام خلف الصدق حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان بلند مقام انکا آوازۂ نام آوری ہنگامۂ عدل گستری سے

مانع انکشاف حال نہین ... اسمین کچھ حرف قیل و قال نہین

صاحب دانش و بینش فکر فارسی مین ہے شوق سا او ہندی مین طبع ذکا محبت الفت سے الفت سے محبت ہے کلام محبت آمیز سخن نہایت دل آویز

گالی کا انتظار تو حد سے گذر چکا ... سنہ کو کہان تلک تیری دیکھا کرے کوئی

محنت تخلص مرزا حسین علی نام اصل انکی شاہجہان آباد آیا نخل عمر گلشن لکھنؤ مین گلستان عدم سے باغ وجود مین بر آیا طبیعت ذکا کی محنت و جرأت ہے کہ جرأت سے سخن کی مصلحت ہے کیا روشن سخن ہے کیا تحریر کا چلن ہے +

آمد نہ فصلِ گل کی نسیم سحر سنا ... مر جائین گا قفس مین ایسی خبر سنا
کیا حرف یارب اوسکے دہن سے نکل گیا ... سنتے ہی جسکے جی مرا تن سے نکل گیا
مجنون کی آنکھ غش سے کھلی جب خبر سنی ... ناقہ جب آ کے نجد کے بن سے نکل گیا
محنت جو خط تراشی کی اوس شعلہ رو نے کی ... صد شکر ہے کہ چاند گہن سے نکل گیا

محشر تخلص اکرام اللہ خان نام شاعر نام آور انکے قلم فکر سے جو مضمون نکلا فتنہ قامت قیامت خیز کا نقش کی کرسی پر بیٹھے برپا کیا محشر +

جدھر کو سے اوٹھے دلکی تپش کرون پیدا | نہین ہے برق صفت ہاتھ مین عنان میری
نہین نظر نہین آتا کہ جی سے بچے محشر | کوئی دن اور اگر درد انتظار رہے

محشر تخلص مرزا علی تقی نام وطن اصلی کشمیر مولد لکھنو فکر فارسی اور ریختہ دلپذیر انکے باب مین بھی صاحب گلشن بیخار نے لکھا ہے جسکا فقرہ فدوی نے تحریر کیا ہے محشر در شاعری بسیار داشت الخ بسبب طوالت اونکی عبارت سب تحریر نکی زیادہ دراز تقریر نکی جن صاحب کی مزاج مین شک ہو انکے تذکرہ مین دیکھ لین تا طالب سخن کی محک ہو رفتار فتنہ شاید سخن شائقین کیا کرتی ہے قیامت کا محشر برپا کرتی ہے

جان منتظر ہے آنکھون مین وقت رحیل ہے | جلدی بہونچ کہ تیرے ہی آنے کی ڈھیل ہے

محسن تخلص میر محسن نام خلف اخوان مرشد شعرا ان صاحب نے ایسا ارشاد کیا

حرف تیرے عقیق لب کا شوخ | زندہ کرتا ہے نام عیسے کا

محترم تخلص خواجہ محترم علی خان ساکن عظیم آباد مسلم سخنگو شاہ کھسیٹا عاشق اونکے استاد محترم ایسا سخن ہے اور ایسا جلیل ہے +

پیغام بھیجتے ہو کہ آنے لگی ہین محترم | شاید بہار کے دن نزدیک آن پہونچے

محمود تخلص محمود خان نام نیک کردار ہمایون انوار خجستہ شمایل مبارک نام کلام شاعر طبع محمود الخصائل سخن محمود ہے سامعین کو جس سے حسد ہے +

مجکو خبر مرگ عدو سے بھی ہوا رنج | وہ شوخ جو انگشت بدندان نظر آیا
وہ صید ہون کہ شوق اسیری ہی خود مجھے | صیاد دینے دام کو رنج کمین نہو
ایسا ہی سبک زیست نے ہمراہ شہان کیا ہے | گر چاہو تو اوڑ سکے کوئی بیمار اوڑا دے
دیکھتا کون ہے محمود عدو کو سنجوشی | جب نظر کرتے ہین افلاک پہ جا جاری ہے

محمد تخلص میر باقر نام ساکن جہد دہلی با دانش و فرہنگ شاگرد استاد

مصطفی خان یکرنگ تخلص شاید مضمون ہین الفت لعبت سخن پر یہ سقوان ہین
صفحۂ کاغذ میدان محبت ہی عاشقان عشق دوست سی الفت ہی

مین تو بندہ ہون تری جور و جفا کا لیکن | سخت دشمن کا ہے مجھے اس دل سودائی کا

مخلص تخلص مخلص علی خان نام مرشدآبادی صاحب گلشن بیخار اپنی بدگوئی سے عادی انکی عبارت کا یہ فقرہ انکی نسبت ہے جسکی یہی حقیقت ہی کہ مخلص تخلص مخلص علی خان از ریش سفید کردگان مرشدآباد است اور راست یہ لفظ کیسا نا ملائم ہے ایسا کلمہ کلام کیا لازم ہے انکو ہر کسی سے کد ہے ایسی بات کا مآل بد ہے بندہ مخلص ہے نہ دشمن شاکی ہے اور حیف مگر صاحب گلشن بیخار ہر شخص کو سمجھے ذلیل و حقیر ہین جنکا سر و سوپا ہین سفید ہو وہ انکے اوستاد و مشیر ہین سخت بات کہ بیٹھنا انکے نزدیک نرم ہے دور ہین جواب دیتے ہین مجھو یہ بات کی بات کرافات ہی اسکی لازم ہے
کلام پیچ دار ہے جسکا تحریر احوال ہے

کوئی اپنے اسیر رستے تغافل یہی کرتا ہی | قفس مین مر گئے ہم یہ خبر صیاد کو پہونچی

مدحت تخلص لا اعلم بلدہ لکھنؤ مقام سکونت انکے مدحت مین اوستاد
انکے جعفر علی حسرت جیسے گفتگو سے آنکھونکی روبرو ہی

لے گئی ہجر تری گور مین یار آخرکار | روز فرقت نے دکھائی شب تار آخرکار

مدہوش تخلص لا اعلم بادہ تخلص نے ایسا مدہوش کیا کہ اسم و رسم سے اس دور مین بے کیف رہا جام طبع مین صہبائے سخن ہے تو اثر دور
انجمن ہے جب ہوش آیا سخن تا گوش آیا +

میرا جس ناز سے تو نے لیا دل | خدا جانے ہے اسکو یا میرا دل

مرزا تخلص آغا مرزا نام مرزا انکی مازندران ہیچ لکھنؤ کے تولد ہوئے خلف الصدق مرزا محمد اسمعیل سوداگری پیشہ شاگرد مرشد قلی خان سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین تقریبا وارد حیدرآباد ہوئے تا قیام

مدام مشاعرہ مہاراجہ صاحب تشریف لاکر کلام طرح اور طبع زاد سامعین کے روبرو پڑھا فکر انکی بطرز استادان شایستہ ذی استعداد ایا فہیم سخن شناس حلیم الطبع سلیم النفس عاصی کے حال پر کمال عنایت فرماتے گاہ گاہ غریبخانہ پر بھی تشریف لائے ۱۲۵۶ھ ہجری مین انتقال کیا صرصر اجل نے نہال عمر پامال کیا صاحب گلشن بیخار نے ایسے مہذب شخص کے دو شعر کمقدر تحریر کیے سامعین کے مزاج دلگیر کیے کیا یہ نزاکت اور صاحب جو کسبیان ہین آگاہی ہوئی مشاعرہ اونسے بھی کمقدر رہین جو صاحب گلشن بیخار کے دلمین انکی طرفسے ناحق مکدر ہے اول کلام پایدار دوم بدعا طول لفظون مین اختصار اگرچہ یہ تقریر شیرین تلخ معلوم ہوگی حقیقتاً شل نبات مفہوم ہوگی قبل اسکے بھی تشریف لائے تھے جلوہ ہاے شاہد مضمون دکھائے تھے بہرحال ایسا فرمایا جو عاصی نے سنایا

کھلا یہ جام حباب سے اب پیا کرے ہے شراب دریا | دیوان نہین ہے گزک کی خاطر کرے ہے ماہی کباب دریا
شراب سرخ مین پانی ملا کے پی ٹھنڈا | کہہ اصطلاحاً اسیکو شراب نیم برشت
نہ سمجھو خام کہ مرزا بڑا اُبلے تن سے | لکھے گا اور غزل در جواب نیم برشت
اپنا گھر چھوڑ کے مرزا کوئی کیا جائے کہین | شب کے گھر آئے وہی اوسکی بلا جائے کہین
آزر نے بت تراش کے سل تراش کے | کوئی ہوا نہ اوسکے مقابل تراش کے
ہمانے تانکوئی کہ یہ کسکی لاش ہے | سرتن سے لے گیا ہمرا قاتل تراش کے
تو ہے جسکی شکل یہ عالم وہ صنم کی صورت ہے | پتھر مین کیا لعل لگے ہین یہ بھی خدا کی قدرت ہے
ایک ہی مشت خاک نہان ہو ہر الٹا طرح کی صورت ہے | چشم تماشا وا کر دیکھو صد ہا کیا کثرت ہے
لاتین بھی کھا دیکے مرزا کچھ یہ نہین ہے ہکو شرم | یار کے زانو پہ لیکن ہات پہر سے جا ٹھکے

مرزا تخلص مرزا بخشا نام مشہور ریختہ تو خوب فرماتے ہین فارسی سے بھی دل مسرور

اب ارد و یہ دو بدو یہ

خالی اودہر سے نہین ہے کعبہ و دیر | کون سے سنگ مین شرار نہین

مرزا تخلص ہدایت اللہ نام علم موسیقی سے آگاہ شہر دہلی آنحضرت کے آرام گاہ

نی خامۂ طبع کا یہ ترانہ ہے گلوے خوش شاعر فکر کا نالۂ عاشقانہ ہے

دل ہاتھ سے اشک آنکھ سے جی تن سے چلا جائے
اے وای مصیبت کوئی کس کس کو سنبھالے

مرزا تخلص لا اعلم خواہرزادہ حکیم مرزا محمد خان ادب یافتہ رستم بیگ سخن سے پہلو
کیا تفہیم ہے کیسی تفہیم ہے

اگر زلف دراز یار میں ہے صد گرہ مرزا
دل صد چاک یہ ہم بھی بسان شانہ رکھتے ہیں

مروت تخلص صغیر علی نام وطن سنبھل جرات جیسے طباع وسخن گو قدر شناس انکے استاد اول دیدۂ شاہد معانی ہیں دیکھیے دیکھیے مروت ہی شاہد سخن سے الفت ہے معشوق فکر سے محبت ہے

غیروں پہ دیکھ دیکھ کرم اوس نگار کا
چین بر جبین ہے نقش ہمارے مزار کا

مفتون تخلص مرزا علی نام مسکن اول مشہد مقدس مولد دہلی سیر دکن مقام منزل مقصود کو لے اوڑے ابس طبع اونکی سخن سے مرہون ہوش حدیثیں سے ممنون سامع جنکا مشکور نظم سے دل مسرور

ہر آرزوی دل کا حرمان سے خون کیا
گردن پہ یاس کے ہے خون اپنی آرزو کا

مزل تخلص مزل شاہ فقیر طبیع کا یہ سوال دل آگاہ + + + +

مین نہ کہتا تھا کہ مزل دے نہ دل
نقد ایسا رائگان کھونا نہیں

مشکور تخلص شیخ پیر بخش نام کاکوروی از حاشیہ بوستان بساط مرزا سلیمان شکوہ بہادر مرحوم منزل سخن کا حاصل طبع غلام ہمدانی مصحفی سے دور بدور درست کیا اور مفہوم ہنگام جلوہ افروزی مرزا سلیمان شکوہ بہادر لکھنؤ دہلی مدام شریک مشاعرہ مہاراجہ صاحب بہادر ہوتے طبع نہایت موزون درستی سخن بہت درست بندہ پر نوازش کمال فرماتے دل محزون کا داغ غم آپ کلام تازہ سی اسیطرح مسرور ہوکر دہوتے

گو اولتیاں آنکھوں سی شکیں شب ہجران
کیا نشتر فصاد رگ جان کی تلی ہے

پیر نالہ کی رخصت دل نالان کو نہ دون میں
ہر ایک کی انگشت جو دندان کی تلی ہے

غبغب عرق آلودہ ہی یہ سیم تنون کے — یا نہر ہین چاہ زنخدان کی تلی ہے
کہتے ہین ورگوش ترا دیکہہ نجومی — یہ زہرہ ستارہ سہ تابان کی تلی ہے
نشتر سا کھٹکتا ہے رگ جان مین شاید — پیکان کوئی اور بہی پیکان کی تلی ہے
کہتے ہی یہ ہر وقت مجھے آبلہ پا سے — آگے کو قدم دشت مغیلان نہ اوٹھے
اوس مہر کو دیکہہ اشک ہماری نکل آئے — لو قہر ہوا دن کو ستارے نکل آئے

مسرور تخلص مرزا اسمٰعیل نام دہلی کے ساکن مشہور میر عزت اللہ عشق کی شاگرد ہیں نہایت مسرور انکا ہی کلام سنا ضرور ہے جیسے طبع محزون کو بہر نشاط سرور ہے ایسا فرمایا یون لکہنے مین آیا

سدا اوس چشم میگون سے یہ دل سے لگا رکہتے ہین — صراحی کی ہوس نہ خواہش پیمانہ رکہتے ہین

مسرور تخلص شرف الدین احمد نام صاحب سخن میرٹھہ سکونت کا مقام شاعر خوش ربا سے یون قلم بند ہے جس سے سامعین کا جی خورسند ہے

ہے غیر کے گہر وہ شمع محفل — دن رات مجھے یہی جلن ہے

مسکین تخلص سید عبد الواحد نام سخن سنگین شاعر طبع نہایت غریب و مسکین صفحہ کاغذ پر روان قلم سے کلام مسکین یون رقم ہے

کیون نہ اوٹھنا بیٹھنا مشکل ہوا اس رنجور کا — جسکو از خود رفتگی ہی ایک سفر ہے دور کا

مسرت تخلص شیخ وزیر علی نام فکر سخن مین حکیم عزت اللہ عشق سے مسرت اندوز وطن انکا دہلی عرصہ قریب تک دکن مین زمرہ شعرا سے دیوان چندو لعل سے گنے جاتے ہین یہ سخن آموز کلام سے خوشی حاصل صفحہ کاغذ مین یون داخل

اگرچہ رونے کو مین نے تہمین — نہ رکہا دیدہ خون بار پہ ہات

مستمند تخلص یار علی خان نام عظیم آبادی شاگرد مرزا ہجو متخلص بہ فدوی سخن سے مستمند ہین ولیکن خورسند ہین ایسا کلام جسکا یہ انتظام

شمع تک وصل کے ہے یار امید — ہے مشکل ایکدم ہزار امید

مسیح تخلص میان براتی نام تجار وطن اصلی کشمیر کلیم طور سخندانی اسطرح

مسیح براتی

لن ترانی کی تدبیر مشتاق جلوۂ شاہد مدعا کا سوال رب ارنی ہی معشوق مغرور حسن کا جواب لن ترانی و مہر شکرنی ہے وادی ایمن صفحہ کاغذ مین ظہور نور دیدار ہے موسیان شائق جمال لعبت معنی کا دل بیقرار ہے

شاہد کی سوے زلف کا شانہ تھا پست عمر ... بیے ڈھب رہا تھا جسکو میری پیچ و تاب رات

بشیر تخلص قطب الدین نام از فضل شاگردان شاہ نصیر وطن انکا شاہجہان آباد نبد شش مضمون سخن دلپذیر سخن انکا ہم جلیس ہے مزاج طبع سخن کا نصیر

چل بسے کہ وحشی نے تیری پاؤن نکالا ... پھر دست جنون سلسلہ جنبان نہوا ہو

مشتاق تخلص عبد اللہ خان نام ابتدا انکی ایران گروہ موزونان شاہی سے ہین علم جفر مین قاعدہ دان بزم سامعین مشتاق ہے دیدار معشوق مضمون کا اشتیاق ہے شاعر طبع طاق ہے سخن گوئی مین مشتاق ہے طبع کیمیاگری مین ہر روز پارے کیطرح بیقرار دل سیم خام کی لالچ مین پختہ پارہ پارہ بار بار دل کاغذکی تہ مین مس سخن کو عقل کی بھٹی سے آتش شوق پر چکر دیا چکر کیا دیا طلا کے مانند ایکدم چمک کر دیا

اپنی ہم بند کی یہ پھول سے گئے ... اب جو دیکھا وہان خدائی ہے
رنگ پایا کیون نہیں ہی چہری کا تیری مرا ہی مشتاق ... کسنے دیکھا ہے تجھے زہر بھری آنکھون سے

مشتاق تخلص حافظ تاج الدین نام میرٹھ کرباشندے سنا ہے کہ روشنائی چشم کو بنیاد بے ثبات سے چشم پوشی پایندہ حافظ طبع مشتاق کو دور مضمون سے شوق ہے بین دیکھے جمال نازنین سخن کا ذوق ہے یہ نظم ہے جسکے واسطے مشتاقونکی آراستہ بزم ہے

کوہکن ہو پرویز کو قصہ اپنا اپنا سنائی رو ... ہر یہ وہ افسانہ شیرین ایک پری دیوانی ہو

مشتاق تخلص محمد واصل نام بدایون انکی سکونت کا مقام بندہ اسکے اور حال کا مشتاق انکی طباعی کا جہان کو اشتیاق وہ ذہن سے یہ سخن ہے

ہمارے کام یہ ہر چند آسمان پھرے ... تجھے قسم ہے جدہر طرف کو آن پھرے

مشہور تخلص لا اعلم باقی بیان سو موقوف اور حالات مثل سنادلی محذوف کیا

مضمون طبع فقط صفحۂ کاغذ پر ہے تمام عالم مین مشتہر ہے

خوشی سے کیون نہ ای مشہور ہغلین بجائین ہم	ملے گا یار ہمسے آج پھر بازو پھڑکتے ہین

مصدر تخلص میر ماشاء اللہ خان نام والد میر انشاء اللہ خان علم طب مین اوستاد اور کبھی افکارات کو ماضی کرکے فی الحال مصدر ایجاد نفی مضمون کا قواعد طبع سے اثبات بیان کیے مستقبل کی نکات ماشاء اللہ طبیعت چالاک ہے شاہد

مضمون صحن کاغذ مین بیباک ہی

کافر ہو سوا تیرے کرے چاہ کسی کی	صورت نہ دکھاوے تجھے اللہ کسی کی

مصحفی تخلص شاعر عزہ اوستاد ذوی الاحترام اوستاد مسلم الثبوت علم ہمہ دانی مین غلام ہمدانی نام ابتدا کی انکی قصبہ امروہہ مضافات مراد آباد شباب مین تشریف لائے شاہجہان آباد خجستہ بنیاد بعد چندے مشتاق شہر لکھنؤ ہوئے مردم سن شروع انکا انجام عبد سجدہ گاہ شعرا سکے دن انشا و جرأت کے ساتھ ہم نشین و ہم جلیس و ہم زبان و ہم ردیف سنا ہے کہ فی الحقیقت چھ دیوان زبان اردو مین اور دو تذکرے اور ایک دیوان فارسی معہ تذکرہ انکی تصنیف و تالیف بہت ملک انکے سخن سے آباد ہین اکثر شاگردون کا اوستاد ہین سیاران گلستان بخزان جو منصف مزاج ہین غالبًا احقر سے راضی ہونگے اور اس معرکہ مین یقینًا قاضی ہون گے یہ شخص اتنے بڑے اوستاد ہین جنکے تعلیم یافتہ خواجہ حیدر علی آتش اور مرزا حیدر علی گرم شیخ پیر بخش سرور اور طالب علی خان عیشی مرزا تقی ہوس وغیرہ شاعر مشہور انکی نسبت صاحب گلشن بیخار نقش مدعا بھرتے ہین اور کس کس طرحکے طمع کی افترا پردازیان کرتے ہین کہ صفت کے ساتھ اہانت بھی برابر ہے اسواسطے اس کتاب مین انکی عبارت بھی اکثر ہے انکے باب مین ترقیم ہے جس سے سامع کا دل دو نیم ہو

مصحفی تخلص غلام ہمدانی اصلش از قصبہ امروہہ مضافات مراد آباد در عنفوان جوانی بہ جہان آباد آمدہ طرح اقامت افگندہ آخرہا بہ لکھنؤ رفتہ و تا نفس

آخر ہمدر انجا قرار گرفتہ وفاتش را امروز دہ سال گذشتہ عمر بسیار یافتہ ابتدایش انتہایش دورہ سو وابعد باجرات وانشا مشاعرات ومطارحات کردہ است شش دیوان ریختہ ودو تذکرہ تمام کردہ ودیوانے در فارسی وتذکرہ ہم دارد وقوت مشق او از اینجا توان دریافت در بلاد شرقی بسیار مسلم وباوقار علم بودہ واکثر سخنوران آن بلاد اکتساب فن ازو کردہ اند ہرچند بمقتضای شیوۂ بسیار گویان اکثر کلامش پر کم پایہ واز لطافت خالیست اما گزیدہ اشعار او در نہایت رتبت والا مرتبت عالیست چنانچہ ازین ابیات کہ از دواوین وے گزیدہ آمد پیداست اور راستی یہ ہے بیان نقش فقرا شتے ظاہر صاف ہے انکے عیب جوئی مثل آئینہ شفاف ہے کیسے فقرے چلتے ہین وقت مقابلہ حسرت سے ہاتھ ملتے ہین ایسے ایسے اوستادونکو عیب لگایا جب انچے اوستاد اور اپنے میان برا کہوایا انکی عیب گوئی معروف ہے ماضی کے عرض کرنے پر کیا موقوف ہے بیان مصحفی صاحب اوستاد ہین اوستادی کے کیا قابل ہین جو صاحب ایسون سے ترک ادب کرین خود جاہل ہین مصحف کلام انپہ صفت ہر مسلمان مذہب شعر کی بکفت ہے گویا دولہہ دولہن کے روبرو آرسی مصحف ہے کیا لہجہ ہے کیا زبان ہے کیا مضمون ہے کیا بیان ہے شاہد مضمون کے جلوہ جمال سے صفحۂ کاغذ غیرت برق ہے نہین نہین برق جو حسن کی چمک دیکھے تو حیرت کے دریا مین غرق از پا تا فرق ہے اسکے آفتاب سخن کی تابش سے مشرق مطلع خورشید ہے کاغذ کا صفحہ رشک چہرۂ نور صبح عید ہے سحر سرا شاہد ہے جو زبان قلم گویا ہے

پی گئی ٹک ایک آب دم شمشیر قاتل سے لگی	ورنہ پیمانہ ہماری عمر کا لبریز تھا
اے مصحفی تو نہین ہوتی ہے یہ کرامت	دل پھر گیا نہ آخر تیرا خدا سے دیکھا
چھو لیسے مین جنت کا کہین نام لیا تھا	اس ننگ سے دوزخ بھی جلاتا نہین مجکو
عاشق سے بھی ہوتا ہے کہین صبر و تحمل	کہتا ہے وہی کام جو آتا نہین مجکو

جب سارے سر سے خون نہین تیری تیر کے چھٹتے
کرتے نہ ورم پانون جو دیوانگی تیر سے
گھرا نہ لگا زخم سے لطف تو تب تھا
اے مصحفی اب باقی نہین قافیہ کوئی
وہ نخل حنا ہون کہ جو سر بھی میرا کٹ جاوے
مژگان ہستم تیر قضا ہو وے سے قربان
شکل امید تو کب ہمکو نظر آتی ہے
سیری آنسے ہوتی ہے نہین چشم کو سے
کافر کو کبھی سیل نہو جائے مصحف
یہ شب ہجر مین اوٹھ اوٹھ کی قلق سے کے مارے
لاغری تیری عارض پہ جو گلشن مارے
دیکھنا کسکا کہ یہان در تک بھی آنا منع ہے
طاق ابرو پہ نہ رکھوا دل لگائی ہین جو تیر
بیٹھ کر بالین پہ میری تو نہ رو اے رشک شمع
ہم تیرہ بخت پاس گئے جس نہال کے
کنج قفس مین ہمتو رہے مصحفی اسیر

تب زخم سے نیت تیری خنجر کے بھرتے
آغوش نہ یون حلقۂ زنجیر کی بھرتے
جب پشت بھی خون تیری شمشیر کی بھرتے
آگے جو کہے کوئی تو خوگیر کی بھرتے
خون ہے سینہ اپنا حسینون ہین مین بسا دے
آنکھین وہ بلا جنسے دم آہو کا اولٹ جاوے
صورت پاس بھی بن سکے بگڑ جاتی ہے
عاجز ہون بہت دیدۂ کمبخت کی خو سے
زلف سیہ یار پری رہتی ہے رو سے
دل کو دیتا ہون تسلی کہ سحر ہوتی ہے
عارض گل پہ صبا طیش سے دامن مارے
روزن دیوار سے آنکھین ملانا منع ہے
کیونکہ قبلہ کیطرف رکھنا نشانہ منع ہے
روبرو بیمار کے آنسو بہانا منع ہے
پتے نکالی اوسنے زبان غزال کے
فصل بہار باغ مین دھوین مچا گئے

مضمون تخلص لا اعلم معاصرین سجدہ گاہ شعرا و مرشد شعرا مضمون فکر انکا بہت بہتر نہایت خوب اچھا مضمون کا جو مطلب ہے معانی شناسونکے روبرو صفحہ کاغذ پر مرتب ہی

ہے بہر اوس بن کون ہی خوش ہوا ہ پوچھو
کسکو خواہش ہی معاذ اللہ یہ سود و ہو

مضمون تخلص شرف الدین نام سلسلہ نسبت اولاد حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس اللہ سرہ تک اوب یافتہ خان آرزو اکثر خیال سخن طرف صنعت ایہام بالوقت بناپا شک کس مضمون کی عبارت ہی جو نشست جریدۂ محبت سے

تیر مژگان برستے ہین مجہپر | آب پیکان کی اسطرف سے ڈہال

مضطر تخلص لالہ کنور سین نام لکھنؤ وطن اصلی شاعر طبع مضطر شاگرد غلام ہمدانی مصحفی شاہد سخن پر دل بیقرار صفحہ کاغذ سیماب وار ہما سامعین کا دل مضطر سے جی حیران وششدر ہے

ابہی سے بیقراری ہے تو ہمنے | دل مضطر بقرر رات کاٹے

مضطر تخلص مرزا سنگی بیگ نام ذکی فکر رسا طبع ذکا اضطراب طبع تسلی بخش شایقین سے انتہا جو انکی ترقیم ہو ا وسیکی ترسیم ہے

تہا جو وہ تڑپتے سبہی حالت زدہ ہمتو | مضطر کے لیے بہی خون کا دعوی نکر سکے

مضطر تخلص لالہ درگا پرشاد نام قوم کایتہ لکھنؤ وطن انکا کلام مردہ کو اعجاز دم عیسوی محمد عیسے تنہائی زندہ کیا ذکر ہے جنکا کلام مضطر پرشوق دل شایق بیقرار ہے صورت برق بیتاب اضطرار ہے ایسا ارشاد ہے مضمون فرحت خیز کی انکا ہے

تیرے وعدون پہ اب ہی دم شماری | بہت اختر شماری کرچکے ہم

مضطر تخلص محمد حاجی نام پسر قاضی رحمت اللہ خان جو قاضی القضات شاہجہان آباد سے تھے پیچھے انتقال والد کے خدمتگذاری مسند مصطفائی سے دل شاد تھے فکر سخن مین مضمون سے مضمون شاہد سخن پر مفتون جلسہ شاعر کا مقام قاضی سخن کی سبب دار القضا کہلایا یہ مضمون تازہ عاصی کی زبان مضطر کو مفت ہی ہات آیا یہ حکم قضا جریان ہی صفحہ کاغذ گویا فرمان ہی

کٹتے کسطرح سے نہین یہ شب فراق | شاید کہ گردش آج سے تجہے آسمان نہین

مظہر تخلص مرزا جان جانان نام عالی حسب والا نسب آبا و اجداد انکے صاحب جاگیر تھے انکے والد نے کسی سبب تاشیہ برداری عالمگیر بادشاہ کی چھوڑی اور گوشہ گیر تھے اور یہ جد دہلی مین سن شعور کو پہونچے پہر دہلی مین رہنا اختیار کیا گداز دل افضل طبع عاشق مزاج صاحب باطن با انیمہ گوہر نگار آبدار کیا ترتیب دیوان بوجہ احسن بہتر ہے اور بیاض جدا جدا وسط میں بحر ایک جواہر

سنا ہے کہ ان حضرت کو کسی بد مذہب غیر کیش نے شہید کیا اوس بد اندیش نے فکر در پیش کر کے یہ کار بعید کیا اونکو رتبہ شہادت حاصل وہ بدکار جہنم مین واصل طرز کلام منظہر یون منظر جس سے حقیقت حال ظاہر

ہمنے کی ہے توبہ اور دھومین مچاتی ہے بہار	ہائے بس چلتا نہین کیا مفت جاتی ہے بہار
لوگ کہتے ہین موا منظہر بیکس افسوس	کیا ہوا اسکو وہ اتنا بھی تو بیمار نہ تھا

منظفر تخلص سید منظفر علی نام شاگرد میر ممنون ملک فکر انکا لشکر مضمون پر یون منظفر و منصور افواج مضمون پر حاکم طبع منظفر فتح میمنہ کی جلب مین ظفر کاغذ کا میدان شکل کف دست ہے جسمین نثر و مضامین کا بند و بست ہے

تجکو بھی پوچھتا تھا کل شرع مین منظفر	آیا بہت ہے رونا ہمکو جو تو نہ آیا

معقول تخلص لا اعلم حال انکا بطرز معقول افشا نہوا لہذا مفصل قلم عاجز سے منقول ہوا جو کچھ انکی زبانی نقل ہے اوسکو بیان کرنا کلک با عقل و رای ہے

رہبون پر غضب ڈر سے ہم سے گئے ہین	ہوا زخمی کوئی مرہم سے گئے ہین

معنی تخلص محمد امین نام متوطن اطراف مشرق علی گڈھ مین عبارت جسد سے معنی روح نکلے خلاصہ مطلب سخن کا یون ملحق

سرمہ منظور نظر کہہ اسے چشم یار کو	نیلگون گنبدہ بینا یا مردم بیمار کو

معین تخلص معین الدین نام اپنا رہنا انھون نے الہ آباد مین تعین کیا معین تا در بے سجدہ گاہ شعرا کو انکی اوستادی کے لیے تعین کیا عالی مضمون لاتے ہین کیا خوب فرماتے ہین

ہون مین وہ دیوانہ کہ بہار آنے سے پہلے	زنجیر مین رکھتے ہین معین مجکو جکڑ کر

معروف تخلص مرزا الٰہی بخش خان نام برادر خورد فخر الدولہ نواب احمد بخش خان مرحوم چھوٹے بیٹے مرزا عارف جان برادر شرف الدولہ قاسم جان جو دستی مین معدوم امراے عظام ذو الفقار الدولہ نواب نجف خان بہادر شمع دودمان امارت چشم و چراغ خاندان اصالت اول بے نظیر ناپیدا کنار دنیا اختیار ہے

آخر بمعائنہ بے ثباتی کے ہوتے غواص قلزم اتقا لباس فقر اختیار کرکے حضرت میر ضیاء الدین سجے پوری رحمتہ اللہ علیہ خلیفۂ خاص جناب مولانا محمد فخر الدین صاحب قدس سرہ سے شرف بیعت حاصل کیا بلبل طبع نوا سنج سخنوری عندلیب فکر سحر انگیز دلبری عاشق روش آزاد منش خوش وضع نیک قطع نے اپنے تئین شعراء مین داخل کیا والد ماجد مرحوم عاصی سے سلسلۂ اخوت دینی تھا باہم توسل خوش آئینی تھا چونکہ صاحب گلشن بیخار نے انکے اشعار انتخاب نہ لکھے بندہ مقابلہ مین کسطرح لب لباب نہ لکھے جس غزل مین سے موصی الیہ نے جو شعر بدنسبت خوو خراب لکھے فقیر نے اوسی غزل کے اشعار انتخاب لکھے انکی شاعر طبع نے اپنے مزاج کو شعر کیطرف مصروف کیا اس بات مین نفی کو اثبات اور مجہول کو معروف کیا ناظرین کے روبرو جب برائے مقابلہ گلستان سخنزان اور گلشن بیخار ہوئے مناظرہ کی بہار ہو اب اشعار کا مقابلہ ہے باہم مجادلہ ہے

جھوٹ کہتے ہین کہ سولی پہ بھی نیند آتی ہے
مرگیا تیرا مریض غم مگر اچھا ہوا
ناتوانی اسکو کہتے ہین کہ آکر یار نے
ہے بشکل اہل ماتم اپنا شعار رونا
یاس و غم درد و الم حسرت و حرمان افسوس
لاکھہ قہر اللہ ایک طرف
ایک طرف بخشش اوسکی ای معروف
شکل نے کچھہ بھی جو نالو نہین اثر رکھتے ہم
مزا جو گفت و شنود مین ہے کچھہ بیان نہین
بس ایک تھا دل بریان سو دیچکے ایکبار
کہا جو مین نے کہ اس ناتوان کا سینے حال
مریض عشق کی تیری جو دیکھی ہے تصویر

ہمکو یاد قد دلدار نے سونے نہ دیا
یہ کبھی اچھا نہوا عمر بھر اچھا ہوا
جب ٹٹولا مجکو بستر پر قبا تکئی تھا
دل کے بیان کرنے اور زار زار رونا
یہ کہان جائینگے میری رفقا میرے بعد
ایک اس دل کی جاہ ایک طرف
میرے سارے گناہ ایک طرف
روز و شب آپکو مصروف ادہر رکھتے ہم
زبان کے کان نہین کان کے زبان نہین
سمجھ کے انکو کیا بی کی بیان دو کان نہین
کہا جو حال سناو وہ ناتوان نہین
کہہ رہے ہے سخت تاسف کہ اسمین جان نہین

نالہ وہی ہے کہ ساتھ اوسکے کلیجا پھٹ جائے — خوشی اک پہنچتی ہے مرغ گرفتار کو تو
یہ منزل گاہ دنیا کنج آسایش نہین غافل — خطر کی جا جو سوتے بھی ہین تو ہوشیار سوتے ہین
جنکی مرقد پہ کبھی روتی ہی تو اب زار زار — صورتین کیا کیا ملی ہین دیکھو اس گل مین
جسکو تکیہ ہی خدا کا اونکو کیا تکیے سے کام — سو رہے جب نیند آئی رکھکے نیچے سر کے ہاتھ
باغ گیتی مین برنگ غنچہ اے سحر و شتاب — ہے میری عقدہ کشائی حیدر صفدر کے ہاتھ

سوختن تخلص مومن خان نام ساکن شاہجہان آباد شاگردان سخن کے اوستاد اگر نور باف سحر بیاض فکر دیکھے تو صحن خانہ سے کوچ کر جائے کشش الفاظ سے اوسکے ہوش مین خرابی پائی جاسے رشتہ جان تار تار ہو رشک مضمون سے شاعرات بلبل کے بیقرار ہو کلام میٹھا ایسا گاڑھ کہ جسکی حیرت سے شیرین زبان شغل کوہ کن شور مچائین نشہ شراب الفاظ سے مخموران میخانہ سخن دستار گو ہوا مین اوڑائین مصرعہ نازک کی رشک سے گلبدن گل کسائین اور بیتابی کی شعر سے ایسے مضطر ہون کہ رات کو کم خواب آوے بیتاب ہو جائین بانا باندھنی والے فکر شایستہ کی اگر ان کی نظم کی کوشش کرین تو اپنی تعریف تانا بھول جائین روبروئے خامہ انکی کلک ہائے سحر نگاران سامری کا نام مٹ جائین اگر ارادہ تعلیم کسی کودن پر کرین تو ایسے پیچ سے پٹی پڑھائین کہ خاصہ اوستاد ہو جائے اور جو کسی زبردست پیشہ والے کو کارخانہ عقل دکھائین تو تربت دنیا کے بارہ مندسین ہمتا پائی تک نوبت آئی انکے انا بل مباحثی کے قایل مدرکہ مین تشخیص مین شیخ الرئیس کو اپنے کیا تخصیص ہے قارورہ شناسی کی تمیز ہے کہ انکو آب حیات سحر زیادہ تر عزیز ہے ارسطو کو کیا عقل تھی انکی سمجھ کے آگے جو ایک نقل تھی قانون و شفا و نفیسی مین انکی طبیعت یکی جیسی سدیدی و موجز و شرح اسباب انکی ذہن رسان کی طفل مکتب کی کتاب علم نجوم مین اوستاد ہین ستارون کی سب چالین یاد ہین اب تقریر اور کرتا ہون اور طرف غور کرتا ہون انبیا اوستاد یا پیر اگرچہ ناقص ہے لیکن کامل کہا جاتا ہے اوس مرتبہ تک کہ تعریف حد سے زیادہ گذر کر صورت ہجو کی

ہو جاے مگر اسکو شعور اور عقل و ہوش و آدمیت تہذیب اخلاق چاہیے
کہ حد امکان سے بڑہ کر قبیح ہو جاے جیسا کہ مخبر صادق نے ارشاد کیا خیر الامور
اوسطہا پر صاد کیا صاحب گلشن بیخار اپنے غم و جوش و خروش مین اکثر شعرا
خود ہی سے بیہوش ہو گئی یاروں کو تقریر کی تنگی مین وسعت ہوئی طبیعتوں کو
جوش ہو گئے مومن خان صاحب جو انکے اوستاد ہین اونکی صفت حد سے
زیادہ کی شعر بھی اتنے لکھے کہ ہنگام شمار معلوم ہوا کہ اسقدر شعر کسی کے نہین
لکھے اور تعریف پر طبیعت آمادہ کی مولانا صدر الدین خان کی تعریف اپنے
بھی زیادہ کی شاید انکے دادا یعنی اوستاد کے اوستاد ہون گے اونکو کیسے
علم ہنر کسب فن جیسے آدمی نام آور ہو دریا سے جوہر کا شناور ہو یاد ہون گے
انکے نزدیک سب اوستادان ماضی و حال لیاقت سے دور ہین بس ایسے
اندازون سے فدوی نے جانا کہ یہ تالیف تذکرہ کے طرز و انداز سے ناواقف
و مجبور ہین الا مومی الیہ کے دل کا مدعا اوستاد و ہمنشینان یہ مطلب تھا کہ
اس پردے مین سب کی ہجو کیجے اور تعریف و توصیف پر تو خیال کب تھا وہ
شاعر اس حساب سے کہ بہ نسبت بہت اچھے رہے جنکا باوجود مستثنی ہونیکے مشار الیہ
نے ذکر نکیا چلو خاصے رہے صرف سات شخصون کے واسطے اتنی دردسری
اختیار کی اوروں کی بدگوئی اور عیب جوئی مین تکرار کی اون سب کی صفحہ اپنے
خوب دل کھول کے تعریف کی زبان بند ہوئی گویا اسی واسطے تذکرہ کی تالیف
کی تو بے تعریف والے جو درج کتاب نہین سستی چھوٹے جھگڑا مٹا خلل گیا خوب ہوا
بہتر ہوا جو انکے عیب جوئی اور لیت و لعل گیا اتفاقاً جو کوئی صاحب یہ فرمائین
کہ سجدہ گاہ شعرا اور مرشد شعرا اور ناسخ و آتش وغیرہ کی کیسی تعریف لکھی کیا فقط
انہی ہی قبائل کی صفت کی تو زبان خامۂ ساحری پیشہ نیاز مند سے یہ جواب ہے کہ ان حضرت
کے حال کتاب مین دیکھیے قایل ہوجیے ہانت کی کہ توصیف لکھی اگر اونکی عیب جوئی
و بدگوئی پر ذہن رکھتے تو گلشن بیخار کا نام خار بن رکھیے جو صاحب باریک بین

اور نکتہ رس ہین اونکے واسطے یہی ایما بس ہین مؤلف جی خوش کر لین
کہ ہم بھی خواہ نخواہ مفت صاحب تذکرہ مشہور رہی اور اونکے اوستاد دل راضی
کر لین کہ ہم ایسے ہین جو ہمارے شاگرد نے تذکرہ جمع کیا پر صاحب شعور ون
کی نزدیک وہ ورد ورسے انہون نے سب کی تعریف اہانت کی شمول کی شیار دن
کی آگے غافل ہوکر مجہول کی ازا منیان میر سوز صاحب جو صاحب درد اہل باطن
اوستاد کامل اونکی نسبت انہون نے جو لکہا ہے وہ فقرہ گلشن بیخار کا گلستان بیخزان
ہین داخل بعض جا کل عبارات کہین فقرات مباحثہ مین تقریر کو وسعت ہی الا کتاب
طول ہوئی اور سامع کو وقت ہے جو صاحب حاصی کی تقریر غلط سمجہین اگر خدا توفیق
دے تو وہ دونو کتابون کو دیکہین انصاف پیکر باندہین جہالت اور ہٹ دہرمی کی
گرہ کہولین تب جہوٹ سچ معلوم ہو حق و باطل مفہوم ہو اگر اسپر بہی اونکی جانب
دار ہین تو صاحب گلشن بیخار کے یار ہین جب بے منصفی کا قدم درمیان ہے
تو طاق کے سر پر کتاب ایمان ہے انکی طبع کا مومن فکر سخن کا ریزہ مشاعرہ کے
گذرمین لایا جو لایا دلال کو دکھلایا بلفع بنایا ٹوٹا ہات آیا کاغذ کیا وہ کالا پارچہ
ہے جسمین مومن کی جنس مشروع والا چہ ہے

شب کو جو گرم گرم وہ آکر چلا گیا	یہ بے کلی ہوئی کہ مجھے غش سا آگیا
تو فلک ہین کیا کرے یہ نالۂ آتش فشان	ایک دشمن سر سے کھویا اور پیدا ہو گیا
تو فلک مرگ ہے ہمسے سب غافل	اب کسی کا بھی آسرا نہ رہا
یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا	مین الزام اوسکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا
دکھلا رہی گی جلوہ نزاکت کہ ہی اونہین	دشوار چاک پردۂ حائل کو سہتا ستا
بت خانۂ حسین ہو گو ترا گھر ہے	مومن ہین تو پھر نہ آئینگے ہم
دیکھنا اوس دہن تنگ کی بوسہ کا مزا	کہ ہوسناک تمنائے عدم کرتے ہین
جا کے کعبہ مین بھی مومن نہ گئی دیر کی یاد	جلوے لبیک صدا ہای صنم کرتے ہین
یہ بے حجابی بڑی گو مجھے کو جہان کو تم	کہ روز پردۂ حائل کی ٹکڑے کرتے ہین

لاشہ پر آنے کی شہرت سب نے تم دیتے ہیں
مجلس میں میرے ذکر کو آتی ہے اوٹھو وہ
جنت میں بھی سوسن ملا ہاتھ پتوں سے
وہ چلا جان چلی دونو ہیاشی ملتے

اے پری ہم ملک الموت کو دم دیتے ہیں
بدنامی عشاق کا اعزاز تو دیکھو
جور اجل تفرقہ پرداز تو دیکھو
اسکو سمجھا ہوں کہ اوسکے پاؤں پڑوں کس کو

میر تخلص مرشد شعرا درۃ التاج اساتذہ فلک احتشام ورنظر ریختہ اوستاد ان
رفیع احترام لولوے شاہوار فصیحان ارفع الشأم جناب میر محمد تقی نام والا دودمان
عالی خاندان ملک مالوفہ ابر نیسان بار فخر دہلی در لکھنؤ ہمشیرہ زادہ سراج الدین
علی خان آرزو اوستاد اساتذہ جدید و قدیم جنکے سب شاعر معتقد ہیں جو
جاہل انکی نسبت الفاظ اہانت لکھے اوسنے گفتگو فصاحت خادمہ کلک جادو نگار
بلاغت کنیز خانہ طوبی اطوار محاورات روزمرہ غاشیہ بردار طبع شوخ گہربار
مضمون عاشقانہ سحاب فکر سے ترشح کرتے ہیں نباتات کیمیا خصلت مزروعہ
شعر میں نشو و نما پاتے اور ترقے ہیں اہتزاز نسیم طبع سے وہ گل ہاے بوقلمون
کھلاتے جنکی نکہت سے مشام سیاران عنبر سا ہو جاے عنادل طبع سخن سنجان
عصر شاخ مضاریع رنگین پر پروانہ وار نثار طوطے نوا سنج زبان خوش گویان
کلام سکے روبرو صورت آئینہ لصید شکل حیران و بہ اضطرار زبان گویا کا کام نہیں
کہ انکے لب و لہجہ کے روبرو گفتگو کرے ناطقہ کو تاب کہان کہ یارا ابیات کہنے کا جو
روبرو واقف یا تو کرے صفیر خامہ چمنستان دیوانگین رشک صداے بلبل ہزار
داستان نواے کلک دو زبان بوستان نظم میں روکش نغمہ طوطی خوش بیان
جس مرتبہ صفت لکھیے مناسب اور بجا لا زیب فیہ جسقدر تعریف کیجے زیبا صاحب
گلشن بیخار آنحضرت اوستاد کی خدمت میں بھی سب نے ادبی کے لفظ لاتے ہیں
صفت کی عبارت لکھتے لکھتے پھر وہی ژاژ خائی کیطرف لیجاتے ہیں اور ایسے ایسے
فقرات تحریر فرماتے ہیں پست و بلند کہ در کلامش بینی و رطب و یابس کہ
درابیاتش بنگری نظر نگنی و از نظرش بیفگنی کہ گفتہ اند شعر

شعر گر اعجاز باشد بی بلند و پست نیست	در ید بیضا همه انگشتها یکدست نیست

اس فقرے کا فقرہ دیگر دوسری چہرۂ تصویر کا اور ہی رنگ ہے اسکے اس بیان کا نہج طرز کا ڈھنگ ہے ع در قصیدہ فکر خوش نداشته چندانکه غزلش بلند رتبه تر است سبحان قصیده اش پست پایه تر در بدو حال شاهجهان آباد آمده و تمتع نیافته ناکام برگشته الخ جب ایسے صاحب کی نسبت یہ عبارت ہو تو اوروں کی کیا حالت ہو سیر گلشن بیخار و گلستان بیخزان سے جھوٹ سچ دونوں کا معلوم ہوگا فریقین کا نیک و بد سیاروں کو مفہوم ہوگا مرشد شعرا نے چھ دیوان فکر شایستہ سے آمادہ کیے کہ شش جہت میں جواب نہیں انکے برابر نظم اردو میں کسی شاعر کی کتاب نہیں قیام اپنا لکھنؤ میں اختیار کیا سرکار نواب وزیر الملک میں روزگار کیا یہ اشعار نتایج افکار شریفہ سے زیب جریدہ کیے فی الحقیقت شنیدہ نہیں بلکہ دیدہ سکیے گرمی کلام سے عدو کباب ہے آتش حسرت میں خاک وہ خانہ خراب ہے کلام میر ہے افسر بزرگ و کبیر ہے اوستاد کا ارشاد ہے جسکے فیض سے ہر شاگرد اوستاد ہے صفحہ کاغذ دبستان سخن ہے سطح قرطاس گلستان سخن ہے جب پڑھتے اور گنتے ہیں تو نظارہ کی دامن دامن پھول چنتے ہیں اس گلشن کے سیاروں کا دل باغ باغ ہے بہار دیکھیے تو غیر خزان نصیب ذلیل خوار کے دل پر داغ ہے رہروان منزل نظم کے خضر کا کلام ہے اس طریق سے جادۂ کاغذ پر انتظام ہے

ہم رہ روان راہ فنا ہیں برنگ عمر	جاوینگے ایسے کھوج بھی پایا نہ جائیگا
اولٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا	آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا
گئی تسبیح اوسکی مرتے دم کب میر کے دل سے	اوسکے نام کی سمرن تھی جب منکا ڈھلکتا تھا
کیا آرزو ہے جس سے سب زخم نم ہوے ہیں	ہر زخم سو جگہ سے ناسور ہے ہمارا
مسجد میں امام اک ہوا آج وہاں سے	کل تک تو یہی میر خرابات نشین تھا
اولجھاؤ پڑ گیا جو مجھے اوسکے عشق میں	دل سا عزیز جان کا جنجال ہو گیا

خدا کو کام تو سونپے ہین مین نے سب لیکن
کیا ہے گلشن مین جو قفس مین نہین
ہم خستہ دل ہین تجھسے بھی نازک مزاج تر
سر دور فلک کبھو نہین اپنے روبرو ٹوٹا
تھا استعار حسن سے اوسکے جو نور تھا
ہنگامہ گرم کن جو دل ناصبور تھا
پھونچا جو آپکو تو مین پھونچا خدا کے تئین
آتش بلند دل کی نہ تھی ورنہ اے کلیم
منعم کی پاس قاقم و سنجاب تھا تو کیا
ہم خاک مین ملے تو ملے لیکن اے فلک
گل پانون ایک کاسۂ سر پہ جو پڑ گیا
کہنے لگا کہ دیکھ کہ چل راہ بے خبر
تھا وہ تو رشک حور بہشتی ہمین مین میر
سیر کی قابل ہے دل صد پارہ اوس نخچیر کا
گرمئ عشق مانع نشو و نما ہوئے
کیا چمن کہ ہمسے اسیرون کو منع ہے
آنکھین چرائیو نہ ٹک ابر بہار سے
اعجاز منہ تکے ہے تیری لب کے کام کا
داغ فراق و حسرت وصل آرزوی شوق
دل لخت لوہو جو ہو گیا تو بھلا ہوا کہ کہان تلک
دیر و حرم مین کیونکہ قدم رکھ سکیگا میر
پھر آج میر مسجد جامع کے تھے امام
دو قدم ساتھ جنازے کے نہ آیا وہ میر

رہے ہے خوف مجھکو وہان کی بے نیازی کا
داغ دل دیکھے بس چمن دیکھا
تیوری چڑھائی تو نے یہان جی نکل گیا
کہ سنگ محتسب سی پاے خم شکست سبو ٹوٹا
خورشید مین بھی اوسکا ہی ذرہ ظہور تھا
پیدا ہر ایک نالے سی شور نشور تھا
معلوم اب ہوا کہ بہت مین بھی دور تھا
یک برق آہ خرمن صد کوہ طور تھا
جب زندگی کی رات گذر گئی تو عور تھا
اوس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا
یک سر وہ استخوان شکستون سی چور تھا
مین بھی کبھی کسی کا سر پر غرور تھا
سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنے قصور تھا
جسکے ہر ٹکڑے مین ہو پیوستہ پیکان تیر کا
مین وہ نہال تھا کہ اوگا اور جل گیا
چاک قفس سے باغ کی دیوار دیکھنا
میری طرف بھی دیدۂ خونبار دیکھنا
کیا ذکر یہان مسیح علیہ السلام کا
مین ساتھ زیر خاک بھی ہنگامہ لیگیا
کبھو سینہ سی داغ تھا کبھو درد و غم سی فگار تھا
ادہر میر تو اوس سے بت پھری اودہر خدا کا
داغ شراب دہوتی تھے کل جانماز کا
جانتا تھا کہ اسے ہے میری رفتار پسند

ہمسی کچھ آگے زمانے مین ہوا کیا کیا کچھ | تو بھی ہم غافلون نے زرہ کی کیا کیا کیا کچھ
حسرت وصل غم ہجر وصال رخ یار | مرگیا مین پہ میری جی مین رہا کیا کیا کچھ
درد دل زخم جگر کلفت غم داغ فراق | آہ عالم سے میرے ساتھ چلا کیا کیا کچھ
ایک محروم گئے میر ہمین دنیا سے | ورنہ عالم کو زمانے نے دیا کیا کیا کچھ
اے غافلو دم آرہ صفت آتی جاتی ہے | چیتو کہ نخل عمر کو یہ کھائے جاتی ہے
کیا تن نازک ہے جان کو بھی حسد جس تن پہ ہے | کیا بدن کا رنگ ہے تہ جسکی پیراہن پہ ہے
راہ دم تیغ پہ ہو کیون نہ سبے | دل پہ رکھین گے تو گذر جائینگے
کیا موج ہوا پیچان اے میر نظر آئی | شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

مشغل تخلص مغل علی نام اصل انکی کشمیر ایسے انکے سخن کی تحریر

خورشید جو نکلا ہے اسوقت یہ لرزان ہے | کوٹھے پہ کھڑا شاید وہ ماہ لقا ہوگا

مغموم تخلص میر شیت علی نام حکیم عزت اللہ عشق کے شاگرد شیت ایزدی سے انکی طبع مغموم کو فرحت مضمون سے عشق پھر اگر دکتنا تیز قلم ہے کہ سر دشمن بدستیز قلم ہے

خیال چشم میگون مین قدم مستانہ رکھتے ہین | دیوانی ہین ہمارا نام جو دیوانہ رکھتے ہین

مفتون تخلص مرزا کریم بخش نام از خاندان گورکان شائقین انکی نہد بشش مضمون پر مفتون بجان مضمون پسندیدہ ثبت جریدہ

مفتون خمار بادۂ شب ہو تو پھر پیو | ایک جام جا کے ساقی یمان شکن کے پاس

مفلس تخلص محب علی نام صاحب گلشن بیخار جب تک کسیکو بر انکھین تو دل بیقرار رہتا ہے سچ ہے جبر مین کسی کا اختیار رہتا ہے انکے باب مین یہ فقرہ مرقوم ہے جسّے صاف برائی مفہوم ہے » مفلس تخلص محب علی حاشش از تخلص پیداست در رام پور بہ عطر فروشی کسب معیشت میکرد اور ستاالخ بالفرض اگر کسی کا تخلص خراب یا مقتول یا بسمل ہو تو گیا اوسکا حال تخلص کے معنی پر سمجھنے کے قابل ہو یہ تقریرین صرف ازراہ کینہ ہین انکی طبیعت کا ہر کسی سے

یہی قرینہ ہے خیر انکے گنج مضامین سے ہر سائل سخن کی طبع آسودہ شمیم عطر مضمون سے
دماغ شائقہ نکہت آسودہ ہے

آؤن تو لاکھ بار پہ دربان تیرے کہین ۔ مفلس مجھے سمجھ کے نہ دیوے آبرو کرین

مقبول تخلص لالا علم دہلوی شاگرد نواب اسد خان فراق ہر مقبول سخن کا انکا کلام
نہایت اشتیاق تحریر نظم معقول سامع کی طبع پر مقبول

دل گرفتاری کو اوس لف کی کب چاہتا تھا ۔ عشق نے ڈالی ہے یہ پانون مین زنجیر زور

مقتول تخلص ابراہیم بیگ نام اصفہانی الاصل پیدائش انکی مقام دہلی زخم سینہ
سخن مرہم توجہ غلام ہمدانی مصحفی سے مندمل ہوا چونکہ مضامین تیر نگاہ و شمشیر ابرو اور
دشنہ مژگان انکے دیوان مین بہت ہین گویا کہ کلام ممدوح خنجر قاتل ہوا کاغذ خالی
سے جیسے شہیدا دستانامہ مضمون کی لکھائی ہے

مین یہان خون روتا ہون ہاتھون سے اوسکے ۔ جو پانون پر اوسکے حنا باندھتے ہین

مقصود تخلص لالا علم لکھنوی کمترین یہ عرض کرتا ہے کہ جو شخص انکے نزدیک
کمال ناقص ہے پھر اوسکا ذکر لکھنا اور اوسکے ضمن مین سوء الیہ کو برا بھلا کہنا
محض بیجا بلکہ عقل سلیم تو ہرگز قبول نکرے مگر انکو من جانب الشیطان بغض و حسد
انصاف اسکا سپرد بخدا لمقصود اس تقریر سے یہ کہ ظاہر انکی عبارت کی تحریر سے
مقصود تخلص از سوقیان لکھنؤ ہست خرافاتش نہ سزا سے کہ درین اوراق
مذکور گردد اما چون نوشتہ اند نوشتہ شد الخ حقیقتاً صاحب گلشن بیخار کا
کلام سوقیون سے بھی بدتر ہے ان صاحبون کو اس بیہودہ عبارت مین لکھنا
بیجا سراسر ہے انکی عبارت سے مسلسل ہو کر کلام ہو تو زبان خجل ہے کمال
نادم و منفعل ہے لیکن دریا کے خس و خاشاک سے گوہر کے بست ناپاک سے
آبرو نہین جاتی بدبات نہین آتی لعل اگر خلاب مین گرے خراب نہو شریف جو مفلس ہو جاے
بے آب نہو خیر بالفعل مقصود کے کلام سے مقصود ہے حاسد عیب گو کو سزا
دینے والا مقصود ہے یہ مقصود کا کلام ہے جسکے برا کہنے کے سبب حاسد بدنام ہے

بوسہ دینے سے خفا ہوتی ہو کیون مشفق من | بوسہ وہ شے ہے کہ دونون کو مزا دیتا ہے

ملال تخلص لا اعلم لکھنؤ والے ہین جنہون نے گوہر مضمون گوش شوق مین ڈالے ہین کس مذاق کا کلام ملال ہے جسکے روبرو فرحت و عیش پامال ہے ایسا فرمایا یون لکھنے مین آیا

موت آئی نہ ہر شام جدائی مجھکو | سخت جانی نے عجب رات دکھائی مجھکو

ملول تخلص شاہ شرف الدین نام انکے سخن پر ملال سے ملول طبیعتون کو کہان فرحت کا خیال خامہ پہ فرمان اور کاغذ کاسہ ان

تیری جدائی نے یہان تک ہمین ملول کیا | کہ زندگی کے عوض مرگ کو قبول کیا

مملو تخلص لا اعلم باوصف مملو تخلص کی ساغر مراد صہبائے حال سے خالی ہے نہ ساقی نہ جام نہ منیجہ نہ رند بدنام نہ شراب پرتکالی ہے وہ ذہن یہ سخن

ہر وسا قد گل ساچہرہ جب دکھایا آپنے | قمری و بلبل کو آپس مین لڑایا آپنے

ممتاز تخلص لا اعلم فیض آبادی شاگرد سجدہ گاہ شعرا سخن ممتاز سے گوش سامعین کو اس روش سرفراز کیا

ہمارے رونے سے انکا غبار اوٹھتا ہی | کہ جیسے پانی کے چھڑکے غبار اوٹھتا ہی

ممنون تخلص میر امانت علی عظیم آبادی دہلی مین تحصیل علم کو آئے میر فخر زمان سوزون کے شاگرد ہوکر شاہد نظم سے عیش اوڑائی کلام موزون ہے جسپر سامع مفتون ہے کلام موزون ناظم طبع کا ممنون

ای ولے کہ تیرے لیے اس خاک نشین کو | جون باد لیے پھرتی ہے گھر گھر تپش دل

ممنون تخلص سید نظام الدین نام فرزند خورد میر قمر الدین منت اصل انکی سونی پت متعلقہ شاہجہان آباد انکا مولد و منشا دہلی اکتساب اکثر فنون کا پدر والا تربیت سے ضبط کیا ایک عرصہ تک لکھنؤ مین رہے خوش اور آباد فکر انکی نہایت خوش اطوار مضمون زادگان طبع باعث تسلی دل بیقرار اشعار ہماتی ثبت جریدہ اور کچھ گلشن بیخار سے چیدہ صاحب گلشن بیخار نے تمام کتابین

سبکی شکایت مین لکھین ان حضرت بزرگوار کی باب مین یہ عبارت لکھی ہے در بستن مضمون بیگانہ یگانہ است وفکر صحیح صائب از غلطش اوستادانہ قوت نظم اکثر اصابت سخن دارد الخ صاف عیب بیان کر گئے ناحق شناسیان عیان کر گئے شایقین کو بصد منت مضمون کا ممنون کیا ہر ایک کا دل مفتون کیا کیا لب ولہجہ زبان ہے کس لطافت ومتانت کا بیان ہے

یہ سانس سے میلا ہو وہ آئینہ نہین ہم | تن آئینہ ہے دل ہے میری جان کا لوہا
روان ہے خون جیب وراس و تو اٹھو کشتی | جگر کا فکر جدا سوچ ہے جدا دل کا
شغل شب فراق یہی تھا کہ دھیان مین | اک اک شکن گنا تری زلف دراز کا
اس مرگ پر حیات فدا ہے کہ اوسنے آج | بدہی کے اپنی خاک یہ میرے چڑھائی گل
آشفتہ ہو رکے ہے سیہ روزگار ربط | شانے سے ہو مو موسی بلا اور بلا سے ہم
ممنون کا درد دیکھ کے فرمائیے ہے شیخ | عاجز ہے اس مرض سے دوا اور دوا سے ہم
ممنون مبادا آئے کہین ہجر ناگہان | ناکامیون سے وصل مین بھی آؤ خو کرین
شب ہم کو گشت خون رہا فوج غم کے ساتھ | سو حسرتین شہید ہوئین ایک دم کے ساتھ
گل رخون سے ہاتھا پائی ہو چکی | بس حنا زور آزمائی ہو چکی
رات تھوڑی حسرتین دل مین بہت | صلح کیجے بس لڑائی ہو چکی
آئینہ سے جو کہ بگڑے بار بار | اوس خود آرا سے صفائی ہو چکی
بخت بد صیاد غافل نیند سخت | ہم اسیرون کی رہائی ہو چکی
دل خراشی سینہ کوبی جان کنی | تجھسے کیا کیا اے جدائی ہو چکی
ناز گرم جنگ ہے جرات یہ دل | لے ہوس مطلب برآئی ہو چکی
جرعہ ہے کر لیے یہ اضطرار | بس ممنون پارسائی ہو چکی
جگر کے دود سے رنگین نشان آہ کبھی | دل شہید کے غم مین الم سیاہ کیے

منیر تخلص وجیہ الدین نام خلف شاہ نصیر شوخ وطرار وصحیح الذہن صرصر اجل نے جوانی مین گل کر دیا اونکا چراغ منیر پھر پھیکا ہو گئی یکایک مٹ بھیڑ ہو گئی

یہ تحریر صاحب گلشن بیخار ہے مقابلہ مین سنان خامہ آبدار ہے
از بے علمی کہ ہیچ از ضروریات این نمیدانست از طریقہ راسخہ برکران است
صاحب گلشن بیخار کی بیہودگی نے مجھ خاموش کے آگے غل کر دیا سوای کبر نے
اونکا چراغ عقل گل کر دیا صاحبو انصاف کا مقام ہے یہ بے علم کا کلام ہے
حاسد بدگو کے منہ مین شکر دیجیے اوسکی تقریر مین شک کر دیجیے انکی شمع سخن کا
پردہ فانوس خیال سے پروانے کے پر جلتے ہین اس خلوت مین آنا محال ہے
جو روشن ضمیر ہے تو چراغ سخن منیر ہے کاغذ کی پھونک ہے مضمون کی راگنی دیپک ہے
شائقین کو لو لگی ہے عدو کی منہ کو تو لگی ہے کلام مانند شمع ہے سامعین جمع ہین

فرہاد سے کہتے تھے تیشہ کی زبان ہر دم — مشہور ہو نادان سنگ اندر فخت آمد
اس باغ جہان مین کبھی پھولا نہ پھلے ہم — جون نخل چنار اپنی ہی آتش مین جلے ہم
خون کی دہاریں چھٹین دل سے دل افگار ہوکے — رونگٹی سن کے کھڑے ہو گئے فوارون کے

منیر تخلص خواجہ آفتاب خان نام مصباح طبع منور مشعل مزاج سخن فروغ طبع
سعادت یار خان رنگین سے روشن تر شمع فکر مجلس کا غذ مین روشن ہے
پروانہ وار تصدق ہر اہل انجمن ہے

جی چاہتا ہے زلف کا تیرے بیان کرین — شانے کے دانت توڑ کے اپنی زبان کرین

منشی تخلص میر محمد حسین نام از مشاہیر دہلی ایرانی نژاد جد و آبا انکے ساکن دہلی تھے
لکھنو مین دل شاد مرزا سلیمان شکوہ بہادر کے حضور مین خدمت
انشاء پردازی سے سرفراز تھے منشی طبع وقائع نویسی مضمون سے ہمیشہ دلشاد رہے

سنو جو اوس پری کے حسن کا عالم کہ آفت ہے — بلا شوخی غضب رفتار قامت اک قیامت ہے

منشی تخلص لالہ مول چند نام فیض یافتہ صحبت شاہ نصیر قوم کائتہ دہلوی خطاب سخن کی
تاثیر منشی انشا پرداز کا شاعر طبع ناظم ہے اوسکی نظم بھی تحریر کرنی لازم ہے

چشم سے قہر بلا زلف قیامت قامت — اسلیے لوگ تمھین آفت جان کہتے ہین

منتظر تخلص نور الاسلام نام شاگرد مصحفی ہین منتظر ان کلام محفل مشاعرہ کاغذ مین

بلتجی ہین سامعین کو جو انتظار ہی تو اسیطرح تحریر اشعار ہے

ہردم خیال یار جو پیش نظر رہا — ہجران مین بھی وصال ہمین بیشتر رہا
طرف چمن نگاہ سوئے لالہ زار دیکھ — تو آپ باغ حسن ہے اپنی بہار دیکھ

منتظر تخلص شیخ امام الدین نام ساکن جدید دہلی جودت طبع ذکاوت رسائی ذہن رسا سے جنہون نے ایسے نظم لکھی

جس گھڑی یار گلستان کی طرف جاتا ہے — ہات ہر گل کا گریبان کی طرف جاتا ہے

منعم تخلص قاضی نورالحق نام مربع نشین مسند قضاے بریلی گنج فارسی سے متمول رنگ ریختہ یون ریختہ کیا یہ مطلع گلشن بیخار سے لکھا منعم سخن خزاین مضمون سے خورسند کرتا ہے مفلسان شایق کا دل

وہ نوک مژہ جیسے میرے دلمین گڑی ہے — ایسی تو کھٹکتی ہے کہ جینی کی پڑی ہے

منعم تخلص لاله موہن لال نام خزاین افکار شاہ نصیر سے دولت سخن پائی یہ کم مایہ نقد عرض پیشکش کرتا ہے کہ منعم کو مضامین کی یہ گنجی اپنے اوستاد کے گنجینۂ دفینہ طبع کی بدولت ہاتھ آئی

وہان اشارۂ ابرو مطلع ہلالی ہے — ہے یہ آہ کا مصرعہ مقطع فغانی بیان

منصف تخلص منصف علی خان نام عظیم آبادی شاہجہان اباد مین اس جہان سے نقل کی شاگرد نظام خان منجز صاحب گلشن بیخار کی طبیعت نے بہرہمت طرف اصل کی جہان اور عبارت سے وہان یہ بھی روایت ہے کہ درنظم اشعار چندان دستگاہ ہے نداشتہ فقیر راہم اتفاق درخورد با ایشان شدہ بعلت تنگ معاشی ہا بہ تعلیم اطفال بسر مے بردہ الحق انکی تیغ زبان سب کے واسطے الم ہے لیکن عاصی کا دہ تیز قلم ہے جس سے انکی تیغ یک قلم قلم ہے منصف طبع کچہری شعرا مین انصاف ہیچ مدعی لاف و گزاف ہے جاکم طبع کا یہ حکم ہے جس سے مدعا علیہ صم بکم ہے

گر عشق ترا یہ ہے تو پھر دست جنون سے — داماں رہے گا نہ گریبان رہیگا

منت تخلص میر قمر الدین نام لعل اصل انکا بدخشان مشہد مطہر اور معدن

مولد سونی پت منشا شاہجہان آباد مقر مولنا و مرشدنا حضرت مولوی محمد فخر الدین صاحب قدس سرہ کی مرید ہین ناظم و ناثر ایسے کہ زمانے مین دیدہ ہین نہ شنیدہ ہین شاہجہان اباد مین علم کی تحصیل کی ہر ایک ساحتہ مین قال و قیل کی لکھنؤ جا کر عمایدکہ قصاید تحریر کیے اس ذریعہ سے اپنے مرتبہ با توقیر کیے پھر کلکتہ گئے اور بصفت ناظم قصیدہ کہا اور ملک الشعرا خطاب پایا پھر دکن گئے اور در بار دولت نظم جمع زر کیا پھر لکھنؤ آئے اور طول گوئی کو ناچار مختصر کیا جب اون سے شعر کسی کو ساعز سنت کرتے ہین تب فی شمہ حصول نعمت کرتے ہین

کسکو لب جان بخش کی مین بات سناؤن	عیسٰی بھی اگر بولین تو صلوات سناؤن
مدعی ہمسے سخن ساز بپا بوسی ہے	اب تمنا کو یہان مژدہ مایوسی ہے
تہمت عشق ہمیشہ کرتے ہین منت مجھپر	ہان مگر ملنے کی خوبان سے تو تک خوسی ہے

سوزون تخلص میر فرزند علی نام شاگرد شمس الدین فقیر لکھنؤ مین قیام ہوری ہین فکر معقول تر مین عطار جیسے دبیر کلام موزون سے شایق مفتون ہے ناظم طبع کا کلام ہے دل حبیب الا کلام ہے

سینہ درد ملکو مین کرتا ہون کدورت سے صاف	کسکی آمد ہے الٰہی کہ یہ گھر جھپتے ہین

موزون تخلص لالہ مچھر سنگھ نام کانتھ دہلوی از نبایر مادہو رام کہ انشا انکی اسم با مسمے شہور ہے یہان اسمین بھی کچھ پرخاش کی جا ہے جو صاحب گلشن بیخار کی عبارت کا اسکے باب مین یہ مسطور ہے نبیرہ مادہو رام کہ انشائے سے دستمال اطفال است سگفت الخ یہ تو جب حقیقت معلوم ہو ایسی انشا آپ بھی لکھین تب مفہوم ہو کہ دستمال اطفال ہے یا پامال جہال ہے اونکے منہ مین ایا سو کہا اس کاوش سے کیا حاصل خیر اچھا مادہو رام ایسی انشا کہا ہو اگر یا نچ سطے تو بھی نہ لکھ سکے گا اوسکے مضامین پر شیفتہ ہو جاے بلکہ تماسا کے اوستاد اور ہمنشین سب کا حوصلہ بلند پست ہو کر فریفتہ ہو جاے بس یا طوق بسبب کلام موزون زیب و فخر کر طول کی تقریر کو مختصر کر

جو تیری کوچہ سے نکلا سو غزل خوان نکلا	بیت ابرو کو تیرے دیکھ کر ای مطلع حسن

موج تخلص خدا بخش نام دریائے امواج علم موسیقی مین لطمہ کٹکڑیکا آبدار کچھ
آواز رشک حنجرۂ داؤدی سے نکلا آشنای بحر وجد وار بار ہوا اسسے تان سین
چاہ ورندامت سے پڑی جسوقت سر دکی لی تو پھرین مانند مجنون سوختہ تن
اگر اپنا نام گوری سے باوصف کہ علمی فیضان صحبت ذی علموں سے ایسا کچھ اوج
پیشہ مین تصنیف کیا کہ عالم متحیر ہی سنا تو واہ واہ کا طنین پہنچا انکو قابل تعریف
کیا ہم پیشہ انکے ہر تال پر قسم کہاتے بار ہا اگر ہوتے تو سدہ پرہ کہو کر شاگرد ہیکا
دل مین خیال لاتے فرو نہی لیاقت باوجود دہلی اور لکھنؤ کے سوا انکی پایال
اور دیار سرداران ہر دیار سے بہت انتفاع اوٹھاتے وطن اصلی جد دہلی
ہنگام ورود بخدمت جد امجد بہر استفادہ قدمبوس ہر روز فرور تشریف لاتے
سماعات دینی و دنیوی و فیض ظاہری و باطنی سے بہرہ ور ہوتے خدا ان
درگاہ والا سے سر قدمبوسی پاکر فیض بر ہوتے بتاریخ نہم صفر کہ روز عرس
سید ابو العلا صاحب نورہ مرقدہ تھا سنہ ۱۲۴۵ ہجری مین ہنگام سماع بفرمایش
جد بزرگوار موج مرحوم نے یہ قطعہ کہ واقعی قطعہ زیست اونکا تھا پڑھا بتکرار
اہل مجلس کو وجد کا جوش ہوا کوئی تڑپا کوئی سسکا کوئی بیہوش ہوا عاصی
بھی اوس مجلس مین حاضر تھا لیکن چندین شعور سے قاصر تھا جد امجد جیسے ولی
بزرگ کی فرمایش اور مزار پر انوار سے برکت کی تراوش میان موج صاحب
کو کہان ہوش تھا فکر میان مہر صاحب مرحوم کا ترانہ پر جوش تھا یہ وہ
نظم ہے جس سے بیہوش ہر اہل بزم ہے ✣ ✣ ✣ قطعہ

جز خاک در تو جا ندارد	دل غیر تو آشنا ندارد
بے نور رخت ضیا ندارد	کاشانۂ چشم و خانۂ دل

بہر حال بعد انفراغ حال و قال فاتحہ کا انجام ہوا موج صاحب کی دل مین
جو لہر آئی تو وہان سے حسب ارشاد حضرت کنارا کر کے بروضۂ قلزم فیض

مولوی بیدار صاحب کی قیام ہوا صبح کو بظاہر عارضہ مفیدہ مین مبتلا ہو کر دسوین تاریخ اوسی جگہ مانند صدای ساز روح انکی طبل جسم سے باہر ہوئی سہ پہر کیوقت لاش تاجگنج مین لائے اور درگاہ حضرت سید احمد بخاری انار اللہ برہانہ مین دفن کیا خلق حیران یکسر ہوئی یہ عجیب قصہ ہی میری چشم دیدہ شنیدہ سے کے بود مانند دیدہ صاحب گلشن بیخار کا انکی بابت مین یہ نغمہ خارج از آہنگ ہی جسے سنکر اب حریف کی دلپر حالت تنگ ہو سہ چند سال است کہ در لکھنو فوت شد الخ صحیح ہے کہ انکی تحقیقات بھی غلط سراسر انکی بات بھی غلط جب قریب کے رئیسون کی واقعی تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ انشی فی عہدہ سچ کوئی بات ہوئی یون نفی انکا یہ حال ہے جو بندہ کی ترقیم پر خیال ہے پھر زیادہ اس سے ہوگا کیا غلط نحو و غلط انشا غلط املا غلط مخصوص دو غلطیان فاحش ہین ایک یہ کہ جسکی سبب ہم سمع خراش ہین ہر موقع پر لکھی جاینگی بات وقت پر کہی جاینگی موج کی طبع دریا دل ہے جس سے یہ آبدار مضمون کا گوہر حاصل ہے

ایسا انکا خدنگ ترانہ ہی جس سے عدو کا سینہ نشانہ ہے

چھپ گئی ابر مین بجلی ہی سی جا شمس و قمر — اوسنے چہرے سے نقاب اپنے اوتاری ہی نہین
بحر مین عشق کے ای موج تو زنہار نہ تیر — یہ وہ دریا ہے کہین جسکا کنارا ہی نہین

صنم ہے گلبدن ہے مہ جبین ہے — بھلا کہیے تو کیا کیا کچھ نہین ہے
گیا اودہر جو بچھڑا ادہر نہ آیا — عجب کوچہ کی تیری سرزمین ہے
مجھے قدمون پہ سر رکھنے دو صاحب — تمہارا موج بندہ کمترین ہے

جب خندہ ای گل بھی ہو بار گران مجھے — بلبل کا کیونکہ خوش لگی شور و فغان مجھے
دو آرزو مین موج کی یا شیر کردگار — حسرت کی ساتھ دنیا مین کھو نہ یہان مجھے
اور دوسری جو حشر کا دن ہو وہی آشکار — کوثر سے بھر کے دیجیو اک جام وان مجھے

جو محشر مین چاہے تو اپنی رہائی — تو اے موج حسنین کا آسرا لے

مونس تخلص حکیم سعادت علی نام سید عالی گوہر ساکن بنارس طبع بلند فکر ارجمند علم حکمت مین تشخیص کی ہوس نسخہ نظم کی مونس الفت ہے تو کاغذ کی مفردات مین ترکیب سخن نسخہ مجربہ ہے

زبان جوش گریہ سے ہچکیان لینی لگا مونس — خلل انداز ہی اب نالۂ شبگیر مین اپنو

مہر تخلص مرزا حبیب بیگ نام ذرہ فلک سپہر کاغذ پر چمکا جسکے پرتو شعاع کے سبب مہر گردون کا دل دھمکا خورشید سخن جسکی قرطاس پر پدید ہے شائقین کو اوسکی دید گویا نوید ہلال عید ہے

آیا ہے یاد خال لب نازنین مجھے	مین جان بلب ہون روئی دیکھکے چمن مجھے

مہر تخلص منشی مہر چند نام فرخ آبادی چند دہلی اور لکھنؤ مین اکثر رہے آفتاب سخن فلک قرطاس پر یون فروغ بخش ذرہ خاور رہے

تھا خواب مین سوتے ہی تلوار کے نیچے	نیند آگئی ابرو کے تصور مین جو مجھکو

مہلت تخلص مرزا علی نام لکھنوی اوستاد سخن انکے جرأت انکی شاعری کے سخن اور شعر گوئی مین بڑی جرأت یا بین علی تقی محشر اور مرزا علی مہلت کی کسی وجہ سے فساد برپا ہوا اور آپسمین لڑنے اور مرنے پر راضی ہوے کچھ دیا ہو محشر نے قیامت کی کہ ایک دم کی مہلت ندی اور زخم کارگر لگایا انکی اس جرأت کو خیال کیجئے کہ خموشی کو کام فرمایا لوگون نے قاتل کو ہر چند تلاش کرایا لیکن مجروح نے بجز اسکے کہ روز جزا پر جزا موقوف رکھکر کسیکو نام بھی نہ بتلایا اسی حادثہ جان کاہ سے خنجر اجل نے مرغ روح کو ذبح کیا انہون نے ہر گز شب اجل صبح کیا یہی مضمون بندش شعر مین لائے جسنے بیان مذکور کو رنگ دکھلا دئے زبان خنجر ہر مصرعہ سے صفت قوت بازوے قاتل ہے صریر خامہ نالہ پردرد حلق بسمل ہے سوز درون کا بیان ہے بیتابی کی داستان ہے صفحہ کاغذ زخم دار سے دشنۂ خامہ کی دہار گویا خون کی دہار ہے

آرام زیر خاک بھی اب خاک ہے	مرنے کے بعد بھی نگئی دل کی یہ تپش

مہر تخلص مرزا حاتم علی نام بن مرزا فیض علی بیگ مغفور قزلباش مولد و منشا فرخ آباد تلمذ شیخ امام بخش ناسخ مرحوم ان حضرت کی نسبت فاش ہے عرصہ دراز سے دہلی مین رونق افروز اور اکثر مشاعرات مین تشریف لاتے ہین ہر روز نتائج افکار سے طرح ہو یا طبع نزاد سامعین و حاضرین کا دلشاد مصرعہ

ابرو کے وصف مین جو نازک خیالی ہے غور کیجے تو گویا دیوان ہلالی ہے دلکی
مہر سے جو آفتاب رخکی تعریف ہے تو مطلع خورشید اوسکا ہمردیف ہے ذرہ افشان
کی مدح مین جو ستارہ نقطہ چمکایا تو کشش زلف کی الفاظ بے شک خطوط شعاعی
ہو کر دکھایا اس ذرہ بمقدار پر بھی نظر مہر بہرحال ہے مگر وہ مہر کہ جسکے جمالکو
اگر بجلال بھی دیکھے تو کمال ہے نہ کہ زوال ہے عاشق بنقش آثار روش
سن شریف بدر کامل روے منور خورشید شمایل نسخہ کا غذ سپہر مہر ہی نہین
نہین مہر کا سپہر ہے نظم کا ہجوم مثل عقد پروین ہے کاغذ کیا سپہر برین ہے
باطن اگرچہ پرتو مہر سے دل روشن ہے بزم سخن انجم کی انجمن ہے لیکن کتاب کا
تمام کرنا ہے اس آغاز کا انجام کرنا ہے صفت کو دفتر چاہیے پر اتنا تو بطور مختصر
چاہیے مہر کا کلام اظہر من الشمس ہے دل چمک جاتا ہے اگر مہر سے لمس ہو صفحہ
خامۂ مہر چمکتی ہے کہ برق ہر لحظہ دکھتی ہے

جو بے نشانیکا مجھسے ہوا نشان پیدا
تو اب مکان سے ہو شکل لامکان پیدا

عبث خیال ہے افشاے راز کا مجھسے
پیلے گا دل پہ نہوگا وہان کبھی پیدا

چلا ہون ڈھونڈنے مضمون کمر کو سوے عدم
نہوگا میری تربت کا بھی نشان پیدا

مین سمجھا دیکھکے اوسکو لب مسی آلود
ہوا ہے آتش یاقوت سے دھوان پیدا

داغ عشق شمع رویان دل مین کر جاتا رہا
گل میرا نہ چراغ دودمان ہو جائیگا

کیا بڑی محلون پہ کرتا ہے غرور اسے بیخبر
منہدم اکدن رواق آسمان ہو جائیگا

ہم سیہ کارون کا گر یون ہی رہیگا بوسہ گاہ
سنگ سودا اوسکا سنگ آستان ہو جائیگا

سارے عالم کا ہے غم مہمان دل
کسقدر رکھتا ہے وسعت خوان دل

داغ سودا ہین گل ریحان دل
دیدنی ہے [illegible] بستان دل

مجھسے ہے زندہ دلون کی زندگی
جان جان تو ہے تو مین جان دل

لاعلاجی ہے علاج درد دل
بے سروسامانی ہے سامان دل

کھینچ لایا جذب دل اوس ماہ کو
مہر ہے مجھ پر بڑا احسان دل

اے مسیحا مجکو ہی آزار عشق — میرا درمان کر جو تجھسے ہو سکے
پیدا ہی گردن کا کسی تدبیر سی زنجیر — توڑون گا در خانہ زنجیر سے زنجیر
دریا ہی سرشک آنکھون سی جاری ہی تہ بالا — یہ گنبد گردان سے حباب ہے پر بلبل
مضطر ہے نہایت میرا مضطر دل بیتاب — اب دیکھیے کیا لائے گا جیکر دل بیتاب
خیال عیش جوانی سے ہے خواب پیری مین — سحر ہی چونکی غفلت سے اب سد ہاری رات
لکھا کیے ہین مضامین زلف و عارض کے — سیاہ کاغذ سادہ کیا ہے ساری رات
وہ کافر ہون کہ بتخانہ مین شغل کسب ایمان ہے — ہوین محراب کعبہ مین تو مصحف روی جانان ہے
بجائی حرز جان زلفون نکو زاہد روی جانان ہے — جسے کافر بھی ایمان جانتے ہین وہ یہ قرآن ہے
گریبان ہات مین ہے دامان مین صحرا کا دامان ہے — بس اب پاؤن مین اپنے اور سر خار مغیلان ہے
مطلا لوح مصحف ہے نہ پیشانی نہ افشان ہے — لب لعلین جسے کہتے ہین وہ سرخی قرآن ہے
کہان یہ ابروی خمدار کب یہ چشم فتان ہے — بیاض چشم آہو ہیان کتاب طاق نسیان ہے
ہر اک ذرہ مین یہان عالم سویدا کا نمایان ہے — غرض اے مہر کیا تجسیب اپنا بھی بیابان ہے
ملی یہ وجہ کامل ماہ مصحف رو کی باتون سے — کہ زاہد مصحف ناطق یقینا روی جانان ہے
سبق کو دیکھتا ہون رات بھر اور پھر او تجھ بتانا ہون — مطول مختصر وہ شرح شعر زلف پیچان ہے
جلاتا ہے یہ پروانون کو وصف شعلہ رو یونہی — زبان خامہ بھی اپنی زبان شمع سوزان ہے
ہوائے دشت وحشت ہمکو لی اوڑتی ہے بستی سے — ہمارا عنصر خاکی مگر ریگ بیابان ہے
جسے اہل ریاضی برج آبی کہتے ہین شاید — وہ سانچا تیرے آنسو ڈھالنے کا چشم گریان ہے
یہ فیض پرتو ہے مہر اپنی طبع عالی کا — لسان الوری جو ذرہ ذرہ اب سخندان ہے
نکیون ہر طرح سے پڑھتا غزل اوس ماہ کامل کی — میرا استاد کامل بحر ناسخ سا ہمہ دان ہے

مسیح تخلص مسیح اللہ نام جنکا ذکر بندہ کرتا ہے انکا نفس عیسوی طبع مردگان مضمون کو قم باذن اللہ کہکر اسطرح زندہ کرتا ہے

اوس فتنہ گر سے کیسے ہی کوئے وفا کرے — ممکن نہین ہے یہ کہ وہ ترک جفا کرے
ہے جان بلب فراق لب لعل سے مسیح — بچ جائے کوئی حق مین یہ اوسکی دعا کرے

مہر تخلص نواب منصور خان نام کہ از خاندان عظیم الشان صمیم بن نواب محبت خان محبت تخلص پسر حافظ رحمت خان بہشت مقیم تشریح حال اُنکی کیا حاجت ہے اتنا ہی کفایت ہے بریلی انکا وطن ہے گویا رشک چمن ہے صاحب گلشن بیخار نے تابش شعاع خورشید سخن سے آنکھ چھپائی نمازت آفتاب سے دماغ مین خشکی آئی حواس مختل ہوئے اسی باعث انکا حال تحریر نفرمایا تو اس ذرۂ بیمقدار نے ستارۂ سخن اپنے طالع کے زور سے چمکایا انکے خورشید طبع کا جلوہ جہان مین روشن ہے جو ماہ سے ماہی تک از ذرہ تا خورشید سب مین ہے مہر طبع ملک کاغذ لشکر انجم کا منصور لعبت مضمون کا جلوہ حسن جو شمس الضحیٰ و بدر الدجیٰ لامع النور

خط سے مسدود ہے باغ رخ دلدار کی راہ
بند کانٹون ہین ہمکر دیتے ہین گلزار کی راہ

مفتون تخلص حکیم اگوسٹین ولسنلو نام ابن حکیم الیس فطرت تخلص والا احترام متوطن جے پور حال ساکن بھرت پور از زمرۂ اہل انصار انظم سخن مین سید گلشن اعلیٰ صاحب اسیر کا سہارا ایک مدت سے ہمراہ عاصی رابطہ اتحاد مربوط ہے انتخاب کلام حکیم انگلستان کاغذ مین منقوط ہے

دیکھکر سوبافت زرین اوسکی مفتون جعد مین
تجکو میری قسم اتنا دل مضطر نہ تڑپ
سے کشو عقد ثریا سے اگر گل نکلے

خلق کہتی ہے پڑی بجلی شب دیجور پر
برق کہتی ہے یہ بیتابی سے سر بالکھلے
کیا عجب شیشۂ گردون سے بھی تو قلقل نکلے

۹۹

ماہ تخلص مرزا عنایت علی نام کوچک برادر مہر تخلص مرزا حاتم علی والا مقام مولد و منشا و سکونت انکے احوان محترم کے باب مین گذری یہ سب حقیقت تلمیذ پذیر خواجہ حیدر علی آتش جیسے اوستاد ماہ چرخ خوبی بدر فلک نیکوئی عطارد کی ہمزاد احقر کے حال پر کمال عنایت سخن منظوم سے از بس الفت ماہ خوش رو ہلال ابرو بزم رشک انجم مین تشریف لاکر زبان خوش بیان سے اشعار سناتے ہین سطور نظم کو رشک کہکشان بناتے ہین ہر مطلع غیرت خورشید النور ہے ہر بیت برج ماہ منور ہے سیارات مضامین کی روشنی سے صفحہ کاغذ فرش چاندنی ہے

غشی سے میری وہ ڈر ڈر کے شب ہوئی بیخود
عجیب غفلت دل نے کی ہشیاری رات

ہماری مردۂ بیکس پہ کون روتا ہے
سر مزار بھی روئے نہ شمع ساری رات

نصیب ماہ کو رہنے ہو دیکھیے کب تک
یہ داغ دل کی مصیبت یہ اضطراب میں روح

جب غریق بحر غم کا تو نگہبان ہو گیا
موج کشتی ہو گئی اور نوح طوفان ہو گیا

لاکھوں نعمت ایک زبان ہو شکر کیسا کچھ
وسعت خوان کرم سے تنگ مہمان ہو گیا

وہ ورد طلب ہوں کہ تیری راہ میں بیٹھے
کانٹا نہ کبھی آبلۂ پا سے نکالا ++

ادنا بھی کام آتے ہیں اعلیٰ کے ایکدن
اچھوں کے منہ سے لگتا ہے تنکا خلال کا

پیرہن سے چھوٹ نکلا یار کا جسم لطیف
حسن شکل بوی گل جامہ سے باہر ہو گیا

بے برگی پہ اپنے رو دیا میں
پتا جو گرا کسی شجر کا ++

موہوم رہا بیان موہوم
مضمون نہ کھلا دہن کمر کا ++

وصل ہو گا کہ ابھی ہجر میں رونا ہو گا
ہو رہیگا میری قسمت میں جو ہونا ہو گا

خال عارض میں ابھی ہو گی ملاحت پیدا
سانولا رنگ تیرا اور سلونا ہو گا

یہی بیتابی کی صورت جو رہیگی قائم
دل ہمارا تیرے ہاتھوں کا کھلونا ہو گا

آہ صدموں سے دل ناکام کے
خوب رویا میں کلیجہ تھام کے

منیر تخلص سید منیر الدین نام از پیرزادگان جالیسر انکے فیض سخن سے ہر ایک مشتاق ہر وقت مشعل سخن کی تنویر سے جیسے سطح قرطاس منور کیا منیر ہوا بسیار رشادی طبیعت مضمون لخن کی اندیشہ

دم آخر جو دم اولجھا تو یہ تھا اوسکا سبب
کون سلجھاویگا یہ زلف دوتا میرے بعد

منیر تخلص اسمٰعیل حسین نام وطن شکوہ آباد عرصۂ دراز سے لکھنؤ میں جلوہ افروز ہیں جوان وجیہ وظریف و شوخ چشم مسرت اندوز نیاز مند سے بھی ایکبار کی ملاقات ہے جسکے بیان کی یہ بات ہے کلام منیر رشک بدر منیر

پھول بھی تھوڑے سے اے صیاد رکھ لے جا میں
صاعقہ ہے نالۂ آتش فشان عندلیب

نکہت گیسو گلستان میں اگر لائے صبا
عنبر اشہب ہو سنبل آشیان عندلیب

اوس بت گل پیرہن کے سامنے اے ہمسخن
چاہیے ناقوس شکست آشیان عندلیب

دیکھ دوست کو کیونکر کوئی دیتا ہے سمجھا — دشمن کو بھی ہمسے تو ستایا نہین جاتا

منتظر تخلص اسد اللہ نام مرد شریف علیگڈہ سکونت کا مقام لطیف انکی سخن کے منتظر سامعین ہین بزم مشاعرہ مین جو جو نکتہ چین ہین کلام مستند ہے انکے سخن کی سند ہے

پیدا ہے اودھر طرز فغان بلبل نالان ہمسے — گل نے سیکھی روش چاک گریبان ہمسے

منیر تخلص لا اعلم پھر کیا حال ہو رقم سخن روشن گویا سراج منیر ہے جسکی صفت اس چمک سے تحریر ہے

بھلا ہوا کہ نہ خواہان عز و شان ہوئے — جگر چھیدا جو صدف کا تو ہمکو کان ہوئے

موزون تخلص مرزا قادر بخش نام سخن انکا موزون باقی حال کچھ معلوم نہین ہوتا کیا لکھون بجز اسکے کہ ہاتھ مین قلم ہے تو انکا مضمون کی رقم ہے

تو نہو درپئے نقصان عدو بھی ہرگز — فائدہ کیا جو ہوا اوسکو ضرر اپنا سا

مسرور تخلص نواب غلام حسین خان نام دل غمگین شائقین فیض سخن سے مسرور ارشاد کام کلام مسرت اندوز سامع بہجت افزا یون فرمایا تو لکھنے مین آیا

رکھتے ہین یہ کمال کہ رکھتے نہین کمال — آتا ہے وہ ہنر کہ جو آتا ہنر نہین
جسمین ہزار داغ نہون وہ نہین ہے دل — جسمین ہزار زخم نہون وہ جگر نہین

مشیر تخلص عنایت حسین خان نام شاگرد استاد اسیر شوخ چشم طرار طبع نوجوان شہد سے پر مہربان سخن انکا اور یہ سخن کے مشیر کیا خوش کلام ہے جسکا یہ [illegible] ہے

چھوڑیگا جنون تن پہ نہ اک تار کفن کا — مشہور نہ ہوگا یہ گنہگار کفن کا
کیا یہ ترا سوز جنون تھا کہ مشیر آہ — ہر تار ہوا [illegible] فی النار کفن کا
جائیگا تہی دست جب آغوش لحد مین — تب کاسۂ حرص سر فغفور بھریگا
آتش عشق یہ بھڑکے ہے بدن کے اندر — ہر نفس شعلہ مشتعل ہے دہن کے اندر
تم شب مہ مین جس طرف کو گئے — سبکا دل چلا تمہارے ساتھ

مشتاق تخلص غلام علی نام شائقین جنکے مشتاق اور کیفیت مخفی فقط تخلص شہرۂ آفاق مشتاقون کے واسطے بیان ہے جسکی یہ طرز شان ہے

اشکون سے تر ہی مژگان نکلی ہی آہ دل سی | بجلی کی کیا چمک ہی عالم ہے کیا گھٹا کا

مضطر تخلص محمد اسد الله خان نام شاعر نام آور سخن پرور مشہور انام دل از غم نہایت مضطر ہے کہ اوس حال کے رسم و راہ کیونکر ہو ہر چند بیقرار ہو لیکن مطلب برآ ہو

ہو کہان دیکھو ذرا ہوش مین آؤ صاحب | خلد کو بھی کہین تم سمجھے ہو گھر اپنا سا
باغ رضوان مین جواب ڈھونڈھتے ہو مضطر | گلبدن حور لقا رشک قمر اپنا سا

محسن تخلص لا اعلم گو کہ از راہ سخن محسن بندہ لیکن انکشاف احوال مین قلم عاجز بندہ شعر بندہ طبیعت موزون کا احسان ہے ان صاحب کی نظم کا یون بیان ہے

سب آنکھین بند کیے پار ہو گئے راہی | عدم کا صاف ہے رستہ چلے چلو تو سہی

مست تخلص رتن لال نام وطن حیدرآباد میان فیض صاحب انکی استاد شد اب سخن پر زاہد مست ہی ساقی طبع کس کیفیت سے ساغر بدست سے کاغذ کا صفحہ ہم سے گلشان ہے ساگین طبع مین بادۂ ریحان ہے جام شوق یون چھلکا شیشۂ دل سے ڈھلکا

کیا حقیقت عالم ایجاد کی | آپ سے صورت بندھی بنیاد کی

مسرور تخلص لالہ گردھاری لال نام حیدرآبادی فیض سخن میان فیض صاحب سے مسرور و شاد ہی ایسا ارشاد جسکی یہ بنیاد

شاکر ہو اپنے حضرت پیمبر و روز قیامت | جنت سے مجکو کام نہ منتر سے ہی غرض

محسن تخلص محمد محسن نام حیدرآباد وطن آپ خوش طبع اور کیا خوب انکا میان شائقین سخن پر احسان ہے انکے نظم کا بیان ہے

روز جزا نہ عیسیٰ و موسیٰ سے کام ہے | محسن مجھے جناب پیمبر سے ہی غرض

حرف النون

ناجی تخلص محمد شاکر نام دہلوی انکی طبیعت طرف صنعت ایہام مائل ہوئی محمد وسے ناہنجار تاری دوست خوش اطوار ناجی جب انکا کلام دل سے سنا جی تبدیل اسکا لگا جی بندش مضمون ممکن ہے تو یون روان

محبت سے علی کے دیکھ ناجے | ہوا ہے دل میرا اب حیدرآباد
تصور مین تری رخ کی گئی ہے نیند آنکھون سے | مقابل جیسے ہو خورشید کیونکر او سکو نیند آئے

نالان تخلص محمد عسکری نام دہلوی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی صاحب گلشن بیخار کو زبان بد سے ہر کسی کو یاد کرنا عادت ہے انکی نسبت یہ تحریر عبارت ہے سہ از افلاس زدہ گان دہلی است الخ امیری اور فقیری اختیار بدست کاتب تقدیر ہے انسان بے بنیاد مجبور کوئی امیر کوئی فقیر ہے جو پنبۂ غفلت در گوش ہین وہ اپنی امارت کی رو برو غریب کو ناچیز جانتے ہین جنکا گوش ہوش وا ہے وہ انسان اون مغرورون کو بے ثمر جانتے ہین بعد مرگ نیک ہون خواہ بد تر ہون گے سب تہ خاک برابر ہون گے مفلسی اور آسودگی خدا کے اختیار ہے بندہ عاجز ناچیز ہر دم ناچار ہے بدگوی بدگوئی کے اطوار ہین ہم فدوی السیو کر دل بیزار ہین طبع عاشقانہ فراق یار مین نالان ہے یہ سخن شائستہ بگوش سامعان ہے

وہ بدگمان ہون کہ اوس بت کی سایہ سے بھی | رقیب ہی کا سدا احتمال ہوتا ہے

نالان تخلص لا اعلم شاعر عظیم آباد ہین جن حضرت کے شتاقون کے لیے یہ ارشاد ہین ہر اہل بزم خاموش ہے شب کو ہمہ تن گوش ہے

کچھ اندنو نہین سنتے یہ زور خون نکالی | ملنا کسی سے جا کر بد نام ہمکو کرنا

نادم تخلص لا اعلم دہلوی شاگرد میر حسین تسکین نادم سخن طبع تیز اور دقیقہ آئین انکے سخن کا آہو گیر نادم ہے مزاج انکا سخن کا خادم ہے اسکین کی بزم ہے جسمین بیان نظم ہے

آتے ہی ہے شام ہوئی جلد کس طرح | کیا آفتاب داغ دل بیقرار تھا

ناصر تخلص نواب ناصر جنگ نام جگر بند نواب مظفر جنگ نبگش امیر سخن سند کا نذیر حاشیہ بوستان بساط مضمون سے پیش آیا بوضع دل کش نظم سخن کا بیان ہے جیش مضامین کا نشان ہے

آگے تو تھی ہی پر سے چشش کمند زلف | پیچھے پڑی ہے کا ہیکو کاکل بلا کی طرح

نادر تخلص لالہ گنگا پرشاد نام لکھنوی تلمیذ پیر میر حسن ترکیب تبدیلش مضامین نادر مین فکر نہایت مستحسن کلام مین ندرت ہی ارشاد مین لطافت ہے

قاصد تو اوس بہانے سے اوس پاس جائیو | صاحب یہ کسکا خط ہے ذرا پڑھ سنائیو

نادر تخلص میر محمد عارف نام ساکن کشمیر مقیم دہلی سخن نادر ہر ایک طبع کے دلپذیر بیان سراسر نادر ہے جسکے وصف مین طبع قاصر ہے

سو طرح سے بات اگر کیجے تو کھاتا ہی نہین | تجھین اور اوسمین بجا تو بڑ گئی ہی کیا گرہ

نازک تخلص زینت نام ارباب نشاط نزاکت کلام سے ہر ایک مشتاق نیاز مند کو حاصل انبساط انکی طبع نازک زندام نازنین شایقان تماشہ مین نکتہ چین معشوق سخن کا ناز ہے عاشقون کے روبرو یہ انداز ہے

ہم نالہ و زاری کا میرے شور فلک تک | پردہ بہت سخر ور کوئی کان دھرے ہے

ناظم تخلص لا اعلم وارد لکھنؤ شاعران ہم بزم سے یہ گفتگو ملک سخن کی ناظم ہین اسکے بندوبست قائم ہین

وصل ایسا ہو گیا اوسکے بدن سے پیراہن | رات کو مین یار سے یکجان و قالب ہو گیا

نامی تخلص مرزا رجب بیگ نام برادر زادہ امیر الدولہ حیدر بیگ خان نامی گرامی سخن دلچسپ خوش اسلئے مزاج سخن سنجان ہاتھہ مین قلم ہے یہ طرز رقم ہے

بسکہ مدت سے ہے راہ انتظار یار پر | چھا گئی آخر سفیدی دیدۂ خون بار پر

نامی تخلص مبارز الدولہ نواب مرزا حسام الدین حیدر خان نام رشتہ نسبت تا بہ سلسلۂ خاندان والا دودمان وزیر الممالک پہنچا اور تمام گرامی گوہر والا مرتبت مرد حسین خلیق فکر سخن مین حسن طبع بوجہ احسن شاگرد میر مستحسن خلیق شاعر طبع نامی ہے سخن مین نیک انجامی ہے مدعاے طبع کا غذ پر ہے

کام اسکو نہین کچھ رخ نیکو سے کسی کے | وابستہ ہے جو حلقۂ گیسو سے کسی کے
کسطرح مجھے کل پڑے بستر پہ کہ کل رات | ہم پہلو تھا پہلو مرا پہلو سے کسی کے
کسطرح مہ عید کو زور وسے نہ دیکھون | ملتا ہے ہلال خم ابرو سے کسی کے

کیا تھا جو نہ ہم کر چکے اوسکی لیے نامی
پر کچھ ہوا افسون سے نہ جادو سے کسی کے

ناظمی تخلص لا اعلم نام ونشان کا پتا ملا ہر چند تلاش کی فائدہ ہوا احوال تخلص کے برخلاف تو نظم ہی لکھا ہون صاف

آتش عشق سے ناظم کا جگر جلتا ہے
آپ ہنس ہنس کے یہ کہتے ہین کوئی آ دیکھے
واہ کیا خوب مثل ٹھیک بندھی ہے اسدم
گھر کسی کا جلے اور کوئی تماشا دیکھے

ناسخ تخلص شاعر والا احترام گویا ے بلند التزام شیخ امام بخش نام بلدہ لکھنو سکونت کا مقام زمین فکر سیرابی استعداد وسعت بیانات مضمون سے گل خیز غنچہ باوصف تنگ دہانی زبان ہر برگ سے ثنا خوان وگلریز نو باوہ ہاے مصارع رنگین اہتزاز نسیم فکر سے نشو ونما پاتے ہین جنکے رشک سے گلہاے باغ پژمردہ ہوجاتے ہین گلبن دیوان ارم تزیین مین وہ وہ گل رعنا شگفتہ ہوے کہ جنبے مین جوشش بہمن ودی مین نغماے اردی بہشت ظاہر شاخ بیت رشک شاخ طوبی سے سہر مد سدرالمنتہی قاصر صحن چمن دیوان مین کس کس روش کو قرینے سے نشست نہال غزل کی صورت ہے جسے سیاران شائق کو ہنگام نظارہ بسان طوطی تصویر حیرت ہے مرغان مضامین عرش پرواز ہر ایک شاخ پر مشغوف نوا سنج سحر پردازی طوطیان شکر خائی فکر اغصان ابیات پر مصروف ثنا سازی صناع دو دیوان مثل گلستان وبوستان مضامین اونکے گویا نغمہ بلبلان بیباک گمان ہے کہ شاگرد آتش محترم ہین کوئی بیان کرتا ہے کہ انکے استاد مرزا کرم ہین غرض مختلف روایات کا بیان ہے پر عاصی کی ذہن ناقص کے نزدیک یہ کافل دور تر از این وان ہی مگر شاعر ذہن رسا کی شاگردی سے شاہ مین کسی کے شاگرد نہین اور سب کے اوستاد ہین جسکا اعتقاد راسخ ہے وہ معتقد ناسخ ہے شیخ کا کلام ہے اعجاز الکلام ہے صفحہ کا نغز دراز داستان کا نبذ ہے جو ارشاد ہے عاشقانہ اوستادانہ ونغز نبذ ہے

وصل کے ایام مین وہ دور تلقل ہوگیا
اب تو ساقی کی جدائی میرے قتل ہو گیا

ندرت تخلص مرزا مغل بیگ نام شاعر قدیم کلام مین کمال ندرت ہی عملیات مضمون کے حکیم صفحہ کاغذ بیان سخن ہے بزم شعرا مین امتحان سخن ہے

مجھے تو پا ہی تخت عیش ہے نقش قدم اوسکا | بڑی دولت ہی ندرت جو میسر ہوی پابوسی

ندیم تخلص مرزا علی نام ہمعصر مرشد شعرا و سجدہ گاہ شعرا انکے شاعر طبع کو ہمیشہ مرثیہ گوئی کا شوق رہا سخن کے ندیم ہین ہمنشین قدیم ہین

جدائی مین تری ہم کیا کہین کسطرح جلتے ہین | بجاے سو بدن سے آگ کی شعلے نکلتے ہین

نزہت تخلص مرزا ارجمند نام عماد الملک کی نامہ نویس مرد دانشمند خوش کلام جو سخن کا ارجمند ہے اوسکے لیے یہ نظم قلمبند ہے

چاک کر پھینک دیا ہاتھ کا او نجھا و گیا | ایک قصہ تھا گریبان کی سلوانے کا

نزاکت تخلص رجو نام معلوم نہین کہ کیسی ہین یا خانگی شہری یا قصباتی اسکو میان شیفتہ صاحب صاحب گلشن بیخار کا دل جانے یا چھاتی نزاکت کو انکی نزاکت سے مستفیض لطافت انکی لطافت سے مستفیض رقاصۂ فلک انکی خادمہ مختار دنیا انکی مشاطہ شعر گوئی مین طبیعت ساحر سخن فہمی مین بقول شیفتہ صاحب صاحب گلشن بیخار کے عقل کی صفت کوئی عقل بھی نہین کرسکتا ہے ان کا صحبت کا شوق انکے جوش محبت نے اوستادون سے بھی زیادہ بڑھا دیا انکی نسبت گلشن بیخار مین جو عبارت ہی بسبب طول کے اوسکے لکھنے مین کفایت ہی اون سے صحبت حاصل کرکے امتحان فکر شعر کیجیے تب قلعی کھلی یہ ہوس دلمین اٹھتی ہے اونکی کسوف کے آئینہ مین عاشق کا منہ دکھائی دیتا ہے یا وہ ہوکی تھتی نے رجو کی طبع مین کہان اتنی نزاکت مگر صاحب گلشن بیخار کی عقل کی لیاقت باطن طول عبارت درد سر ہے بس بہر کیف اختصار بہتر ہے تم تو بیان کرتے چلے جاؤگے طبیعت کا امتحان کرتے سے چلے جاوگے تو کتاب کا یہ سو تمام ہوگی داستان کیونکر انجام ہوگی معشوقہ مضمون شاعر خوان طبع سے ناز کرتا ہے نازنین سخن یاران صحبت ہم پیشہ مزاج و غمزہ آغاز کرتا ہے لعبت مضمون سے آنکھ لڑتی ہے عاشق کے

سینہ میں گویا نہال گڑتے ہیں ابکار مضامین کا جوبن دکھاتے ہیں نعوذ باللہ ہدنگا
دل پھکاتے ہیں میل سرمہ کو طرف کحل میل ہے خواہش دو آمد و برآمد خیل خیل ہے

سرمہ خاک عنایت ہو	آگیا ہے غبار آنکھوں میں
کیا کیا عذاب اوٹھائی ہیں اندوہ عشق کے	جز نام اب تو کچھ بھی نزاکت نہیں رہی

نسیم تخلص گلزار علی نام اپنے والد کے فیض یافتہ صحبت اہتزاز نسیم طبع سے
گلہائے مضامین کو فرحت و نزہت کاغذ کا تختہ گل لالہ کا چمن ہے بوقلمون رنگین
شگوفہ مضمون سخن ہے صریر خامہ ہے کہ بلبل چہچہاتا ہے خط رخ کا بیان ہے کہ زعفران
پر سبزہ لہلہاتا ہے نالہ مرغان نسیم سحری ہے آب شبنم سے ہر گل کی پیالی بھری
ہے یہ باغ طبع کا ثمر ہے جو شاخ سطر پہ ہے

غیروں کے ساتھ اوسکو تو ساری تھی رات باغ	اک ہم ہی اے نسیم اوڑانکو خاک ہین

نسیم تخلص مرزا راجہ کدار ناتھ نام خوش فکر خوش کلام غنچۂ فکر نسیم مضمون
سے شگفتہ روش گلشن طبع مضمون نادر کی ہوا کی ہوا سے شستہ و رفتہ نہالان
سخن پر نسیم خیدش نرم نرم بہتی ہے عندلیب فکر ہر شاخ مصارع پر کیا کیا نغمہ
کہتی ہے خوش بہار ہے چمن کاغذ گلزار ہے یہی خزان کا دور ہے چراغ لالہ کا
رنگ اور ہے صرصر کی چال اکھڑ ہے ہر نخل کی پت جھڑ ہے تیغ بہمن چلتی ہے
سپر اردی شال سایہ ڈھلتی ہے شجر فکر کا سایہ ہے قرطاس کے کنارہ میں ڈہل گیا ہے

قتیل ہاتھوں ہے تیری عاشق رنجور ہوا	درد سر روز کا تھا خوب ہوا دور ہوا

نشاط تخلص مولوی الٰہی بخش نام صاحب دانش عالم طبع کو مضمون تازہ
تفہیم نظم سے نشاط ہی کو تاہ منش طلبائے نظم کے مدرسہ کاغذ میں تکرار
معقول ہے کہیں بحث نفی و اثبات کسی جا گفتگو ہے قال اقول ہے

تیغ ابرو کا اگر کچھ بھی اشارہ ہو جائے	آپ کا نام ہو اور کام ہمارا ہو جائے

نشاط تخلص لالہ ... سنگھ نام قوم کا تھ متصدی خالصہ سرکار شاگرد
نمکین طبعوں کو حساب سخن کے فاضل باقی روبرو سے محاسبہ مضمون کے

متصدی

زیب و تزئین تا بہ ہان قاطع ہو عدو کا عیب شایع ہوا ابطال کلام صاحب گلشن بیخار ہوا اور غلطیاں جو انسے سرزد ہوئین اونکا بھی اظہار ہوا اور وہ جو سوا اسکے اور غلطیونکی دو غلطیاں اشد اسلئے وقوع مین آئین از انجملہ ایک نام مفتی مطرب جتائی گئی دوسری یہ ہے کچھ انکو کدورت ہو کہ اچھا شعر جو پایا تو صاف دوسرے کا بتایا انکے دل ہو صفائی گئی دوسرا نظیر مقرر کرکے انکا شعر اودن کے نام لکھا ایسی افترا پردازی سے کیا حاصل ہوا ایسا کلام لکھا انکی صفت مین یہ عبارت ہے جسکے واسطے بندی کو انسی وقت ہو نظیر تخلص شخصے ست در بنارس خود را شاگرد مشتو را سیکوید از کلام اوست دو شعر یہ ہے جسپر انکو تحسین وزہ ہے حضرت آدمی شعر انکی بیان اس شعر کی غزل لکھی جائیگی اونکو کو کیا کیا کہلائیگی

تا ایک نظر دیکھے تجھے اے مہ تابان
رہتا ہے سدا مہر درخشان ہمہ تن چشم

نظام تخلص نواب عماد الملک غازی الدین خان بہادر وزیر عظیم الشان ممالک ہندوستان ایران نظام ہندوستان انکی سرداری کا فسانہ حلقہ بگوش عالم ہے سجدہ گاہ شعرا کا قصیدہ انکی شان مین بصد طمطراق چونکہ تخلص نظام ہے تو نظم کا انتظام ہے بعالی شان کلام مین صولت امارت ہی بجا و طبعہ پر کاخ سخن کی عمارت ہے

چھپا ہی پانگ مین کل ہجو ہین مونہہ سرپر
کہ آدھی رات ادھر اور آدھی رات ادھر
دل تڑپے ہے اور دیدہ تکے راہ کسی کی
یارب نہ کسی دلکو لگے چاہ کسی کی

نعمتی تخلص نعمت اللہ نام ولد غلام محی الدین عشق ہو مبتلا زبان فارسی و فکر ریختہ مین نقش طبع دل کشا

ترسے ہے یہ دل غمگین بغل مین
اب آ کہ ہین اسے باعث تسکین بغل مین

نکہت تخلص نذر علی بیگ نام شاگرد شاہ نصیر جہد سکندر نامہ بزبان انکی سحر بیر مشام گل مین انکے عطر سخن کی نکہت ہے چمن کلام مقام نزہت و فرحت ہے کاغذ کا چمن تحسین گلدستہ سخن ہے

آج اک ہے وہ نشین کہ سے مرگ کہہ آنا
آئیو اے ملک الموت تو کہکر آنا

نوا تخلص ظہور اللہ خان نام وطن خاص بدایون لقاء اللہ خان لقا سے فیض سخن پایا صاحب عالم مرزا جاندار صاحب کی سرکار سے خوش فکر خان خطاب ہاتھ آیا لکھنؤ مین قلندر بخش جرأت سے مجاربات سخن کا اتفاق ہوا پھر واسطے حصول محاورہ زبان دری شہر ایران کا اشتیاق ہوا پھر لکھنؤ آکے یارون سے گلچھڑا اوڑا کے عرصہ قریب گذرا کہ بلبل روح قفس تن سے پرواز کر کے زمزمہ سنجون سے ہم نوا ہوا طائر جان گلشن جسم سے ہوا ہو کر بے شمیر رنگ ساختہ گویا ہوا طوطی کلک کی نوا ہے اسی ہزار داستان کہنا بجا ہے ❖

تیر بیمہ نازکا دلپہ میرے کارگر تھا / رخنہ در جگر ہر خدنگ ہر دیدۂ انتظار تھا

اوس اوج تک تو سیل سرشک اپنا پانا / جسمین کر ابرچون کہت دریا بہا ہوا

سانس اپنا سینہ مین اٹکے ہے میرے تیش عشق / کیا ہی نہ درون پر جو یہی ہو نا توانی انداز

الٰہی آگ لگیو گوریمین اوس تیر باہن کو / کہ جس نے تو کلفت اوسکی زلف عنبرین پکڑی

اونہین کیا الفت ہستی ہم جزو نے ناز نینونکی / چشم عشوہ دیکھی نہ ساقی نازنین پکڑی

یہی ہے رات تھوڑی وصل سے مندل جو دیکھیے کیا ہو / ابدیر انکار انشہ میں اودہر اوسکی نہیں پکڑی

نوازش تخلص نوازش حسین خان نام مشہور مرزا خانی شاگرد ظہور الشعرا نواب ناصر جنگ کی نوا سے سخن کی انکے حال پر نوازش کلام لیا

یہ سانس ہی پیکان ہے نشتر ہی کے دل ہے / کانٹا سا کھٹکتا ہے جو دیکھو میرے تن مین

ہون کاہ سے کاسہ کیا ناز ارسے کہتے ہین / عیسیٰ سے نہوا چنگا بیمار اسے کہتے ہین

ہین یا تھ لگی وس کے مین جامے نہین / لاغر اسے کہتے ہین طیار اسے کہتے ہین

سرسے چشم خون پارسے کرتو لے / رنگا چاہے گر زعفرانی دوپٹہ

نیاز تخلص محمد میر نام ساکن دہلی شیوہ اوسکا اکل حلال صدق مقال تادیب اطفال ناز طبع کو سخن سے نیاز مشعل فکر سے جو سخن طفلان شائق کو تہ یاد ہین انکا انداز

کہان ہے دسترس اپنی جو پہونچے میرے دامان تک / نہ پہونچے ناتوانی سے یہ ہاتھ اپنے گریبان تک

نیاز تخلص مولوی نیاز احمد نام عادہ الله فرزند بریلی مرید حضرت میر ضیاء الدین صاحب

نحیف تخلص سید برکت علی نام ساکن مراد آباد سخن سنجی مین زور آور ہی استاد اگرچہ تخلص نحیف ہی پر سخن پر قوی ہنگہ ضعیف ہی

ابھی مین شہر خموشان مین ڈالدون شور	خدا جو دے مجھے اکدم کو بھی مزار مین روح

نسیم تخلص لالہ اعلم نسیم سخن سے گلشن کاغذ مین غنچہ دل سیاران ترو تازہ از بہار مضمون چمنستان کاغذ مین بے اندازہ کشمیر فکر کی ٹھنڈی ہوا سے گلشن کاغذ طاس مین کیا کیا گل کھلا ہے + +

نسیم باغ مین جائے اگر وہ جان جہان	ہر ایک گل مین پڑے جان ہر ایک خار مین روح

نظیر تخلص درۃ التاج شہنشاہ سخندانی گوہر یکتای قلزم فیض رسانی سر آرای اقالیم سخنوری اور رنگ پیرای محافل شاعری سید ولی محمد صاحب مرحوم و مغفور کہ اصل اصیل دار الخلافت شاہجہان آباد سن صغر سے ہمرکاب والد بزرگوار جد و بلی کوچہ ملکان جو متصل روضہ ممتاز محل اور وصف اوسکا اظہر من الشمس ہے زینت بخشی وہ کیسی شمع شبستان مکرمت چراغ دودمان عزت گلدستہ گلستان عظمت غنچہ بہار ندرت لعل معدن علم و حیا گوہر گنج اتقا خورشید آسمان وفا ماہ چرخ صفا بادہ نوش میخانہ مضمون یکرنگی رحیق بہای مشربہ معنی دل تشنہ اقربان جود و احسان معدن الطاف بے پایان حلیم الطبع خلیق الوضع مطلع انوار سواد نظم مقطع بیاض تجلیات بزم عدلیہ محفل آشنائی ظریف انجمن دانائی خلاصہ خاندان بصالت سلالہ دودمان اصالت چرخ ہمت زمین حلم دور از جبل شنز و یکتا بعلم وحید عصر یکتا سے زبان یکہ تاز عرصہ مضمون سخن سنجان آشنای غواص نکتہ چینی دانا سے دقایق رنگینی عالی فکرت بلند ہمت رفیع مرتبت بزرگ شوکت و الا قدر اوج فتوت ہادی شعر القب صاحب قاعدہ روش خیاط ازل نے قبای مضامین نادر انکی عقل کے جسم پر قطع کی دبیر فلک نے بیاض سخن پردازی و مضمون طرازی انکی نام بخشی بلاغت مین سلمان ساوجی بسم اللہ خوان دبستان فصاحت مین سحبان وایل طفل مکتب ایشان انکی چمن فکر مین اس طرح کے گلہای مضامین کھلے ہین کہ

اگر عین خزان مین بلبل تصویر کو اوس باغ مین لیجاے تو اون پھولون کی بو کار
نفس عیسوی کرے نغمہ سرا ے عندلیب طبع کی اگر طوطی سحبان سنے تو ہزار جان سے
نوا سنج توصیف و مدح ہو کر انکا دم بھرے جس شاخ پر ایک پھول گلستان سخن
اسکے سے کھلا دیکھین ہزاران شائق عنادل وار جان نثار کرین گلشن جسمین ایک
برگ خزان رسیدہ چمنستان طبع بہار خلد غنچہ گلبن باغ جنان طبع جسوقت مزاج
عالی تحریر پر ملتفت ہوا مضمون انشا ہاے نرگسی گزین قدر نشین فہم قرین بزم نشین
رعنا زیبا حسن بازار طرز تقریر وغیرہ نو عروس مثال نو رتن زیب بازو شاہد مدعا
ہو کر دست بستہ آن پہونچا ہر گاہ عندلیب سمت ترقیم نظم متوجہ ہوا و صیاد فکر نے
دام طبع بچھایا مرغان مضمون لامکان پروانہ وار اوڑنے سے باز آکر خوشی سے [illegible] ہوے
تو غزل مستزاد مثلث مربع مخمس مسدس مسبع مثمن معشر رباعی قطعہ ترکیب بند
ترجیع بند تضمین واسوخت بحر طویل وغیرہ ہر ایک کو مستعد تحریر فرمایا [illegible]
گفتن و نوشتن نہین بلکہ فی الواقع بلا تصنع اور اوسمین کل صنعتین شاعری کی ختم
کین دیوان حافظ کی چند غزلین زیور تخمیس سے معرا ہین بالی [illegible] جواہر فکر سے
مرصع ہوئین عاصی پر معاصی [illegible] ہمہ شاگرد غلامی دوش سعادت پر رکھتا ہے
اب نظارہ گیان نسخہ گلستان بیخزان کی خدمت عالی مین نظر چشم عنایت پر
رکھتا ہے کہ بچشم انصاف غور فرمائین مہربانی سے ملاحظہ فرمائین مولف گلشن بیخار نے
کہ در حقیقت پرخار ہے اکثر ہر ایک شاعر کی نسبت حقارت اور تحقیر سے گفتگو کی
بلکہ یکسر شکایت سے پر ہے اور عاصی ہرجگہ ساختہ اور تردید انکی صحت پر کرتا آیا
ہے زبان خامہ [illegible] کی یہ کیفیت [illegible] مرتضوی ہین چراغ خاندان مصطفوی
ہین انہون نے گلشن بیخار مین شیخ انکا نام کیا یہ کیا تھا بیہودہ لغو کام کیا اور
عبارت لکھی جس سے [illegible] شکایت لکھی ہے نظر تخلص شیخ ولی محمد اکبر آبادی

[illegible] در جوار روضہ تاج گنج کہ بیرون شہر مذکور ہست دارد آیت لم یخلق مثلہا فی البلاد
کہ در خصوص باغ شدہ [illegible] گشت [illegible] گلستان

ہمین سخن بر زبان آمدی گویند نظیر در علم و خلق و انکسار بے نظیر روزگار است
بہ تعلیم صبیان بسر می برد کم مدت است کہ ازین خاکدان بروضہ رضوان رفت
اشعار بسیار دارد کہ بر زبان شوقین جاریست و نظر بان ابیات در اعداد شعرا
شایستش شمرد اما برعایت ابیات منتخب قطع نظر کردہ شد او راست الخ
سبحان اللہ صاحب گلشن بیخار کے نزدیک شاعری سہل کام ہے پر اس سعی سے
کہ شعر کہوا لیئے اور شاعرون مین اپنا نام ہے استاد سے شعر کہوا کر اپنا نام مشہور
کرا سکے اور دل مین خوش ہوے کہ ہم بھی شاعر کہلائے مدارس کے بھروسے پہ مشہور
انکی کمر مین کہان زور ہے اس شاعری پر ایسا منہ پھٹا کہ ہر شاعر کی زبن پر عیب کا
جامہ سیا انکے سخن کے بیکار حرف ہین ایسی شاعری پر چار حرف ہین بیگانی شعرون سے
یہ شاعرون مین ہین شامل ہو لنگا کی شہیدون مین ہو گئی داخل منہ سے یہ وہ بیرونہ
کھڑکی نہ دروازہ نہ ٹٹی جھٹ بہلاقی انہین سب باتین ہین اٹھٹی کسی کے برا کہنے سے
کوئی برا نہین مگر یہ فعل ہرگز اچھا نہین برا کہنے والا خود برا جو اپنے تئین اچھا سمجھے
وہ لا بد برا باطن بدگویون کا ذکر کہان تلک اچھون کو برا کہتے آئے ہین یہان تلک
کہ ہمین کرتے شعر از سہ بھی کفار وہ جو تھی وارث سر بری قیل ان الا الہ خد ولد قیل ان الرسول
لہ کفوا احد انما اللہ و الرسول مثلا من لسان الوری فکیف انا شاعری سکو کہتے ہین کہ دل
ہو زمانے کی امورات نیک و بد سے ہمہ دان شیرین بیان ہو بڑہ کی حد سے شعر گوئی
کے دقائق سے خوب ماہر ہو شاعری کے سب نکتون کا فائدہ او سی کا ماہر ہو شاعری
کے عملون کا عامل ہو ہر طرز مین مہارت کامل ہو جیسے ہادی شعرا میر بھی کہ
لازم نہین کسی کی نسبت کہنا ایسے نالائم نہین صاحب گلشن بیخار منصف بے انصاف ہین
انہین بھی بیہودہ لاف و گزاف ہین اپنے شاعر نادار عالی مقدار جنکے کلمات
شائستہ دلکش فہم عالم کو محو سماعت سخن کی اور شہر شہر دیہہ دیہہ قصبہ قصبہ کوچہ
برزن مین ہزارون فرح بخش ذکر و اوصاف نظم و نثر او سے جنت آرامگاہ کی کچھ بات
دستی ساقی خمخانہ فیض طبع سے نشہ بادہ شوق سخن کا لب تر کیا پیر مغان طبع سے

ہر ایک خشک کام گلو ترکردہ راوق گلہائے سخن کا اپنے دور مین لبالب ساغر کیا
چشم حاسد کیواسطے مصرعہ برجستہ کا ریل کرتا ہے ای امداین مضمون پیچیدہ بہر گان
پھرتا ہے ای مخلصان صوری و معنوی بگوش دل متوجہ ہوکر سننا اور چشم انصاف سے
معاینہ گلشن بیخار اور گلستان بیخزان کمو لنا کہ مولف گلشن بیخار کو اوسکی تالیف سے
کچھ یہ مدعا تھا کہ سیر گلدستہ گلہائے بوقلمون سخن کیجیے بلکہ ضمیر خاص یہ تھا کہ رسوخ
اپنا اور اپنی آشنا اور حسین خان اور اونکی آشنا اور مولانا صدر الدین خان و مرزا
اسد اور غلام علی وحشت کے کلاموں سے داد لیجیے باقی سب کو برا کہیے افسوس
کیا کہیے بہت جا غلط کو صحیح لکھا اور صحیح کو غلط صریح کہا عجب آتا ہے کہ یاران ہمنشین
نے بھی باوجود واقفیت کمال چشم پوشی کی چنانچہ مرزا اسد صاحب کہ ہادی شعرا
شاگرد اور انکی کیفیت سے خوب آگاہ تھے خاموشی کی یہان تک کا شعر و باغ شعرا
غرور سے پر ہوا کہ غلطی کو صحیح جانا اسقدر ان سبکو تھا اور غرور ہوا بس ہمنے
صحیح جانا شعر ہادی شعرا کی نظیر غالب شاعری کے نام لکھا معلوم نہین کہ وہ نظیر حقیقی
ہین یا مجازی جسکا ہمنے یہ انجام لکھا ہین اسمین غزل کی اور شعر بھی تحریر کرون گا
نظر انصاف سے مباحثہ کی تقریر کرون گا علی ہذا القیاس اور غلطیان انکا بھی
نشان سموقع پر بتاتا گیا جو مضمون زبان خامہ پر آتا گیا اگرچہ کہ ہادی شعرا
ضعیف شعر کیا کرتے تھے تو یہ نظیر قوی و بے نظیر نہین ہر زمانے مین فصاحت و بلاغت
کا تبدل ہوتا ہے صفائی فصاحت مین تقریر نہین چنانچہ موجد کلام اردو والد شعرا
کے سخن کو غور کیجیے اور سجدہ گاہ شعرا وغیرہ کے کلام کا دیکھو زمین و آسمان کا
فرق ہے دریای حیرت مین خیال غرق ہے اور یہی انکے شعر نہایت بہتر ہین ہمین نمط
قیاس کرتے چلی جائیے کیا سب برابر ہین پچاس برس کا عرصہ ہوا جو ہادی شعرا کا
فکر سخن مین دور اخیر تھا یہ فقرہ اسموقع پر قابل تحریر تھا فی زمانہ ثابت افصح الشعرا
حال نے پچھلوں کو چھوڑ دیے تو اب جتنے متقدمین شاعر تھے بڑے اور شعراے حال
اچھے پڑھے اتنو دشمنون نے منسوخ کر دیے جب عرصہ کثیر گذری گا اور درستی سخن

زیادہ تر ہوگی تو شاعران حال شعرائے مستقبل کے روبرو نادم ہونگے اور
یہ کلام انکا کمال ناقص ہوگا اب کلام سجدہ گاہ شعرا اور سخن آتش کو مقابلہ کیجئے تو
مضامین آتش گرم اور انکی کلام کے قائل ہونگے اگرچہ اس مقام میں بہت طول
ہوا حاسد نہایت دل ملول ہوا سبب اسکا یہ کہ بعضی ایسے ہیں کہ لوگوں کی گفتار
کی اور خود ارادت کو کام فرمایا ولیکن مجھے جسکو دیا دل چاہیئے لکھو کوئی ہمارا کیا کریگا
اوسکی تردید کیواسطے حاجی یہ گفتگو لایا خصوص بادی شعرا کے باب میں نفس الامر
گفتگو اور واجبی تقریر بیان کیجئے اس کلام کی جگہ نہیں کہ اکثر بہت شعر لکھے یا عبارت
طول تحریر کیجئے کیونکہ صاحب گلشن بیخار نے کہ دوستی کی راہ یا کہ بالواجبی کہ سبب
انکی نسبت بھی کلام بیجا لکھا اب اگر انکی ابطال تقریر کیلیے ایک دیوان بادی شعرا
کا شامل گلستان بیخزان کیجئے تو بجا اب جو شعر بندہ لکھتا ہوں اونکو دیکھکر جو اس
پر ان ہونگے او کیفیت طباعی و لطف سخن سے اون کے عشر عشیر بھی نہیں اور استاد
وغیرہ کی ہوش گریزان ہونگے یہ نہیں کہ استادی غزل کہوا لی اور شاعر
بنگئے شعرا پر طعن و تشنیع کرنیکو تن گئے دقیقوں میں ذرا استادی چاہیے جوشن دشمن
کی خانہ بربادی چاہیے مولوی صدر الدین صاحب جو صاحب گلشن بیخار کے بڑے
یار شفقت آب ہیں اور عالم متبحر بلکہ ارشاد اونکی اتنی تعریف لکھی ہے کہ ایسی کسی کی
نہیں کی اون کے مطلع پر جو اس نالایق نے اعتراض کیا وہ اونکے کلام تقریر کا بانی
منصفان والا شان نقطہ با حرکت کا بے حرکت ہونا اونکی اس حرکت ناشایستہ
کو لحاظ فرمانا کہ حرکت متحرک ہے یا ساکن بندہ نے فتحہ و ضمہ و کسرہ و جزم سے واقف
نہیں من و عن جو اس مقول میں بحث معقول کرے مدعی و غلط گو کی بات کو
طول کرے ذی علموں کی زبان سے سنا فقیر جاہل پڑھا لکھا نا متحرک لکھا اوستاد
نے کلام کا بیان کیا میری یاد میں چنانچہ اسکی نظیر کیواسطے ردیف الف میں بنام
مولوی صاحب مذکور تقریر گذری یہ مقام بڑے موقع کا ہے عقلا غور فرماویں
کہ جو ایسے عالم اور انکے بڑے دوست کی ایسی تحریر گذری اونکے شعر کا یہ حال

پس جو کمتر مرتبہ ہونگے اونکا کون احوال مثلاً مؤلف گلشن بیخار یا اونکے اوستاد
اونکے کلمات کا کیا حال ہوگا صحت لفظ کی عافیت کا ہیکو میسر اوسنے کیا قیل و قال کا
مال ہوگا یہ کلام مومن خان جسکی غلطی فاش کا کیا بیان دل ایسے شخص کو جو ہونے
دے دیا کہ وہ ہی محب حسینؑ کا اور دل رکھے شمر کا سا انکے دوست کا وہ مقال اور اوستاد
کا یہ حال خود کی یہ تقریر جسکی سبب طول ہوئی تحریر بخدمت سیاران گلستان سخن
عرض عاصی یہ ہے کہ کہان تک کلمات کی تحریر کا طومار ہو لب لباب کرکے لکھون
اگر کل منتخب کو جمع کرون تو بہت ضخیم ایک کتاب جلد ہی تیار ہو لہذا چند اشعار بہت جدید ہین
وہ شنیدہ کیا بلکہ دیدہ ہین چونکہ تخصیص تالیف اس کتاب کی دو سبب ٹھہری ایک
یہ کہ صاحب گلشن بیخار نے کل لفظ بیجا اور عبارت بے محل اکثر مضمون کی نسبت
لکھی اوسکی تردید منظور تھی دوسرے مادحی شعرا مرحوم جو ناظم و ناثر اس مرتبہ کے تھے
اور مشار الیہ نے اونکی اہانت کی انکے علم و فضل کو دکھا کر گفت و شنید منظور تھی
اگرچہ ان حضرت کی اشعار بندہ نے بہت لکھی عدو کے کلام کو رد کیا لیکن بسبب طول
ہونے کتاب کی اسقدر پر اکتفا کرکے تردید کیا عشاق مضمون کو منظور ہے شاید ان
شایقین عصر کی تسخیر اسلیے عمل حب سخن کو گوشۂ کاغذ نظیر کلام نظیر شعر اندر کرکے
نظیر ہے تقریر عاصی بے نظیر ہے عدو کا سینہ سپر خامہ کا تیر ہے یہان مضمون گل طبیعت
سے سانچے مین ڈھلتے ہین وہان عدو سر دھین بن آگ پڑے جلتے ہین یہان طوطی
خامہ گویا ہے وہان آئینہ دل زنگ مین لپٹا ہے یہان چمن کاغذ مین معانی کے
گل کھل رہے ہین وہان خار حسرت سے خار کھین عدو دل سے ہین یہان تیغ زبان
برق زا ہے وہان عدو کے کھیت کا کھلیان ہوا ہے یہان حبیب طبع مین
مضمون رنگین ہے وہان دامن عدو اشک خون سے تضمین ہے یہان نیزۂ خامہ آبدار ہے
وہان عدو کا سینہ فگار ہے یہان شعرا کی آراستہ بزم ہے یہان نظم ہے وہان قہر
عزا چھا ہے ماتم داری کا عزم ہے ہان ہین باطن اب کہان تک زور طبع آزما
ہے خدنگ کلک خونریز کا کیا تاک قلب دشمن نشانہ ہے اگرچہ جوشش طول

طول سخن ہے اور ایسا زور علم و فن ہے تو کتاب کیونکر تمام ہوگی داستان کسطرح انجام ہوگی بس تمہاری طبع کا زور دیکھا دریاے فکر کا شور دیکھا تم تو تیغ زبان چمکاتے چلے جاؤگے عدو ہی بزدل سپر انداز کو دھمکاتے چلے جاؤگے گلرنگ فکر سمند زور ہے عدوے ناہنجار سکندری خور رہے اب مطلب پر آؤ حضرت اوستاد کی شعر سنا وہ سامعین ہمہ تن گوش ہین اہل مجلس مؤدب و خاموش ہین اعدا کا سر نیچا ہے ندامت سے زانو مین چھپا ہے اب ہمارے حضرت اوستاد مخدوم و مکرم و معظم و محتشم و محترم کیا فرماتے ہین شادمان باادب و سعادت اندوز تمتع آموز کو کیا کیا مضامین سناتے ہین برخوردار بہرہ اندوز ہون گے بدبخت نافرجام اور بھی کینہ اندوز ہونگے تو اب مستفید ہو مضمون کی گفت و شنید ہوا ایسا حضرت کا ارشاد ہو جس سے

دوست شاد دشمن برباد ہے

دیکھیے جلوہ جو اوسکے حسن بالا دست کا ۔۔۔ حوصلہ اتنا کہان اپنی نگاہ پست کا

مجھے صدا آکر لگا اور ہوگیا سینے کے پار ۔۔۔ یہ خدنگ صاف تھا کس بے نشانی شست کا

سیل کی آنکھون کی بیابان مین ہین غضب ۔۔۔ پھوٹا کوئی مجنون کے گر پاؤن کا چھالا

کل جو رخ عرق فشان یار نے تک دکھلا دیا ۔۔۔ پانی چھڑک کے خواب سے فتنہ کو پھر جگا دیا

اوسکے شرار حسن نے جلوہ جو اک دکھا دیا ۔۔۔ طور کو سر سے پاؤن تک پھونک کے یا جلا دیا

گذر ہوا جو سوے خانقاہ وان کبھی بشکل جانماز ۔۔۔ اہل صلاح و زہد کو فرش کیا بچھا دیا

نکلے جو راہ دیر سے ایک ہی نگاہ مست مین ۔۔۔ کبر کا صبر کھو دیا بت کو بھی بت بنا دیا

لائی خاطر مین ہمارے دلکو وہ مغرور کیا ۔۔۔ جسکے آگے مہر کیا ہے کیا پری کیا حور کیا

دیکھ سبزون کی طراوت کو ہین پڑھتے ہم ۔۔۔ و سبحان اللہ ما احسنا

چمن طراز حقیقی نے اپنی صنعت سے ۔۔۔ کسی کو پھول بنایا کسی کو گھاس کیا

وصل اوسکا ہوتا کیونکر میسر ۔۔۔ وہ نور جان تھا مین آب و گل تھا

آغوش تصور مین جب کھینچا اوسے مستکا ۔۔۔ لبہاے نزاکت سے اک شور تھا بس بس کا

اوس تنکو نہان خاقیت شبنم کا تلبیس کی ۔۔۔ اے دوست ہوش [illegible]

سو بار حریر اوسکا مسکا نکہت گل سے
رخ و جبین مژہ تیر چشم و ابرو کو
تن و دل و لب و دندان کو روی کاکل سے
ذقن کو چاہ زنخدان کو گوشش گریبان کو
کف حنائی و انگشت و ساعد و قد کو
جو وصف زلف کا پوچھا تو حلقہ حلقہ کو
دیکھا اوسی رنگ بہار و سیر گل اور بہار
تو بھی وہ گل ایسا ان کہ تیری بانکپن سے شوق
ہی کو کنبی وہ چشم نہین جسمین اوسکا نور
عیسی کے قم سے حکم نہین کم فقیر کا
شہر دل آباد تھا جب تک وہ شہر آرا رہا
گیا رہا پھر شہر دلمین جز ہجوم درد و غم
آرہا آنکھون ہی مین تو بھی نہ وہ آیا صنم
اک پردہ ہستی نہ رہا جون نظر آیا
اوس مہر پر انوار سے شبنم کی طرح ہم
بدن گل چہرہ گل رخسار گل لب گل دہن ہے گل
عشق کا جو گل زخم دم شمشیر کھلا
طفل اشک امیزہ چاہے کہ ہی تک تو رہے
محو تدبیر ہین ہم لیک خدا ہی جانے
نظر اب اس ندامت سے کہہ دن کیا
ادہر اوسکی نگہ کا نا سے آکر پلٹ جانا
یہ کچھ پھر دیپ ہین دیکھو کہ نیک شکل دانی کی
یہ یکتائی یہ یکرنگی انس اور یہ قیامت ہے

شبنم سو کب اے بلبل پیراہن گل سے کا
سنان و بدرسہ و نرگس و ہلال لکھا
عقیق و سیم و در و سنگ کی مثال لکھا
صراحی سیب و گل و چشمۂ زلال لکھا
ستاک و برگ و گل و غنچہ و نہال لکھا
تاب و مرجع و ملجاے صد اسیر کہا
اک اوڑا اک گر گیا اک جل گیا اک بہہ گیا
جبرئیل کو بلبل کیطرح نعرہ زنی کا
ہی کون سادہ دل کہ نہین جسمین اسکی جا
ارنی پکارتا ہے سدا دم فقیر کا
جب وہ شہر آرا گیا پھر شہر دلمین کیا رہا
تھی جہان فوج طرب وہان لشکر غم آرہا
حیف کس سے پوچھیے یار کہ وہ کیسا رہا
وہ پردہ بر انداز ہمین کیون نظر آیا
گم ہو گئی ہمکو وہ جون ہی جون نظر آیا
سراپا اب تو وہ رشک چمن ہے ڈہیر پھولون کا
رہ گیا جسم پہ شکل گل تصویر کھلا
پیار سے مہر سے الفت سے یہ تدبیر کھلا
کون سا گل ہے لب پر دہ تقدیر کھلا
فا ہا شم آ ہا شم آ ہا
ادہر مرنا تڑپنا غش مین آنا دم اوکھڑ جانا
بکھرنا شہر ہونا اٹھلانا پھر سمٹ جانا
شکم ہونا تہ پہ سنا او شراروں گھٹ سے بیٹھ جانا

دل ہوا جس دن سے بسمل ابروی دلخواہ کا
نہ گل اپنا نہ خار اپنا نہ ظالم باغبان اپنا
ہی کیفیت پا وہ صفا کہ جسے کہ بیان ہو لا
نہ آسکے بوجھ ذرا تیرے مصحف رخ کی
مہر سپہر دل جلوں کو نہ ہر گز کر ہو فلک
جیسی ہوئے ہیں وہ لب جان بخش جلوہ گر
تو وہ ہی نور سراپا کہ تیری صورت کو
گلی کی خاک بھی ہو کر نہ ٹھہرنے پائے
یہ ناتوان ہوں کہ آیا جو یار ملنے کو
اٹھو ذرا سا کانون ہم جیتی اسی ندیسے
ہم وہ درخت ہیں کہ جسے وسعد اجل
تبھی اپنے نازبرداری ہیں بھی تیری عبادت کی
بھونچے نہ دل جیت ہیں سنا اوسکی عام کا
عزیزو کیا پڑے سوتے ہو غفلت میں ذرا جاگو
ایک نظر گر تجھے دیکھیں تو شادی ہو پھر
ہوا جو اوسکا وہ کوچہ چمن بہشت نصیب
یہ کم نصیب ہوی ہم کہ بعد مرگ نظیر
جب کھلے اوس سجدہ آرا کے لب
عشق ہیں اوس گوہر نایاب کے
نام سے اوس لب کی ہیں لبریز شہد
ہو حسن اثر کیوں نہ میری آہ میں یارب
دل سا در یتیم بکا کوڑیوں کے مول
بازار یوسفی نے نہ دیکھیں نہیں خواب میں

تھا وہی پہلا دن اوس بسمل کی بسم اللہ کا
بنایا آہ کس گلشن میں ہم نے آشیان اپنا
پاسے نظارہ یہ کہتا ہے سہیل جاؤں گا
نسیم بہار گئی آکے سر ورق گل کا
دانہ کہیں اوگا ہے جو آتش میں بھن گیا
تب ہی تمام نسخہ عیسیٰ کا گن گیا
بشر تو کیا ہے سری جان فلک نہ دیکھ سکا
ہیں تو آہ یہاں تک فلک نہ دیکھ سکا
تو صورت اوسکی اوٹھا کر پلک نہ دیکھ سکا
لگتا تھا ورنہ چین کا دانا و آگرا
ارہ ایدھر وکھائی سے اودھر تیر قضا
میری اس بندگی کا اب تو ہی شاہد ہے معبودا
موصوف ہو جو خاص خدا کے کلام کا
جرس فریاد میدارد کہ بربندید محمل ہا
سہ کو لگیں چار چاند مہر کو چار آفتاب
خدا نے ہمکو اسی جا کیا بہشت نصیب
ہوی مزار کو اپنے نہ ایک خشت نصیب
بند ہوئے حضرت عیسیٰ کے لب
آج تک خشک ہیں دریا کے لب
خلد کے حوران شکر خا کے لب
سب کچھ ہے مہیا تری درگاہ میں یارب
کیا کیجے غیر بھی خریدار کے نصیب
جو گر سیاں ہوئیں تیری بازار کی نصیب

ہین ہو ن اور مہر وش ہو اور ساقی ہو اور بزم شراب
ثروت و مال و منال و حشمت و جاہ و جلال
یہ جواہر خانۂ دنیا جو ہے با آب و تاب
وہ مطلا قصر رنگین وہ منقش بام و در
وہ عظیم الشان مکان بنتی نہین جنکی ز خشتین
صحن مین بستان سرا ایسے پر از غلمان و حور
او سمین تھی وہ صاحب ثروت جنھین تھی تھی خلق
مہر وش بہرام صولت بدر قدر و چرخ رخش
وہ تجمل وہ تمول وہ تفوق وہ غرور
ہر طرف غنج بتان ہر سو ہجوم گلرخان
چشمک و آن و اشارات و ادا و سرکشی
صبح سے لی شام تک اور شام سے لیتا بہ صبح
ساقی و مطرب ندیم و مستی و میخوار گی
کثرت اہل نشاط و جوش نوشا نوش سے
وہ بہارین وہ فضائین وہ ہوائین وہ سرور
یا تو وہ ہنگامۂ تنشیط تھا یا دفعتاً
جو وہ سب باقی رہے دم مین حباب آسا مگر
تھا جہان وہ مجمع عالی وہان اب ہے تو کیا
ہین اگر دو خشت باہم تو لب افسوس ہین
خواب سے اس تماشے کو نظر اب یا خیال
کیون نہ عشرت و خند ہو جو ملے +
فرصت عمر قطرۂ شبنم
گردش آسمان مین ہم کیا ہین

پر فدا جائے یہ بیداری ہے اے دل یا کہ خواب
کوئی اسکو کچھ کہو ہمتو سمجھتے ہین یہ خواب
اہل صورت کا ہے دریا اہل معنی کا سراب
جنکی رنگینی سے تھا قصر ارم کو پیچ و تاب
جنس کے طاق آسمان کو طاق ابرو ہے جواب
جنکی انہارون مین جای آب گل خالص گلاب
کیقباد و قیصر و کیخسرو و افراسیاب
مشتری ہمت ثریا بارگہ کیوان جناب
وہ تجشم وہ تنعم وہ تعیش وہ شباب
جنکی عارض رشک ماہ و رشک روی آفتاب
طنز و تعریض و کنایت غمزہ و ناز و عتاب
متصل رقص و سرود و بادہ پی جام و شراب
ساغر و مینا گل و عطر و می و نقل و کباب
از زمین تا آسمان شور نی و چنگ و رباب
وہ طرب وہ عیش کچھ جسکا نہین حد و حساب
کر دیا ایسا کچھ اس دور فلک نے انقلاب
رہ گئی عبرت زدہ وہ قصر ویران و خراب
نقش سم گور یا کنہ کوئی پر عقاب
اور جو کوئی طاق ہے تو صورت چشم پر آب
کچھ کہا جاتا نہین واللہ عالم بالصواب
یار مہ چہرہ اور شب مہتاب
وصل محبوب گوہر نایاب
پر کا ہی مستیاتہ گرداب

جسم کیا روح کی ہے جولان گاہ
ساغر کے لب سے پوچھیے اوس لب کی لذتیں
بقول حضرت صائب ہزار حیف نظیر
گذری نہ دم نہ خوشی سے کبھی ایوا نصیب
ہے جو اوس محبوب کی انگشتری در دست حبیب
کل تو دینی ہاتھ مین تسبیح رکھتا تھا نظیر
آج صہبا کی گلابی اوسکے ہے در دست راست
تری قدرت کی قدرت کون پا سکتا ہے کیا قدرت
قسمت مین گر ہمارے یہ ہے تو سہی کیا
کچھ ہمکو امتیاز نہین صاف و دُرد کی
کھل گیا رخسار اوسکا جس گھڑی کاکل ہٹی
طریق عشق سے مرشد نہو سکے +
جسکو کہتے ہین نگاہ لطف خوبان ای نظیر
رکھتے ہین ہم شمس و قمر کا سا تفاوت
در پے ہین دل انہی کے ادہر عشوہ گر چند
کیا کیا نگین عقل کے باندھے ہین پر وبال
عشق کا دور کرے دل سے جو دے کا تعویذ
کتنا تنگ صفا ہے کہ پاسے نگاہ کا
رکھی ہرگز نہ تیری رخ نے رخ بدر کی قدر
عزت و قدر کی اوس گل سے توقع ہے عبث
رہتی خوار بھی اوس چشم فسون پرور سے
می پستو نہین ہے یون ساغر و مینا کا وقار
کفش برداری سے اوس مہر کی چمکا ہے نظیر

روح کیا اک سوار پا بہ رکاب +
کسواسطے کر خوب سمجھتا ہے لب کی لب
کہ در بہار ندارم بکف بہای شراب
تھی عجیب کلک وہ جس سے بسر ہی لکھوای نصیب
رکھتی ہے کیا نزاکت پروری در دست حبیب
اور مصلے کی عنایت گستری در دست حبیب
اور بلبے کی اک پیالی بھری در دست حبیب
تری آگے کوئی قادر کہا سکتا ہے کیا قدرت
بے اختیار آپسے شیشہ کریگا جست
ای ساقیان بزم بہار بدر پہ ہو مست
حسن کی گلشن کا دیکھا ہمنے گل سنبل ہمیت
کہ ہے یہ رہ نہایت پیچ در پیچ +
ہے وہ مشکل کیمیا ہم منتظر اس کس طرح
نور ید بیضا و کف پاے محمدؐ +
خواہندہ نگہبان ہین اودہر سو کمر چند
سکر کے شکر خندہ ہم لب شکر چند
اس در کے کا کوئی ہمنے نہ دیکھا تعویذ
ہلکا سا اک غبار سے بھری سے رنگ پہ
کھوئی کاکل نے بھی آخر کو شب قدر کی قدر
وان نہ عزت کی کچھ عزت ہے نہ کچھ قدر کی قدر
ہان مگر منزلت پکڑی اور عذر کی قدر
جیسے اسلام مین ہو منصب و صدر کی قدر
ورنہ کیا خاک تھی اس ذرہ بے قدر کی قدر

یون ہجر مین روتا ہو نین اوس گل کی شب و روز ٭ کر نالہ و فریاد ٭ جیسے کہ بوقت
یوسف کی لیے روتین تھین یعقوب کی آنکھین ٭ ہر شام و سحر کو ٭ خون نامہ ہجر
خطا ہون نے جو بھیجا اوسی با حسرت و بیدار ٭ لکھ خون جگر سے ٭ اور داغ کی کر مہر
تکتی رہین جا کر میری مکتوب کی آنکھین ٭ اوس رشک قمر کو ٭ حسرت سی سراسر

بندی کے قلم ہاتھ مین ہوتا تو غضب تھا
گل عارض شگفتہ جو صبح دیکھا اسکا خجالت سے
پڑی ہے خاک کو رستا نہین کیا کیا قدم و زردی
وہ رکھی انیٹ چھاتی پر بنیر خاک سوتی ہین
لن ترانی نے کیا اپنا ظہور آخر کار
قرب سمجھا تھا جسے تو وہی دوری ای شیخ
نظیر حضرت دل کا کچھ کھلا احوال ٭
جو صحبت ہووے تو ایسا کہ وہ آہن کا
ابھی تانہ حلقہ زلف مین جو پھنسا ہے طائر دل کھلا
وا ماندگان را دو منزل پہ جا پہنچے
ہے ترا رخ بھی تجلی مین کچھ اوس نور کی شمع
چشم بد دور اوسی رخ سے شوق کی تھی روشن
وہ عارض اور جبین تابان کہ ہیون لکھا اسکو شمشہ
کفو نہین او نکیو نہین لعل لب مین چشم اسکو نہین
تیری بھی منہ کی شرینی رات کہی تھی مہ سی ل
یوسف مصر سے نکلتی ہین سب تیری نشان
قلتے ہین کشتگان عشق او نکی ارسی ہین گلی
جیسے سوا ہمکو بکن کرتے ہین اوسکا غم سدا
یار ملا جب ای نظیر میری گلی تو مل گئی

صد شکر کہ ہے کاتب تقدیر کو ہی اور
گیا پانی سحر کا آفتاب ارغوانی پہ
اوڑگی ہے گھاس کس کس گلبدن کے روئے گلگون پہ
نکلتی تھی سنہری قصر جنکے بام گردون پہ
مو سکی بیخود ہوسکے اور چل گیا طور آخر کار
اوسی نزدیک کی پھینکا سمجھے دور آخر کار
خدا ہی جانی یہ ندرت آب سے کیا چیز
جو نرم ہووی تو برگ گلاب سے کیا چیز
اوسی بیچ پیچ سے ای صبا تو گھڑی گھڑی ہے ہلا
انتو بھی اسے نظیر یہان سے قدم تراش
دیکھ جس نور کو کافور ہو کافور کی شمع
شعل وادی ایمن شجر طور کی شمع
قمر خورشید زہرہ شمع شعلہ مشتری مشعل
حنا انگشت ستم فندق سے جادو فسون کاجل
تاب سے تاب جبین رخ نور سے نور ظل سے ظل
زلف سے زلف لب سے لب چشم سے چشم تل سے تل
اشک سے اشک نم سے نم خون سے خون گل سے گل
کوہ سے کوہ جو سے جو سنگ سے سنگ سل سے سل
جسم سے جسم جان سے جان روح سے روح دل سے دل

دیکھے نہ مجھے کیونکر از چشم حقارت او
وہ سرو جوان یار و من فاختہ پیرم

چپ بیٹھون تو کہتا ہی خاموش ہی استی
کچھ بولون تو ہوتا ہے آزردہ ز تقریرم

ہون تیری تصور مین میری جان ہمہ تن چشم
دل ہے مرا جون آئینہ حیران ہمہ تن چشم

اور وہ ایک شعر اس غزل کا جو صاحب گلشن بیخار نے ازراہ تشنیع نظیر تخلص بنارسی شاگرد مسیحو د شعرا کے نام لکھا اور در اصل نادی شعرا کا ہے سو بندہ نے تمام غزل لکھ دی کہ دروغ گو را تا بخانہ رسانیدن ٹھہرا اوس شعر والی غزل کا مطلع اوپر ہے باقی سعہ اوس شعر کی سب بیتین لکھین جنکا پیچھے گھر ہے ☩

اک نظر دیکھے تجھے اے مہ تابان
رہتا ہے سدا مہر درخشان ہمہ تن چشم

ست تحفۂ نرگس سمجھ اے گلبدن اوسکو
ہے عشق مین تیرے یہ گلستان ہمہ تن چشم

آنکھون کو ملے تا کہ ترے پانون کے نیچے
ہر نقش قدم سے ہے بیابان ہمہ تن چشم

دیوانگی میری کی تجھے ہین شب و روز
ہے حلقۂ زنجیر سے زندان ہمہ تن چشم

اوس آئینہ رو کے ہی تصور مین نظر آ
حیرت زدہ نظارہ پریشان ہمہ تن چشم

اوسکی ذات کو ہے دایما ثبات و قیام
قدیر و حی و کریم و مہیمن و منتقام

اوس پریرو کی دیوانی کی یہ شکل بہار
تا رو اس تار پر شاخ شجر پہ آستین

گل نظر آیا چمن مین اک عجب شاخ چمن
گل رخ و گلگون قبا و گلعذار و گلبدن

مہر طلعت زہرہ پیکر مشتری رو مہ جبین
سیمبر سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن

نازنین ناز آفرین نازک بدن نازک مزاج
غنچہ لب رنگین ادا شکر دہان شیرین سخن

تیر قد نشتر نگہ مژگان سنان ابرو کمان
برق تاز و رزم ساز و نیزہ باز و تیغ زن

بے مروت بیوفا بیدرد و بے پروا خرام
جنگجو قتال وضع و سرفراز و صف شکن

زلف و کاکل خال و خط چارونکی بیچارون غلام
مشک تبت مشک چین مشک خطا مشک ختن

دوش و بر دندان و لب چارو نسبت یہ چار و خجل
نسترن برگ سمن در عدن لعل یمن

سختی و بیرحمی و جور و جفا سرکار کی
معتقد سوجی الیہ و مستشار و موتمن

مبتلا ایسی ہی خوش وضعون کی ہوتی ہین نظیر
بیقرار و دل فگار و خستہ حال و بیوطن

دل جنکو دیا نام تلک اوسنکے نہ پوچھا
گو آتش گل بھڑکی ہے پہ نہین توفیق
خطکو رخسار و بیراوس کلکی جو تحریرین ہین وہ
فی التحقیقت فیض جذب عشق سے باہم ہین ایک
تری وہ شان کی رفعت ہے یا رسول اللہ
وہ نور دیدۂ احمد کہ جسکے رتبہ کی
مصحف رخ پہ ترے ابروی پیوستہ نہین
تا ابد آزاد ہین دام و قفس کی جور سے
پکارا قاصد اشک آج فوج غم کے ہاتھون سے
سفو ہین خون کو تو اپنے ساتھ لے آیا ہون باقی
مرتا ہے جو محبوب کی ٹھوکر پہ نظیر آہ
کب آہ وہ کر سکتے ہین ونکی طپشون سے
ہے چرب زبان سے نہ پریرویون کی تسخیر
زلف ہو پر سر احسان تو گرفتار کرے
تیغ ابرو کی نوازش ہو تو ہو زخم حصول
منہ زرد و آہ سرد و لب خشک و چشم تر
بیٹھے بٹھائے خلد مین ابلیس نے نظر
مستیان نیستیان یہان بھی ہین لیکن جیسے
بے زری فاقہ کشی مفلسی بے اسبابی
جھلکتی نکلی ہین اشکون کی شیشیان یار سے
تن دیکھتے جیب گل کا ن چھوڑ کے تن نکلے
یہ نقش ہین تری چیچک کے منہ پہ عرق آلودہ
ہو عکس لیتی تو تجھ طور کی سو جھی

تکلیف نہو تا لب ریحان نفسون کو
پہونچے جو اسیران چمن کے قفسون کو
ہے یہ وہ مصحف کہ جسکے ساتھ تفسیرین ہین دو
لیلی و مجنون کی گو ظاہر مین تصویرین ہین دو
کہ لامکان نے کہا لا الہ الا اللہ
حدیث لعبتہ مثنی ہے دو جہان مین گواہ
ہو قلم سے ید قدرت نے لکھا بسم اللہ
بلبل تصویر و طاوس خیال آئینہ
ہوا تاراج پہلے شہر جان دل کا نگر پیچھے
چلا آتے ہین اوٹھتے بیٹھتے لخت جگر پیچھے
پھر اوسکو کبھی اور کوئی لت نہین لگتی
صحبت ہے جنہین حسن کی نازک منشون سے
یہ لوگ جو ملتے ہین تو ونکی کششون سے
چشم کی ہین عنایت ہو تو بیمار کرے
شور لب زخم کو چاہے تو نمک زار کرے
چپٹی جو دل لگی ہے تو کیا کیا گواہ ہے
کیا دم دیا ہے حضرت آدم کو
وہ گھر اور وہ وہان کچھ نہین اور سب کچھ ہے
ہم فقیرون کی بھی ہان کچھ نہین اور سب کچھ ہے
ہماری سفینہ مین کس شیشہ گر کی کھچی تصویر
دیکھ تن اوس تن سے کسطرح نہ تن نکلے
یا حسن کی صفائی سے قطرے گئی ہین نکلے
بند ختم رسالت کو بہت دور کی سوجھی

ہر طرف سے دل کے ہو کر دو بدو
آگئی کثرت مین فوج اشتیاق
کھینچکر لنگر ہوس نے ناگہان
تند و تر ہو کر تمنا کی ہوا ✤
کیون نہ وہ کشتی روان ہر آن ہو
کیون نہ وہ کشتی طپش لیتی چلے
کیون نہ وہ کشتی روان ہو مثل باد
کیون نہ وہ کشتی روانی مین ہو طاق
کیون نہ وہ کشتی روان ہو تیر سان
کیون نہ وہ کشتی ہو بران آب پر
الغرض غالب ہوئی جب دل کی چاہ
جب نظر آیا کنارا بحر کا ✤
جی نے یہ چاہا کہ پہلے یک قلم
پڑھو اول بحر کا تھا ماجرا
سہا گئین اسکی جو طرحین خاصیان
کیا کہون دریا تھا وہ یا عین نور
یون وہ آب صاف سے پر نور تھا
تھا وہ کچھ حسن صفا پایا ہوا
تابش الماس کو آتی تھی بیم
دن مین کرتا تھا وہ آب سیم تاب
پیتی تھی وہ کچھ تہ کی تجلی گستری
تھی عذوبت اوسکی بے شکر فشان
قند بھی چپتا نہ تھا ہو کے مات

جوش مین آیا محیط آرزو ✤
سر سے گذری دلکی موج اشتیاق
زورق خاطر سے باندھا بادبان
لے چلی کشتی طبیعت کی بہا ✤
شوق جس کشتی کا کشتی بان ہو
جسکو خواہش اور طلب کہتی چلے
جسکی ہووے آرزو باد مراد
جسکے چپو ہون بدست اشتیاق
جسکے قبضہ مین ہوس کی ہو کمان
دی تمنا جسکو ہر دم بال و پر
سیل کے مانند لی دریا کی راہ
اوسکے پہلو سے لگا اک دشت تھا
وصف اوس صحرا کا کریجے رقم
پہلے اوس مین ہے سخن تیرا مرا
لیکن اوسی کے آب مین خاصیان
جسکی اک موج تھی بحر سرور
جیسے گدلا چشمہ کافور تھا
جیسے آئینہ جلا پایا ہوا
قطرہ قطرہ اوسکا تھا در یتیم
رات مین تھا چشمۂ آبحیات
جیسے آئینہ مین ہو عکس پری
شہد جسکے وصف مین رطب اللسان
منہ سے مصری کی بھی نکلے تھی ندا

شربت اوس پانی کے آگے ردتا تھا
اوسکی شیرینی کی گرسینے صفیر
سردی اور شیرینی اوسمین یون بھلی
ازلی اوسکو دیکھکر غش کھاتے تھے
سوج رکھتی ہے نزاکت سے وہ نہر
دیکھکر اوسکی وہ چین دل نشین
حد تو یہ اوس سوج چین آباد سے
نیمۂ شبنم کی چنکر آستین +
تاب کیا جو پاس آتا جا تتی +
جب نسیم صبح وان آجاتی تھی
کیا کرون اوسکی تواتر کا بیان
جیسے طبع عیش زا سے زود زود
ہر حباب اوسکا نزاکت جوش تھا
یا کہ تھی دریا نے پہنی کر کے چاہ
یا ہوا نے قصد کر کے خواب کا +
درج سیمین ہوش اوسپر کھوتا تھا
کس نے دیکھا اوس ہوا بہتا ہوا
کس نے غیر از اوسکے دیکھین تھالیان
تھی ہوا اوسمین وہ کچھ خوبی بھری
تھا تنک اتنا کہ وار اور پار سے
کیا کہون اوسکی صفائی اور چمک
موتیون پر نم سے اوسکے پڑتے تھے
اب کہون خوبی مین اوسکے تا کجا

دود بھی پانی سے پتلا ہوتا تھا
سمجھو لتی شیرین کو اپنی ہوسے شیر
جیسے ہووے برف شیرین کی ڈلی
ہونٹ شکر کے بھی چپکے جاتے تھے
جون کنارے کی بناوٹ مین ہولہ
چپ ہی رہجاتی وہان چین جبین
بھولے تھے جعد سلسل بادستے
گر کوئی اوس سوج کے لاتا قرین
دور ہی سے دیکھکر چین ماتھی
دلمین کیا کیا اپنے لہرین کھاتی تھی
اس طرح ہوتی تھی پے در پے عیان
کرتے ہین ہر دم نئی لہرین نمود
موج کے تھالی کا وہ سرپوش تھا
سر پہ شبنم کی فقط سادی کلاہ
تھا وہ بیچ پہ بنا یا آب کا +
گنبد گردون تصدق ہوتا تھا
آب پر اولٹا کٹورا سیم کا +
آب پر چینی کی اولٹی پیالیان
جسطرح ہوتی ہے شیشہ مین پری
خوف رکھتا تھا نگہ کے بار سے
کاسۂ بلور جاتا تھا دبک
دلمین شیشہ گر بھولے پڑتے تھے
بندہ رہی تھی نہ رہین اوسکے ہوا

گردش گرداب تھی اسطور کی
سر کو فکرت کی وہین دوار آگیا
دیکھتا گر اوسکی گردش کا کمال
کف پڑا پھرتا تھا وہ ایسا شگرف
جیسے چرخ جب کہتا کہ اوسپر ہون نثار
اوسکی گردش ہین وہ چکر خاص تھا
پھر دیکھ اوسکی پھرت کی پھریان
جب نظر جاتی تھی اوسمین گھرتی تھی
اب پڑون کب تک مین اوسکی آب مین
اور ہی مضمون کوئی لاتا ہون پھیر
خوبیون کو اونکی تکتا تھا بہ سر
ماہیان تھین اوسمین وہ ندرت بھری
تھین وہ اونسے حسن کی ہمراہیان
آوے کب لطف اونکا آگاہی تلک
یون دل دریا سے ہوتی تھین عیان
ماہیے جیسے اونکو پاکر اچھلیان +
تھا تڑپنے کی بجلی مین وہ جمال
ایسی کچھ اونکی وہ کچیان تھین نفیس
اونکی چھیون پر نظر جب لاتی تھی
آب تھی اونکی بجلی سے روبرو +
وہ کبھی جب سر سے پا تک آتی تھی
دیدۂ شوق اونکو بھی یون تک رہے
بصدف بلور سے شفاف تھی

مین نے جب خوبی پہ اوسکے غور کی
ہوش کا بھی سفینہ چکر کھا گیا
چاک ہوتا سینۂ چرخ گلال
چاک کے ہمراہ جون پھرتا ہے ظرف
تھی زبان موج کہتی دور پار
جس سے حیران وہ اسمین رقاص تھا
ناچتا تھا لیکے چکر پھیریان
کیا کہون پانی مین پھرکی پھرتی تھی
کشتی دل جا پڑے گرداب مین
گر نہ آجاتی طبیعت کو گھسید
جسکو عکس ماہ دن کو عکس مہر
جھلکی اک اک پر کو تکتی تھی پری
سفت مین جنکے ہما کی ماہیان
جنکا عمل تھا ماہ سے ماہی تلک
جیسے نقطہ نون کے بیچ درمیان
دور سے لیتی تھین اونکی مچھیان
دن کو گر ہوتا تو غش کرتا ہلال
دیکھتا تھا جنکو نون خوشنویس
برق کیا کیا وہی ہو جاتی تھی
دلبرون کی ابروؤن کی آبرو
نون کے گردن کی سے بنجاتی تھی
جیسے ماہی کے دو چشمی ہوتی ہے
رنگ بھی آب گہر سے صاف تھی

ساحل اوسکے وہ صفا سے ہمکنار | جسکی خوبی کا نتھا کچھ وار پار
ریت کی ذرے جو وان ہموار تھے | وہ بھی یکسر گوہر شہوار تھے +
اسطرح کا بحر جب دیکھا روان | دل نے بھر لین راحتوں کی کشتیان
طبع مین عشرت بنا ہی آگئی | غم کی کشتی پر تباہی آگئی +

ایکدن باغ مین جا کر + چشم حیرت زدہ وا کر + جانب سیر قبا کر + طایر ہوش اوڑا کر + شوق کو راہ نما کر + مرغ نظارہ اوڑا کر + دیکھی رنگت جو چمن کی + خوبیان نسرین و سمن کی + شکل غنچوں کے دہن کی + تازگی لالہ کے تن کی + تازگی گل کے بدن کی + کشت سبزے کی ہری تھی + نہر بھی لہر بھری تھی + ہر خیابان مین تری تھی + ڈالی ہر گل کی ہری تھی + خوش نسیم سحری تھی + سرو شمشاد و صنوبر + سنبل و سوسن و عرعر + نخل میوے سے رہے بھر + نفس باد معطر + در و دیوار معطر + کہین قمری تھی مطوق + کہین انگور معلق + نالے بلبل کی مدقق کہین غوغا کی لق لق + اسقدر شاد ہوا دل + مثل غنچہ کے گیا کھل + نیم بسمل کشتہ و بسمل + شادی خاطر ہو گئی مل + خورمی ہو گئی حاصل + روح بالیدہ ہوائی + شان قدرت کی دکھائی + جان سے جان مین آئی + باغ کیا تھا گویا اللہ نے اوس باغ مین جنت کو اوتارا + ناگہان صحن چمن مین + مجمع سرو سمن مین + جیسے ہو روح بدن مین + جیسے ہو شمع لگن مین + جیسے خورشید کرن مین + ماہ پروین و پرن مین + دیکھا اک دلبر رعنا + طرحدار جفا کار + دل آزار نمودار + نگہ مثل شمشیر + مژہ ترکش پر تیر + سر و زلف گرہ گیر + دل خلق کی زنجیر + جبین نور کی تصویر + وہ رخ شمس کی تنویر + زبان شہد بیان شکر + نظر روح کی اکسیر + دہن غنچہ خاموش + سمن برگ بر دوش + سخن بحر گوہر جوش + بدن سرو قبا پوش + چھڑی گل کی ہم آغوش + وا رخم فراموش + ہر اک آن ستم کوش + عجب حسن ال آرا + نہ کبھی مہر نے دیکھا + نہ کبھی ماہ نے دیکھا + نہ کسی فہم مین آیا + نہ تصور مین سمایا + وہ نظر مجھکو جو آیا + سب حسن اپنا دکھایا + دل نے اک جوش اوٹھایا +

جی نے سب ہوش اوڑایا + سر کو پاؤن تک جھکایا + اشک آنکھون سے بہایا + اوسنے جب یون مجھے پایا + یہ سخن ہنس کے سنایا + کہ تو ہے عاشق شیدا + کہین عاشق نہین پیدا + ہو دی تجھپر یہ ہویدا + کہ اگر مجھکو تو چاہے + یا محبت کو نباہے + نہ کبھی غم سے کراہے + نہ کسی غیر کو چاہے + نہ کبھی گل کیطرف دیکھ + نہ سنبل کی طرف دیکھ + نہ بلبل کیطرف دیکھ + نہ بستان پہ نظر کر + نہ گلستان مین گذر کر + چھوڑ دے سب کی سورت + ہے یہی رکھ دل کی محبت + اسمین ہم بھی تجھے چاہین + تجھسے الفت کو نباہین + ہین یہی چاہ کی راہین + گر یہ مقدور تجھے ہو + اور یہ منظور تجھے ہو + تو نظیر آج سے تو چاہنے والا ہے ہمارا +

ندا تخلص خلف مرزا کریم الدین سخن سنجون مین کمال نکتہ چین شاعر طبع کی ندا ہے وہی سنگ شبت و فتر کیا ہے +

نہ گل ہون نہ بلبل ہون نہ غنچہ نہ صبا ہون	اس باغ جہان مین نہین جانتا کیا ہون

نکہت تخلص نثار علی نام دہلوی نسیم گل سخن گلستان طبع مین یون چلے گل مضمون کی بو ہی نکہت کمالی ایک نزاکت ہو بہو ہے +

ہون کی بخیہ رشتہ سے جراحت سینہ چاکو کی	رفو کو چاہتے ہین سرخ ڈوری اسکے ٹانکون مین
شعلہ زن وہ بیت فرقت ہمدم نہین کہ لتیب	اگر رکھے نفس پہ انگلی تو چھلو ری ہو جائی

نادر تخلص کلب حسین خان نام ڈپٹی کلکٹر شاگرد شیخ امام بخش ناسخ شاعر نامدار و شاعر بے بدل اوستاد شعر و غزل دولت دنیا و متاع سخن سے آسودہ گنج زر و معانی مین آسودہ طبیعت سخن پر قادر مضامین انکے نادر کاغذ کی مسند پر حکم سخن مستند ہے

مر گیا مین تو اوسنے سمجھا مگر +	بد گمانی سے بد گمانی ہے +

نشاط تخلص رائے تلجا پرشاد نام خزانچی حضور والی دکن شاگرد میان فیض صاحب خاطر سامعین کو بخشتے ہین فیض سخن انکے سخن سے سامعین کی طبع کو حاصل نشاط ہے خاطر کو کمال انبساط ہے +

محو تماشای چمن مین کسی لیلا کی یاد سے	صحرا وطن ہوا مجھے گھر سے ہے غرض

انتہا ہے جور بے بیداد کی
ایک دم فرصت نہ دی فریاد کی

نیک تخلص جعفر علی نام ساکن حیدرآباد میان فیض صاحب جیسے سخنگو انکے اوستاد مشتاق سخن ہر نیک و بد ہے بلاغت کلام بحد ہے سخن کی ترکیب سے معانی مین تہذیب ہے مردنیک ہین سو متکلم مین ایک ہین

کدہر جا کر بسے ہونگے خدایا ہمرہان میری
کہ صورت خواب مین بھی مینے اونکی پھر نہین دیکھی

حرف واو

واقف تخلص لا اعلم ایک فیض آبادی فقیر بلند لیست سخن سے بخوبی واقف خوش تقریر گدائے سخن واقف حال ہے درویش طبع کا تکیہ کلام یہ سوال ہے

لوٹی ہے اوس گلی مین مری دلکو بیکسی
اے نالہ لیجیو خبر اے آہ جائیو

خوبرو ہوکے باوفا ہووے
مین نہ مانون اگر خدا ہووے

ہر وہی بازار چیان گرم بازاری نہین
کتنے یوسف دیکھتا ہون کچھ خریداری نہین

والہ تخلص لا اعلم قوم ہنود وطن فیض آباد با وصف ملت کفر کیا کلمہ زبان سے کیا ارشاد +

اعجاز لب اوسکا دم عیسے سے نہین کم
وہ پنجہ سیمین ید بیضا سے نہین کم

والہ تخلص مرحمت خان نام مولد انکا کشمیر مقیم دہلی لکھنؤ مین انکے ذمہ اخبار انگریزی کی تحریر فکر فارسی مین تخلص ثاقب والہ معشوق سخن والا مناقب تحفہ مضمون احبابکو مرحمت فرمایا اس طرح سبکو والہ و شیفتہ بنایا +

ہے عیان جلوہ ترا انسان کی تصویر مین
صورت معنی ہو ظاہر لفظ کی تحریر مین

واصف تخلص حسن بخش خان نام اعظم الدولہ کے برادر عم زاد لا کلام سخن جنکا وصاف اوسنے ظاہر سخن کے اوصاف +

آتا ہے دلمین چاک گریبان کیجیے
صحرا کے آج چلنے کا سامان کیجیے

واصل تخلص محمد واصل نام زمرۂ شعرا مین شریک مدام عاشق طبع معشوق مضمون واصل لقد واصل نازنین مضمون حاصل یہ طرز رقم ہے جو حوالہ قلم ہے +

سرگرم ناز کیون نہو وہ رشک آفتاب | عالم مین اوسکے حسن کا بازار گرم ہے

وحید تخلص نواب وحید الدین خان نام برادر خورد حسام الدین خان فارسی پیر شاگرد فاخر مکین کلام شیرین عذب البیان

تسکین درد دل کو نہ آج ہوئی نہ کل ہوئی | سنے یار بیکلی ہے وہی ہی تو کل ہوئی

وحشت تخلص لاالہ جعفر علی حسرت سے تلمذ پایا سودائے فکر وحشت طبع کو سوے وادی مضمون لایا کیا خوب مضمون ہے جسکے اثر سے شہر کا شہر شل ہاسون ہے

آہ آنکے تو نکلتی ہے جگر سے باہر | اب جگر نکلے ہے خود دیدۂ تر سے باہر

وحشت تخلص میر ابو الحسن نام ساکن شاہجہان آباد نتیجہ وحشت سے گریبان سخن تار تار جسکا جنون استاد

مین نے شروع نزعمین کی تھی تجھے خبر | پہونچا تو اوس گھری کہ سر انجام ہو چکا

وحشت تخلص غلام علی خان نام جگر بند میر فرحت اللہ خان ربط فکر معقول ہے صاحب گلشن بیخار نے واسطے شہرت جن دسیون سے تذکرہ پریشان جمع کیا از انجملہ ایک یہ اصل اصول ہے جنکی ساتھ سخن کی تلافی ہے جو کچھ صفت انکی اونہون نے لکھی وہی کافی ہے اسے تعقد فرمایان بندہ عرض یہ ہے ذرا الفات کو کام فرمایئے کہ میر سوز صاحب اور میان نظیر صاحب وغیرہ جو صاحب باطن اور اوستاد کامل تھے اونکے حقوق مین وہ فقرے لکھوائے کچھ کچھ مقام عبارت احقر عرض کرتا آیا عبارت بی مدعا کو بخیال طوالت چھوڑتا گیا یہ جو انکے دوست اور اوستاد بہائی جنکی تعریف اونہون نے بہت فرمائی خواہ وہ وصف اونمین ہو یا نہو پر صفت لکھنی ضرور انکو تو مجنون طبع یہ کلام وحشت ہے لیلی مضمون کو بیداے کا غذ مین کمال نفرت ہے

دل تیرا سنگ ہی پر آگ نہ نکلی گا ہے
میری مرنے کی خبر غیر کو یون دیتے ہین
مجکو کثرت کی گناہون سے بچایا کہ وہان

رخ ترا آئینہ ہے پر کبھی حیران نہوا
مرگیا وحشت جانباز تری جانسے دور
ایسی محرم کی سفر کو [illegible]

وسعت تخلص مستقیم خان نام شاگرد مولوی قدرت اللہ شوق تنگی مضمون سے کشادہ طبعی کا ذوق خود کہتے رہتے ہین سامعین یون سنتے رہتے ہین +

واہی قسمت ایک گالی کی ہوئی تھی چار	وقت گفتن جب زبان پر اوسکے لکنت آگئی

وصال تخلص نصر اللہ خان نام پسر حکیم ثناء اللہ خان فراق خوش کلام عرصہ دراز ہوا غالبا سن چھیالیس یا سینتالیس ہجری تھے مقرر جو سرکار نواب شمس الدین خان بہادر مرحوم والی فیروزپور جھرکہ احقر سے ملاقات ہوتی تھی اکثر اور مولوی عزیز اللہ صاحب پاس تھی اور مولوی کرامت علی صاحب وغیرہ کا جلسہ رہتا تھا ہر ایک شائق سخن آبیٹھتا اور ریختگانہ شعر کہتا تھا چرچا شعر و سخن کا ہوتا ہر جوہری سخن کے موتی پروتا کاکل آویزان اونکے تابدوش تابدوش کیا بلکہ دوش سے ہمدوش یہ مطلع اونکی تصنیفات سے ثبت دفتر کیا اپنے ہاتھ سے تحریر اسے کیا بابت نظم و نثر اونکی تصنیفات ہی سے ہے وہ مخزن جسمین گلدستے سعلے وغیرہ کا بیان اور حالات ہر معشوق مضمون سے عاشق طبع کا وصال ہے رقیب بدسرشت ہجر مین یکسر پایمال ہے

دیکھکر اضطراب اس دل کے	اوڑ گئے ہوش مرغ بسمل کے

والا تخلص مظہر علیخان نام سخن مین مرتبہ والا ہے بلکہ ہر ایک اونکے سے رتبہ مین اعلی لطف سخن مین جیسے شمع انجمن ہین +

یوسف کا جو نقشہ در و دیوار پہ کھینچا	کیون تونے زلیخا نہ دل زار پہ کھینچا

ولی تخلص مرزا ولی محمد نام دہلی نژاد سخن کے ولی مضمون کے اوستاد قیام پذیر مرشدآباد سخن مین انکو ولایت جنکی یہ حکایت ہے

بند قبا چمن مین جو وہ یار وا کرے	لے برگ گل کو ہاتھ مین پنکھا صبا کرے

ولی تخلص حاجی ولی نام ملک الشعرا عہد شاہ عالمگیر جنت مقام مین کلام نظم باطن اردو آغاز کیا آنحضرت سے اردو نظم کی بنیاد ہے انکا شاعر طبع کل شعراے اردو کا اوستاد [illegible] پیشرو ناظمان اردو ہے سرخیل سخنوران اردو ہے اور طبع [illegible]

بیتابیوں سے رات یہ حالت تباہ تھی | نالہ جگر میں بند گرہ دل میں آہ تھی

حرف الہا

ہادی تخلص میر محمد جواد علی خان عماد الملک کے ہمنشین ہادی طبع گو رایا مضامین کا رہنما بالیقین انکی سخن کو طبع کی ہدایت ہے جسکی اسطرح روایت ہے

کچھ آج شکستہ ہے بہت رنگ رخ گل | صیاد نے کس بلبل شیدا کو ستایا
دل ہوا ہادی نہ آگہ جسکی حال رفتگان | بلکہ پھر خواب غفلت یہ بھی اک افسانہ تھا
ہادی ہزار سبزی اوگی اور جلے پر آہ | آیا نہ سیر خاک پہ وہ گلبدن ہنوز
اوٹھتا ہے جاے نالہ میرے دل سے اب غبار | اس خاکدان میں آہ کدھر ہو بیان تلک
چمن حسرت نہ ہی وار کی تیری قربان | قتل کے بعد بھی پھر کیجیو تو وار کبھی

ہاشمی تخلص محمد ہاشم نام لکھنوی شاگرد رشید سجدہ کا دشعرا محفل سخن میں انتظام نظم اسطرحسے فرمایا +

دماغ آشفتہ ہوتا ہے صبا نکہت سے سنبل کے | مشام آرزو میں تو کسی گلگل کی بو پہنچا

ہاشمی تخلص لالہ اعلم دہلوی اور حقیقت نہ کھلی ورنہ عاصی لکھتا کچھ نہ تھی بلکہ یہی فقط مطلع ہم تک پہنچا وہ داخل رسالہ کیا +

نشے نے میکشوں کے کیا فلک پر اوٹھایا ہے | کہ مست ابر سیہ ہوکر چمن میں جھوم آیا ہے

ہدایت تخلص ہدایت خان نام عم شاہ احمد خان فراق سلسلہ بیعت و تلمذ کا حضرت خضر شعرا سے اشتیاق مشتاقان نظم کو ہدایت ہے کہ یہی بیان سخن کفایت ہے

سخن سخت سے آئی ہے میرے دلکو شکست | کتنا نازک ہے کہ ٹوٹے ہے ہوا سے شیشہ
شب ہجران میں تری صبح کی ہوتی ہو وفا | استخوان شمع صفت اب گئی رو رو گھلتے
صبا کوچے سے اوسکے مت اوڑا تا خاک کو میری | مبادا گرد اوسکی چہرۂ گلفام پہ بیٹھے
ہنستے ہیں آپ اپنے رونے پہ ہم ہدایت | گریہ میں اب ہماری تاثیر ہی نہ تو یہ ہے

ہرچند تخلص لالہ ہرچند کشور نام ارشاد برلالہ جگل کشور یادگار فروش ہند کی راے میں پیش عہد نادر روزگار کیت سخن کا ایسا جوش *

پردہ ظلمات دلبر سے وہین سب اوٹھ گئے | شمع رونی جب چراغ بزم کو گل کر دیا

ہمدم تخلص عبد اللہ خان نام ساکن رام پور انحضرت کی اور کیفیت سے عاصی مجبور یہ سخن کے ہمدم شعر کہنا انکو مقدم کہتے ہین کہ نظم مین ہم دم بھرتے ہین ابیات کثیر ہم دم ہلین تحریر کرتے ہین

کسکو حال دل غمگین سناؤن اپنا | قیس صحرا مین نہین کوہ مین فرہاد نہین

ہمزہ تخلص لال علی از فقراے شاہجہان آباد سیر گاہ ان وا تا گر بلدہ عظیم آباد درویش سخن کا غذ کی تکیہ مین اسطرح کرتا ہے حق کی یاد ہمزاد طبع سوال سخن کو یون کرتا ہے یاد ۰

ہای کس کس کے تئین بیٹھ کے ہم یاد کرین | غم مجنون کرین یا ماتم فرہاد کرین

ہمت تخلص لال اعلم رامپور وطن الیا فرماتے ہین سخن شاعر فکر کی بلند ہمت تقسیم نظم مین بکمال جودت ہے ۰

عجب گردش مین ہی اندنون قسمت ہماری کی | غنیمت ہی کوئی ساعت جو تیرے ساتھ کٹتی ہی

ہوش تخلص غلام مرتضی نام دہلی ساکن خاص اور کیفیت سے بیہوش ہو کر کرتا ہے تعریف سخن جب نشۂ بادہ مضمون کا جوش آیا آیا پھر کسکو ہوش آیا

زاہد کا دل نہ خاطر مے خوار توڑیے | سو بار توبہ کیجے سو بار توڑیے ۰

ہوش تخلص میر شمس الدین نام شاگرد رشید طور الشعرا خامۂ ذی ہوش نے بیخودی مین اسطرح حال سخن تحریر کیا ۰

بار ہنستا ہی چشم تر کو دیکھہ ۰ | گریہ ٹک اپنے تو اثر کو دیکھہ ۰

ہوش تخلص مرزا محمد تقی خان نام لکھنوی تلمیذ یافتہ غلام ہمدانی مصحفی معشوقہ سخن کی ہوس سے باقی ہوا و حرص کچھہ نہین سب ہے کلام بلاغت نظام سے نظام کلام بلاغت انجام ہے ۰

اوٹھہ گیا جب مین جہان گذران سے تو ہوا | نہین ہشیار وقت جوش مستی قد خمیدہ سے کیا کیا | خاک اوڑا وے گی بہت باد صبا میری بعد | شوخ کا بندہ ہے گا لب تک خدا خدا کر خدا خدا کر

کہاں کی نیند آگئی آہ مسافران عدم کو ۔۔۔ کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے تھے آخر جگا جگا کر
سجود محراب تیغ قاتل عبادت رند شب زندہ داران ہے ۔۔۔ جو ہو سکے تو قضا نہ کیجیو عمر ہی ہیں ایک سجدہ میں ادا کر
کہاں ہے مجرم اور کہاں سا بندہ کہاں ہے قید کہاں ہے دارا ۔۔۔ یہ سب کے سب خاک کے تھے پتلے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر
نہیں دردِ دل کہوں تجھسے تو کہاں کس کے سننے ۔۔۔ نہ میری سادہ دلی نے ترا لگا کہیں جائے
توڑیا نہ ترا صید تری تیر کو کھا کر ۔۔۔ اس ڈر سے کہ پہلو سے نہ پیکان نکل جائے

ہدایت تخلص شیخ ہدایت علی نام ساکن جدید دہلی مرد ظریف حریف چالاک والد انکے شیخ اکبر علی فن لطیفہ و حکمت و ذو معنی و دروغ گوئی میں یکتائے زمانہ و بیباک سنہ ۱۲۵۰ ہجری میں کسی صدمۂ عظیم کے باعث جلا واجل نے ہدایت کی تقدیر نے خنجر ظلم کو فسان جور پر رکھکر انہیں کے ہاتھ سے گلا کٹوانے کی مشقت دی عاق بریدہ مضمون کے شائقین کو ہدایت ہو کہ یہ حکایت انکی کتاب طبع سے روایت ہے

کچھ معلوم یہ ہوتا ہے کہ آئی ہے بہار ۔۔۔ پھینکے کرتے ہوئے غول جو بلبل کو چلے
پائی یوسف کو ترے یا علی اے سرور دوران ۔۔۔ یا تو یار و ستو نکو گلدستے سر اک گل کو چلے
آرزو ہے یہ ہدایت کی شب و روز مدام ۔۔۔ یا علی خلد میں ہمراہ یہ دلدل کو چلے

ہادی تخلص میر ہادی نام اور حالات نامہ عاصی ناکام افسوس ہے کہ کچھ کیفیت سے واقفیت حسب دلخواہ نہیں ورنہ مدد تحریر صفت میں کیا لکھو چارہ نہیں ہے سو ل نظم کا ورائے ہے طبع موزون جیسا خضر حاضر ہے

یہ دل سے پانوں تلے سکو ملت ملو دیکھو ۔۔۔ شکار صید حرم کرنے ہو تو دیکھو

ہوشیار تخلص سید کرامت علی نام متوطن جدید دہلی شاگرد منیر سخن بستانہ انکا غافلان مذاق شعر کو ہوشیار کرتا ہے باتدبیر شور عنادل ہے
کہ صیاد انجام سے غافل ہے

ہو گئی باد خزاں خواہان جان عندلیب ۔۔۔ سو کھکر کانٹا ہوئی ہیں استخوان عندلیب
خاک اوڑتی ہے چمن میں لد گئی فصل بہار ۔۔۔ رہ گیا باقی غبار کاروان عندلیب

ہجر تخلص میان امام خان نام حیدر آبادی ملازم شمس الامرا بہادر

سر ادب آگے میان فیض صاحب کی جھکایا عاشقان شائق کو کب مجبور کیا شاید
مضمون کے وصل سے مسرور کر کے شگفتہ و فرحنہ نغمہ سنایا ✤

اس چمن مین آشیان بلبل نہ باندہ	ہر گل تر آنکھہ ہے صیاد کی
گوشۂ دامن ہے مہد عقل اشناس	بس مجھے پرداخت ہے اولاد کی

حرف الیا

یاد تخلص میر غلام حسین نام از قریبان مولانا عبد العزیز صفای قلب کے
مولانا و مرشدنا محمد فخر الدین محب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے شاگرد ثناء اللہ خان فراق
معشوق سخن کے یاد مین وصل کا کمال اشتیاق ✤

ہی کون جو ہوا ابروے خدار کے آگے	رستم بھی نہ ٹھہری تری تلوار کے آگے

یاس تخلص خیر الدین نام شاہجہان آبادی شاگرد مومن طبع شائقین
اونکے سخن سے یاس ہوئی دن بدن سامعین کو امید ہے موقع گفت و شنید ہے

ہون وہ ثابت رہ الفت مین نہ ہو لغزش قدم	جب تلک سر نہین لیتا نہین ہے سر اٹھاتا
زانو ہی یاس کہان اور سر دلدار کہان	ہمنشین بات وہ کرسکتا ہے جو کچھ بھی پڑا ہو

یقین تخلص انعام اللہ خان نام جاے نشو و نما دہلی شاگرد مظہر جوان وجیہ
خوبرو پچیس برس کی عمر مین اپنے والد کے ہاتھہ قتل ہوئے یکسر واللہ
عالم کیا سبب تھا جس سبب سے یہ غضب تھا فن شعر مین کامل یقین ہے
شائقین کو یون تسکین ہے

بہار آخر ہوئی ہے اب تو سیو گریبان کو	یقین کرتا ہے کوئی اسقدر دیوانہ پن کب تک
تو تھا صاحب یقین ورنہ دیوانہ ہوتا	آج اس طرح کا دیکھا ہے طرحدار کہین
کعبے بھی ہم گئے نہ گیا پر بتون کا عشق	اس درد کی خدا کے بھی گھر مین خبر نہین
کیا قیدی ہین شمع گل مین اور پروانہ دل مین	نہ دی فرصت زمانے نے ہمین ہوس جدائی کی
سر سلطنت ہے آستان یار بستر ہے	مجھے ظل ہما ہے سایۂ دیوار بستر ہے
انہین شیدا ونکو جلا کر داغ رکھتے ہین یقین	ان بتون کی ضد سے ہو جاون مسلمان تو سہی

یکرنگ تخلص مصطفےٰ خان نام دہلوی شاگرد مرزا مظہر یوسف یکتائی یکرنگ
سراسر صاحب گلشن بیخار اپنی زبانی اپنی تعریف اسکے صفت کی شمول کرتے
ہین اپنے منہ آپ میان مٹھو بنا قبول کرتے ہین ۵ در صفت یکرنگی ہیچو
یگانہ الخ سبحان اللہ آپ کیا یگانہ طور رہے ہین کسی کی ہجو ملیح کرتے ہین ایسکی
بیان حال کی عبارت مین کسی کو برا صریح کرتے ہین اسیر شراب کبر ہین اسقدر بیخود
ہین کہ اپنے تئین یکرنگ بناتے ہین اور خلقت کو روبرو اپنی توصیف کیا خوب
جتاتے ہین یہ اوروں سے سیجتے لام کاف سو پیش آتے ہین ہم بھی پانچ ہیں
انکے سات پانچ کو تین تیرہ کرکے انکو کب یکرنگ بناتے ہین یہ دورنگی جنبھی ہین
طبیعت کی بیچے ہین تیغ قلم تیزی مین برق آہنگ ہے جو دورنگ ہوا ہے رنگی
ہین اوسکا دست و پا چورنگ ہے اب تحریر سخن یکرنگ کا آہنگ ہے صفحہ کاغذ
سطح دریاے گنگ ہے اسکے گرداب عدو کو کام نہنگ ہے دوست کو اورنگ
اور دشمن کے لیے گور تنگ ہے سخن یکرنگ دل نشین ہے شاباش ہے مرحبا ہے آفرین ہے

نگہبان چاہیے مدہوش کے پاس	تیری آنکھون سے کیونکر دل جدا ہو
کیا جانیے وصال ترا ہووے کس نصیب	ہم تو ترے فراق مین اب ہے یار مر چلے

یاس تخلص حکیم اکرام اللہ نام مولوی عرصہ قریب سے یہ حضرت وارد
حیدر دہلی کا ہے مشاعرے مین تشریف لاتے ہین سامعین کو شاد کام فرماتی ہین
مایوسان اشتیاق کو فکر سخن سے یون تفریح بخشتی معجون مجرب سخن مرضیان
سابق کو عنایت کی مایوسون کو جمال شاہد سخن کی امید ہے لعبت مضمون کی [illegible]

دہان یار سب اوس بت کو ہے یا نہین ہے	جو ہے بھی تو ایسا کہ گویا نہین ہے
یاس تو مایوس ہوکر سر نہ پھوڑ	آج آوے گا سفیر نامہ بر

یوسف تخلص میر یوسف علی نام حکیم عزت اللہ عشق کے شاگرد عزیز زلیخاے
شوق مصر طبع مین یوسف مضمون کی رہاگرد یوسف کنعان طبع کی چاہ سے
یعقوب شوق مشتاق راہ ہے صفحہ کاغذ مصر کا بازار ہے یوسف سخن کا ہر ایک

زلیخا وار خریدار ہے عدو صورت برادران گرگ سیرت ہے زندان تکالیف بدمین اوسکو محنت ہے مضمون یوسف زلیخا کے خواب کی تعبیر ہے وصال یوسف مدعا کی تدبیر ہے

نہین ہے غیر کی قصہ کی ہمکو کچھ خبر یوسف ۔ زبان پر رات دن اوس یار کا فسانہ [illegible]

یکتا تخلص خواجہ معین الدین نام رئیس شاہجہان آباد سخن کو ایسا کرتے ہین ارشاد سخنگوئی مین یکتا دوئی سے بے پروا جو کچھ فرمایا وہ زبان کلک پر آیا ❊

دل گیا صبر گیا چین گیا جی بھی گیا ۔ کب ہوا اور کا الفت مین ضرر اپنا سا
اے آہ شعلہ زا نہ نفس و غبار بھی نہین ۔ تو آسمان مین وہ بھی نہین جار بھی نہین
کیا محو بیخودی ہون کہ جنت مین بار بار ۔ رضوان سے پوچھتا ہون کہ اسکا تو گھر نہین
غافل ہین اہل دہر وگرنہ ہزار بار ۔ وان مقبرہ بنا ہے جہان خوابگاہ تھے

یاس تخلص میان بنو نام ساکن حیدرآباد میان فیض صاحب نظم مین انکے اوستاد شائقین کو کب یاس ہے معشوقہ سخن انکے پاس ہے کلام کی محکم بنیاد سے زمین کا نقد مین پیوستہ مثل ذات العماد ہے ❊

رہ گئے ہم تشنہ کام آب تیغ ۔ کھل گئی جب دم کمر جلاد کی

یوسف تخلص نواب محمد علی خان نام رئیس قصبہ دیوھی علاقہ فتح پور ہنسوہ مؤلف قصہ افسانہ رنگین یوسف مضمون کو چاہ طبع سے اہل نگاروان فکر نکال کر لائے پیش قافلہ سالار سامعین قصہ مضمون طبع یوسف زلیخایان شائق کو فسانہ خواب راحت ہے داستان فکر سخن مشتاق جمال لعبت نظم کو رنگین عبارت ہے ❊

کون ہے نازک بدن تجھ سا پری رو سا دوسرا ۔ پھول کی بدبو بھی جو پہنی دردشانہ ہو گیا
کب جھپکتی ہے پلک یوسف فراق یار مین ۔ قبر سے بھی ہے زیادہ کنج ہجران اندھیرا

تمام شد

الحمد للہ و المنہ کہ بتاریخ دوم ربیع الاول یوم دوشنبہ [illegible]ھ ہجری مین تذکرہ گلستان سخن ان نے اختتام پایا آجکی شب وہ شب ہے جسپر قربان شب برات و شب قدر و روز عید کو رشک آیا کیونکہ شاید رعنا عروس بیانی ہمبستر عاشق جان باختہ ہم اندوختہ سوختہ آتش ہجران ہو کر گرد و غبار رنج و ملال ایام فرقت کو آب وصل سے پاک کیا درستی شکستگی استخوان تذکرہ نفاست نوشدارو ہے حکیم مطلق جراح طبع نے کی گویا کہ لفظ خلا محال کو سہل جان کر سر رشتہ دست جدا لاک کیا جب تک گلستان دنیا مین نہال سخن پر ترشح ابر طبع سخن سنجان رہے اور گل مضامین شاخ فکر شاعرین چمن کا غنچہ خندان ہے یہ گلدستہ نسیم عنایات باغبان حقیقی سے تر و تازہ رہے نغمہ سنجی طوطیان سخن گلشن مین بے اندازہ رہے تا کہ کشتی سخن بحر معراج طبع سخنوران مین ساحل نجات پر ہے یہ سفینہ بے کینہ مانند زورق آفتاب قلزم عالم مین باد مخالف روزگار سے محفوظ ہو کر ہر ہاتھہ پر رہے ✤ الحمد للہ علی ذالک والسلام والاکرام تذکرہ نے پایا اختتام ✤

دستم بزیر خاک چو خواہد شدن تباہ	یارب بیادگار نوشتم خط سیاہ

قطعات تاریخات از مولف خوش صفات

ذکر ہین عاشقون کی حالت کے	تذکرہ مہوشان مشکیں کا
دل کے بیتابیون کی ہین مذکور	وصف ہے زلف و خال و ابرو کا
ماجرا رفتگان کا ثبت ہے یان	حال یاران زندہ خوشخو کا
فکر تاریخ کی جو باطن نے ✤	پاکے مضمون اپنے قابو کا
از سر ہوش نغز شکر کے کہا	نغمہ ہے بلبلان جادو کا

۱۲ ۴۵

ایضاً

تماشا تذکرہ باطن نے لکھا	بہت آسان ہے گو دشوار ہے یہ
مخاطب کے لیے ہے یہ مہ عید	عدو کے واسطے تلوار ہے یہ

مخالف کے لیے شام غریبان — محب کو مطلع الانوار ہے یہ
ہے تاریخ اتنا غرض حاصل — عجب اک سادہ و پرکار ہے یہ
یقین کے سر سے ہاتف نے کہا بس — جواب گلشن بیخار ہے یہ ۱۲

ایضاً

شگوفہ تازہ بتازہ بہار رنگین ہے — وفور نصرت حضرت سے گل رہے ہین کھل
نسیم روح فزا اور صبا ہے عطر آگین — بجاے غنچہ کف شاخ مین دل بیدل
چمن چمن گل مضمون مین ہر روش بکھر — ہے نافہ نافہ سطر مصاریع مشکل
ہے فوج فوج بہار عذار لالہ رخان — تو موج زن ہے شہید چشم عاشق بسمل
دل و دماغ ہوا دوستون کا جب تازہ — کہا ملک نے سوے باغ فکر ہو مائل
ابھی ہو گلشن تاریخ بارور یکسر — لگائیے جو گلستان بیخزان مین دل ۱۲

ایضاً

یہ وہ چمن ہے روکش صد روضہ بہشت — ہے یہ ریاض داغ دل گلشن جنان
ہر مصرعہ اسکا شاخ پر از ہار و گل ہے آج — اور نغمہ سنج وصف مضامین ہین بلبلان
ہر خار اسکا ہے رگ گل سے لطیف تر — عیسیٰ کی روح موج نسیم سحر ہے یان
ہین سرو اسمین سرو قد دلبران دہر — طائر ہین اسکے طائر ارواح عاشقان
سنبل ہے اسکا زلف تو عارض ہے اسکا گل — نرگس ہے چشم یار تو ہے چشم بسملان
شمشاد اس چمن کا قد قامت بلا — قمری ہے نالۂ دل شیداے عاشقان
گلبن یہ وہ ہے جسکے ہین گل داغہاے دل — تختہ ہے اسکا سینہ تو بوٹا ہے ارغوان
شبنم یہان کی دیدۂ مشتاق کے ہین اشک — سوسن ہے اسکی سینے لبہاے دلبران
رنگ شفق ہے شام کو دیوار باغ پر — یا عکس ہے لب مسی مالیدہ کا عیان
کاکل کچھ اس بلا کی روش بھی بکھر گئے — بل کھائین جسکے رشک سے طوبیٰ کی ڈالیان
آرد بھی تیغ در کف و بہمن سپر بدو — جور بہار سے ہے خزان توسن دوان
یہ باغ رعنا نازک و نماے دماغ ہے — کیا سنہ بناتے ہے طائر فردوس آشیان

طغیانی بہار و ہجوم طرب کو دیکھ ... دریائے شوق طبع ہوا ناگہان روان
شاخ قلم سے باطن گلچین کے گل کھلے ... تاریخ کے لیے جو ہوئی طبع گلفشان
گر کیجے ای سرو سر جعفری قلم + ... واسع و سے آج باب گلستان نجیر ان

قطع تاریخ از زادگان طبع منشی سید اعظم علی نیر
مدرسان مدرسہ جدید دہلی

شد مرتب چون زباغ طبع این گلدستہ ... غنچۂ دلہای عشاق از نسیمش رفشان
صد ورعشرت بروی خاطر مردم کشاد ... نے فقط شستہ کدورت از دل غمدیدگان
رحم حق بر صاحب تالیف او باد مدام ... سفت کو در معانی را البلا ساو چسان
وقت انشا ناگاہ پیر عقل گفت از راہ کید ... نام وسالش بی تکلف گلستان نجیر ان

۱۲ ۷۵

ایضا

یہ تذکرہ ہی مجمع اشعار عاشقان ... گلچین خلد کا ہے یہ گلدستہ اک نیا
رضوان نے اسکو دیکھ کے حیرت سے یون کہا ... باغ جہان مین آج یہ گل اک نیا کھلا
بین السطور اوسکے اگر دیکھیے سلسبیل ... غیرت کی مارے شرم سے یہ جا بجا چھپا
پڑھتے ہین اوسکو شوق سے جسوقت گلرخان ... آب حیات لب سے ٹپکتا ہے شہد سا
اس نغمۂ عجیب کو بلبل اگر سنے × ... سمجھے کہ ہے گا میرا ترانہ بھلا برا
تاریخ کا جو مین نے خرد سے کیا سوال ... تھا منتظر کہ دیکھون جواب اسکا ہووے کیا
چپکے سے کہا یہ کان مین میرے سروش نے ... کیا ہی شگوفہ آج کھلا ہے بہشت کا

۱۲ ۷۵

ایضا

این چہ گلدستہ ایست نزہت بخش ... مے وزد بوے خلد از نامش
چشم دل از سواد او روشن ... عقل سرمست از مے جامش
محک امتحان اہل سخن ... حرف و الفاظ رستم و سامش
چون بغتند بر سرے خیزند + ... طائران نگاہ از دامش
سال تالیف گفت ملہم غیب ... نغمۂ جان نواز ایامش

۱۲ ۷۵

قطعہ تاریخ از طبع گوہر فشان میان غلام محمد رہا شاگرد جناب خلیفہ صاحب و قبلہ جنکی فکر رسا

گل ہای معانی سے جو ہے سیر نخجتہ	اسواسطے مین نے اسے گلزار کہا ہے
اور اہل معانی نے کہا دیکھ کہ اوسکو	بے شبہ جواب گل بخیار لکھا ہے ۸۵

تقریظیکہ از نتایج طبع سیدی سندی میر یدد علی تپش شاگرد خلیفہ گلزار علی

تذکرہ محمدت حضرت شاعر حقیقی از دل و زبان با قلام انامل بوسعت آباد
کاغذ گنجد لیس تا چہ آید کہ بذکر دیگرے پرواز و لاجرم ازان راہ برکران بودہ
بباغ ثنای حضرت صاحب لولاک ؐ حبیب خدا اشرف انبیا ✤ کہ عرش
بجنبش بود ستگاہ ✤ سوار جہانگیر کران براق ✤ کہ بگذشت از قصر نیلی رواق ✤ از پیغمبری
کہ پیغمبران سلف را بستائش بدون آرزو گزشتہ و ہی سید یکہ نشستگان فلک بخدمتش
بار یافتن را جستجو الا یحد و م باندیس بکدام زبان بہ نعتش سازد و بچہ دل
بستایش گراید ناچار ازان برگزشتہ بگلستان سخنران کہ عبارت از تذکرہ
حکیم سید محمد قطب الدین صاحب المتخلص بباطن است ؐ گر بیالد قلم
من بجود اے سخندان ✤ می سزد زانکہ من آہنگ ثنائے کردم ✤ چہ ثنا
سراپا بجا و چہ بجا بلکہ کل روا ان اشرف الشعرا و اکمل البلغا زبدہ عقلا قدوہ
شرفا صاحب سیف و القلم قدردان ہر فرد بشر یعنی بنی آدم زہے خجستہ دم
کہ مثل آن بیدل در دیوان عالم امکان از بعث آدم تا ایندم زندگی نیافتہ
و خوبی ہر بی بے نظیر کہ نظیر آن بے نظیر در کارخانہ نظیر و نظر از روز کن تا این زمان
در کن فیکون نشنافتہ اگر آمدی و ابو الفضل راہم شبیہ آن دانم نقص
و نادانی و جعفر را مثال آن بیمثال خوانم محض بے عقلی و سیبہ دلیست میرزا طاہر وحید

که وحید عصر خود بود اگر ایندم دمے از زندگی میبرد هرگز دم همدمی آن یگانه
عهدے نزد میرزا فاخر مکین که بمکان او مکین خود انشائیش بود اگر این ساعت
نقشے از نقش حیات سید ابرد اصلا گوی هیچپیچی از سیدان همسری آن یکه توست
نمی برد الله الله عجب تاثیر که بنشیان جادو قلم بمقابلهٔ انشائیش صم بکم بیحواسند
وخوشنا ناظمی که کارکنان قضا و قدر بملاحظهٔ نظمش انگشت حیرت بدندان حسرت
مے گزند افلاطون بنیش پیش حروفش ابجد خوان لوح نادانی ارسطوے
دانش نزدیک الفاظش طفل دبستانی سطورش خط عبرت بر ناصیهٔ الیلهٔ تقدیر
کشیده جبین بجبین ساخت و بیاض کاغذش غازهٔ نور بر چهرهٔ خود مالیده
برنگ افروزی پرداخت هر فقره اش بازاریست رشک افزاے بازار
کهکشان و هر مصرعه اش مصرعه ایست خجلت بخش قالب سهی قدان بیندیش
اصل طوبے است اگر یافته شود خبرش سدرة المنتهی است اگر دست غور برسد
در فوقش رقم کنندهٔ آلام منصوبش واقع انجام مرکزش شعاع آفتاب را
تاب داده و دائره اش دائره ماه را برطاق فلک نهاده سواد قلمش سواد بخش
سواد دیدهٔ آهوان خطا و ختن و بیاض کاغذش بیاض ده بیاض جبین مه
جبینان نازک بدن واه واه رقم خطا بیانش در خوش خطی خط خطا بر خط
نوخطان میکشد و سواد سلسلش سواد خط مشکین خطان را در خط خطای نگا
ے خطش نگذاشت در جبین ها چینی + هر نافهٔ او نافهٔ مشک آگینی + مضمون
دلنشین از عبارت متین آن بخاطر میرسد الفاظ شگفته اش خط نسخ بر خط
شگفته رویان سبز خط میکشد بهار هر لفظش بهاریست از بهارستان لطافت
در پیش نظر نمودار و سواد هر نقطه اش سوادیست چون سویدای دل در
قالب دوستدار اظهار ے نه دیدم کسے راسن از نیک و بد + که با این متانت
خوش انشا کند + مگر سید ما که مرد ولیست + قدم زن براه جد خود علیست
عجب اینکه با اینچنین رنج و غم + دلش هست با فرح و شادی بهم + آید غنی و

باآوردست + هر چند بشیر انجنین سیرت است + مگر در وی این حسن سیرت
تمام + رسیده زحدش علیه السلام + غلغل زنان وشورکنان درآید
محاسبش را دفترے باید مگر دران هم احتمال که نوشته شود یا نه خرد تحصیلش را
قرطاس ها شاید الا آن نیز گمان که رقم پذیر دیا نه فی الجمله دل من وزبان
خامه از عهده تحریر اوصافش نمیتوانند برآمد پس بهتر آنست که نبذی به بیان
گلستانش بزبان واضح مشغول شوم و نخلش نهالیست چند آفتاب بار و گلش را
ماه خریدار رسیده اش چون میوه جان شیرین است و شفتر آلش رسیده بر
شاخ نرسیده بر آستانش فرق فروتنی و قصه زمین نخلبندان گلشن بدر او از
برخوردنش امر محال و چمن پیرایان باغ آورده او را ئینه خیال حصول ثمرش
محض خیال بهه او را چنین حسن روزی در بازار است و عالمے ازین دندان
خریدار هرکه نظر بر سیب او انگنده دل از سیب زنخ دلبران بر کنده تا گوشه
انگورش زبان صدق بدعوی صاحبے کشاد تمسک غلامی تخلوط خورشید بگواهی
صبح صادق بمهر ماه داده مذاق شکر شکنان زیر بار منت شیرین ثمر دوست
لب شیرین دهنان خسته رطب حلاوت بار نوش پرورد او در برابر شگفته رویش
بهار شکسته رنگ تر از خزان و از سیب رنگین و قشنگش با سیب شکسته ماه
فرق از زمین تا آسمان شفتالوے پیوندش نوش پیوند است و جان شیرین
بدام محبتش پابند شیرین فرهاد مشرب را در دور عذوبت آئینه شیرین کارش
قصه شیرین از دل فراموش و در غواره زبان بذکر شکر بارش شکر در جوش
اثمارش که بدخشان بدخشان لعل آبدار در دل نهفته گاه افشاے گوهر راز
بیکدهان خنده حرف تنگ مایگی سیلان و گران سرمایگی خود پوست کنده
گفته تاریخ بیچ در پیچ خورشید افگن و ترنجش ترنج ترنج ترنج منشاه طلعتان
خنده زن از شور سینه آتش زخم سینه رنگیان نمکسود و از حلاوت شکر قندیش
کام جانها شکر آلود الحاصل هر روش رشک گلشن بهار است و هر قدم خنده زن

باغ و بہار اللہ تعالےٰ پیرایہ قبول خود لباسے بخشد و از زدبو الفضول امانی دہد فقط

قطعہ تاریخ کہ از قلم مرحم شکم منبصۂ شہود وگاہ ظہور از پردۂ اختفا وجلباب خفا بمیدان کاغذ پر تو ترقیم دادہ

باطن جو کرد تذکرہ تالیف ای پلیش	از فکر و تلاشش فراوان درین جہان
تاریخ سالش از سر وحدت بمن ملک	گفتا بیا بیا بگلستان نغز ان

فقط مؤلف گوید بزبان سعدی راہ پوید

کہ ماند سالہا این نظم ترتیب	زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے
غرض نقشیست کز ما یاد ماند	کہ ہستی را نمے بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت	کند در کار این مسکین دعائے

ایضاً

سال آغاز اس مرقع کا	ہے گلستان نغز ان یہ دیکھ

خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار احسان اور شکر اوس پروردگار عالم کا کہ جو وحرف کاف نون سے اٹھارہ ہزار عالم کو عدم سے وجود ہستی مین لایا اور پھر اپنے قدرت کاملہ سے ہستی سے عدم مین لیجاویگا اور نعت متکاثرہ سرور انبیا حبیب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ جنہے وادی ضلالت سے نکال کر راہ راست دکھائی اور روز جزا خالق داور سے شفاعت خواہ اپنی امت مرحومہ کے ہونگے تا ابد ارباب نصرت وخبرت پر مخفی نرہے

کہ ان دنون فرخندہ عنوان مین کتاب تذکرہ گلستان بیخزان معروف
باسم تاریخی نغمۂ عندلیب مولفۂ حکیم میر قطب الدین صاحب
متخلص باطن مرید مولوی نصیر الدین صاحب عرف کالے میان
شاہجہان آبادی بجواب تذکرہ گلشن بیخار مولفۂ نواب مصطفی خان
متخلص شیفتہ باحسن وجوہ تیار ہوئی فی الواقع مولف نے نہایت
کاوش اور کوشش سے اسکو جمع کیا ہے اور جہان موقع پایا جواب
باصواب دیا ناظرین کو دونون تذکرون کے مشاہدہ سے عیب و صواب
معلوم ہوگا اپنے اپنے موقع پر دونون بہت خوب ہین زیادہ مطول تقریر کی
گنجایش نہین الحاصل حسب فرمایش مولف موصوف مطبع عالی ہمم
صاحب جود و کرم بین الامصار و دیار مشہور اعنی جناب
منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ
مین ماہ جون سنہ ۱۸۷۵ عیسوی
مطابق ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۲ ہجری
مقام لکھنؤ مین
حلیہ طبع سے
آراستہ
ہوئی
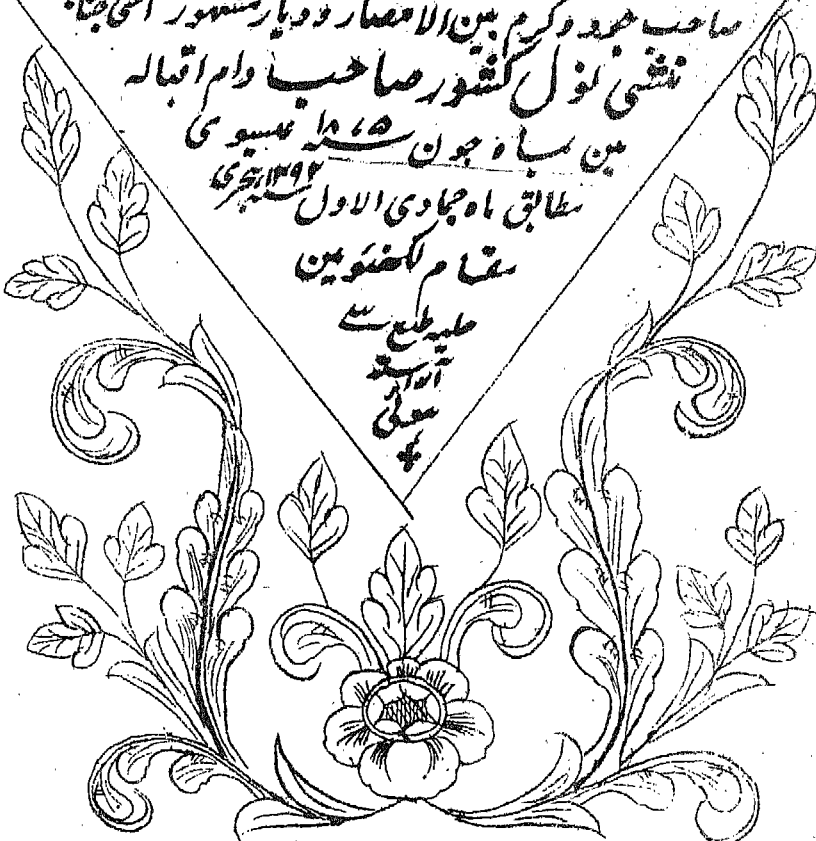
فہرست اسماء

تعداد تخلص و اسم ہاے شعرا بہ ترتیب حروف تہجی با طن لکھی گیا جو اس سفینہ مین سیر دریاے سخن کے لیے شکار ماہیان مضامین نو و کہن کو لیے سوار ہین مضمون آبدار ہین +

حرف الف

حرف الشین

حرف الصاد

حرف الضاد

حرف الطا

حرف الظا

حرف العین

حرف الغین

حرف الفا

حرف النون

حرف الواو

برائے مطلعات اسمائے چند شعرا طالب علی خانصاحب زبان ارجح نواسنج حقیقت ہوا — والد شعرا حاجی ولی صاحب قدس سرہ ظہور الشعرا میر سوز صاحب مرحوم سجدہ گاہ شعرا مسجود الشعرا مرزا محمد رفیع سودا صاحب مرشد شعرا میر تقی صاحب استاد ہادی شعرا سید ولی محمد تخلص نظیر صاحب خضر شعرا خواجہ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اصطلاح نام مستقر الخلافت اکبر آباد بدین وجہ ترتیب دفتر کی گئی پس جس مشاق نے سنا اوسکو یہ طرز پسند آئی ✤

جاہ دہلی — فخر دہلی